e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama
Rs.3/- Vol- 26 , Issue, 2 Sunday , September 27 2026 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلدنمبر(۲۶)شمارہ نمبر(۲) لکھنؤ، بروز اتوار ۲۷-ستمبر ۲۰۲۶ء،مطابق ۱۴/ربیع الآخر ۱۴۴۸ھ صفحات-۸

یمنا ایکسپریس وے بس حادثے پر الہ آباد ہائی کورٹ سخت

پریاگ راج۔(ایجنسی) گریٹر نوئیڈا میں یمنا ایکسپریس وے پر سلیپر بس میں آگ لگنے کی وجہ سے 9 مسافروں کی دردناک موت ہوگئی تھی۔ اس حادثے کے سبب لوگوں میں غم وغصے کا ماحول ہے، اور اس معاملے کو الہ آباد ہائی کورٹ نے سنجیدگی سے لیا ہے۔ حادثے سے متعلق میڈیا رپورٹس کا از خود نوٹس لیتے ہوئے ہائی کورٹ نے ریاست میں چلنے والی سلیپر بسوں کی سیکورٹی اور نگرانی کے حوالے سے ریاستی حکومت سے جواب طلب کیا ہے۔ اس معاملے کی اگلی سماعت 13 اکتوبر کو ہوگی۔ جسٹس سوربھ شیام شمشیری کی سنگل بنچ نے معاملے کی سماعت کرتے ہوئے پرنسپل سکریٹری، پولیس ڈائریکٹر جنرل اور ایڈیشنل چیف سکریٹری ٹرانسپورٹ سمیت متعلقہ افسران کو ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے طلب کیا۔ عدالت نے حادثے کی وجوہات، حادثے کے بعد اٹھائے گئے اقدامات اور ریاست میں مسافروں کی سیکورٹی کے موجودہ انتظامات سے متعلق افسران سے معلومات طلب کی۔

ٹی ایم سی رکن اسمبلی کی گاڑی پر حملہ، یہ جنگل راج ہے: گھوش

کولکاتا:(ایجنسی) مغربی بنگال کے ہگلی ضلع میں ہفتے کے روز ٹی ایم سی کے رکن اسمبلی کنال گھوش کی گاڑی پر حملہ کیا گیا۔ کنال گھوش شری رام پور میں ممتا بنرجی کی ریلی میں شرکت کے لیے جا رہے تھے۔ اسی دوران اتر پاڑہ میں ایک بھیڑ نے ان کی گاڑی کو چاروں طرف سے گھیر لیا اور اس پر انڈے پھینکے۔ کنال گھوش کے دفتر کی جانب سے 'ایکس' پر واقعے کی ویڈیو بھی جاری کی گئی ہے۔ ویڈیو میں کنال گھوش ڈرائیور کے برابر والی نشست پر بیٹھے نظر آ رہے ہیں، جبکہ پچھلی نشست پر بھی کچھ لوگ موجود تھے، جو ویڈیو بنا رہے تھے۔ حملے کے دوران گاڑی کا پچھلا شیشہ بھی ٹوٹ گیا۔ ٹی ایم سی رہنماؤں نے واقعے کے پیچھے بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے کارکنوں کے ملوث ہونے کا الزام عائد کیا ہے۔ گزشتہ چار ماہ کے دوران کنال گھوش پر حملے کا یہ تیسرا واقعہ ہے۔ اس سے قبل 13 ستمبر کو ان کے گھر اور دفتر میں توڑ پھوڑ کی گئی تھی۔

سی ایم یوگی نے پی ایم مودی سے کی ملاقات

راجیہ سبھا اور اسمبلی انتخابات سمیت کئی مسائل پر تبادلہ خیال

نئی دہلی، 26 ستمبر (یو این آئی) اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے ہفتے کے روز قومی دارالحکومت میں وزیر اعظم نریندر مودی سے ملاقات کی۔ وزیر اعظم کی رہائش گاہ پر ہوئی ملاقات کے سلسلے میں ریاستی حکومت کی جانب سے تصویر کے ساتھ جاری مختصر بیان میں کہا گیا کہ وزیر اعلیٰ نے وزیر اعظم سے خیر سگالی کی ملاقات کی۔ ذرائع کے مطابق، مسٹر یوگی نے مسٹر مودی کے ساتھ اتر پردیش کی معاشی اور سماجی ترقی سے جڑے کچھ اہم مسائل پر بھی تبادلہ خیال کیا۔ تاہم، ایسی قیاس آرائیاں ہیں کہ دونوں رہنماؤں کے درمیان اتر پردیش سے راجیہ سبھا کی 10 نشستوں کے لیے ہونے والے انتخابات اور اگلے سال کے اوائل میں مجوزہ اسمبلی انتخابات کے بارے میں بھی بات چیت ہوئی۔ اتر پردیش سے راجیہ سبھا کی 10 نشستوں کے لیے انتخابات 16 اکتوبر کو ہونے ہیں، جبکہ ریاست میں اسمبلی انتخابات اگلے سال کے اوائل میں ہونے ہیں۔

انتخابی کمیشن کو فارم 6 میں تبدیلی کا اختیار نہیں: کانگریس

نئی دہلی (یو این آئی) کانگریس نے کہا ہے کہ گزشتہ جولائی کے اوائل میں الیکشن کمیشن نے بغیر کسی باضابطہ نوٹیفکیشن کے فارم-6 میں تبدیلی کر کے پہلی بار ووٹ دینے والے نوجوانوں کے لیے نئی رکاوٹ کھڑی کر دی تھی اور اب کل دیر رات ان کی رجسٹریشن کے لیے خصوصی کیمپ لگانے نیز سوشل میڈیا کے ذریعے اس کی وسیع تشہیر کرنے کی ہدایت دی ہے۔ کانگریس کی ترجمان محترمہ راگنی نائک نے ہفتے کے روز یہاں پارٹی ہیڈ کوارٹر میں پریس کانفرنس میں کہا کہ ووٹر رجسٹریشن رولز 1960 میں تبدیلی کیے بغیر فارم-6 میں ترمیم نہیں کی جا سکتی اور اس کے لیے مرکزی حکومت کو پارلیمنٹ کو اطلاع دینی ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسپیشل سمری ریویژن کے تحت ہر سال 18 سال کی عمر پوری کرنے والے نوجوانوں کے نام ووٹر لسٹ میں جوڑے جاتے ہیں لیکن ان کے مطابق 2024 سے یہ عمل روکا گیا ہے۔ اب 29 اور 30 ستمبر کو نوجوان ووٹروں کی رجسٹریشن کے لیے خصوصی کیمپ لگانے کی ہدایت دی گئی ہے۔

تنازعات کے درمیان الیکشن کمیشن کی اہم میٹنگ

انتخابی کمیشن کی وضاحت، مقصد صرف ووٹر لسٹ کی درستگی

ایس آئی آر کا فیصلہ متفقہ تھا، کابینہ سکریٹری کو لکھے گئے خط کا کسی پالیسی سے تعلق نہیں، دہلی اور مہاراشٹر میں دعووں اور اعتراضات کی مدت میں توسیع

نئی دہلی (ایجنسی) الیکشن کمیشن نے اپنے فیصلوں اور اندرونی کام کاج کے حوالے سے گزشتہ چند دنوں سے جاری سیاسی تنازع کے درمیان پھر واضح کیا ہے کہ ریاستوں کی ووٹر لسٹوں کی خصوصی جامع نظرِ ثانی (ایس آئی آر) کے عمل کا مقصد ووٹر لسٹ کو درست کرنا ہے اور کابینہ سکریٹری کو بھیجا گیا خط کمیشن سے متعلق کسی پالیسی سے نہیں جڑا تھا۔ کمیشن نے یہ بھی کہا ہے کہ ایسے اہل شہری، جن کا نام ایس آئی آر کے دوران ووٹر لسٹ میں درج ہونے سے رہ گیا ہے، وہ مقررہ طریقہ کار اپنا کر نام شامل کرانے کے لیے درخواست دے سکتے ہیں۔ کمیشن کی ہفتے کے روز یہاں منعقدہ مکمل میٹنگ کے بعد جاری پریس ریلیز میں کہا گیا ہے کہ کابینہ سکریٹری کو مخاطب کیا گیا خط کمیشن یا اس کے انفارمیشن ٹیکنالوجی کے شعبے سے متعلق کسی پالیسی معاملے سے نہیں جڑا تھا، بلکہ اس کا تعلق کمیشن میں ڈیپوٹیشن پر تعینات ایک افسر کے کام کاج سے تھا۔ کمیشن نے کہا، متعلقہ افسر کی طرف سے جاری کردہ کام کی دوبارہ تقسیم کے احکامات کو دو الیکشن کمشنروں کی ہدایت کے بعد واقعی نافذ نہیں کیا گیا تھا۔ ساتھ ہی، کمیشن نے واضح کیا کہ ڈپٹی الیکشن کمشنر سے انفارمیشن ٹیکنالوجی کے شعبے کی نگرانی کبھی واپس نہیں لی گئی تھی۔

فیصلہ کے میں کہا گیا کہ ایس آئی آر کا عمل بہار اور مغربی بنگال سمیت ملک کی 20 ریاستوں و مرکز کے زیر انتظام خطوں میں پہلے ہی پورا ہو چکا ہے۔ اگر ایس آئی آر کے دوران یا اس کے بعد ووٹر لسٹ میں جن لوگوں کا نام چھوٹ گیا ہے (اس کے ساتھ نوجوان یا پہلی بار ووٹ دینے والے لوگ بھی)، اپنے نام کو ووٹر لسٹ میں شامل کرانے کے لیے مستقل اپڈیشن کے تحت متعلقہ ای آر او کے پاس درخواست دے سکتے ہیں۔ الیکشن کمیشن نے یہ بھی کہا کہ چیف الیکٹورل افسران کو اس عمل کے لیے سہولت دینے کی ہدایت دے دی گئی ہے۔

ایس آئی آر پورا ہونے کے بعد سی ای او، ڈی ای او اور ای آر او چھوٹے ہوئے اور نئے ووٹرز کے نام جڑوانے کے لیے فوراً خصوصی مہم شروع کریں گے۔

آج کی میٹنگ میں چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے ساتھ الیکشن کمشنرز ایس ایس سندھو اور وویک جوشی شامل تھے۔ قابلِ ذکر ہے کہ ایک انگریزی روزنامے نے ایک رپورٹ میں دعویٰ کیا تھا کہ ایس آئی آر کے تعلق سے الیکشن کمیشن میں اختلافات ہیں۔ اس پر کانگریس سمیت کئی اپوزیشن جماعتوں نے چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے خلاف جارحانہ بیان بازی کی ہے اور ان کے استعفے کا مطالبہ کر رہی ہیں۔ کمیشن پہلے بھی واضح کر چکا ہے کہ اس کے تمام فیصلے اتفاقِ رائے سے لیے جاتے ہیں۔ ایس آئی آر کے عمل کے پر اٹھائے گئے دیگر سوالات پر کمیشن نے کہا ہے 24 جون 2025 کو تمام ریاستوں اور مرکز کے زیرِ انتظام علاقوں میں ایس آئی آر کرانے کے لیے جاری کردہ حکم کمیشن کے ذریعے اتفاقِ رائے سے منظور کیا گیا تھا۔ ایس آئی آر کی شروعات بہار سے ہوئی اور بعد میں پشچم بنگال نیز 30 دیگر ریاستوں اور مرکز کے زیرِ انتظام علاقوں تک اس کی توسیع کی گئی۔ کمیشن نے کہا ہے کہ 27 مئی 2026 کے اپنے حکم میں سپریم کورٹ نے ایس آئی آر کرانے کے کمیشن کے فیصلے کو قانون کے مطابق مانا تھا۔ کمیشن نے بتایا کہ 27 اکتوبر 2025 کو 12 ریاستوں اور مرکز کے زیرِ انتظام علاقوں کے لیے جاری ایس آئی آر پروگرام نیز 14 مئی 2026 کو دیگر 19 ریاستوں اور مرکز کے زیرِ انتظام علاقوں کے لیے جاری ایس آئی آر پروگرام کو بھی کمیشن کی متفقہ منظوری ملی تھی۔ کمیشن نے کہا ہے، ووٹروں کی حتمی تعداد تبھی معلوم ہوگی، جب فیز-3 کی بقایا 12 ریاستوں میں لسٹوں کی حتمی اشاعت ہو جائے گی۔ کمیشن نے گوا کی ایس آئی آر میں کچھ ووٹروں کے نام چھوٹنے کے سلسلے میں کی گئی کارروائی کے بارے میں کہا ہے کہ گوا کے چیف الیکٹورل آفیسر (سی ای او) نے متعلقہ بوتھ لیول افسران (بی ایل او) کو ایسے ووٹروں کے گھر گھر جا کر ان کے فارم جمع کرنے کی ہدایت دی تھی۔

میٹنگ میں کچھ اہم فیصلے لیے گئے

- ایس آئی آر میں نوٹس حاصل کرنے والے لوگوں کے گھر بی ایل او دستاویزات لینے جائیں گے، سماعت عام طور پر ضروری نہیں ہوگی۔
- ڈی ای او ضرورت کے مطابق رین بسیروں، مزدوروں، غریبوں اور بے گھروں کے لیے ہیلپ ڈیسک لگائیں گے۔
- ایس آئی آر میں فارم-6 کے ساتھ حلف نامہ کا انتظام سپریم کورٹ سے برقرار رہا۔
- ای سی آئی نیٹ کا تجزیہ سینئر ڈی ای سی اور خود مختار آئی آئی ٹی/آئی آئی ایم ماہرین کی کمیٹی کرے گی۔
- دہلی میں دعوے واعتراضات کی آخری تاریخ 30 اکتوبر اور مہاراشٹر میں 12 اکتوبر ہوئی۔
- الیکشن کمیشن کی سبھی میٹنگوں میں ایجنڈا پہلے بھیجا جائے گا اور میٹنگ کی کارروائی جاری ہوگی۔
- سبھی افسران کی اے پی اے آر رپورٹ ہر سال مقررہ وقت 31 دسمبر تک پوری ہوگی۔
- افسران کے بیرون ممالک سفر کے لیے اب الیکشن کمیشن کی منظوری ضروری ہوگی۔
- کمشنرز کی طرف سے افسران کو جاری سبھی ہدایات پر سختی سے عمل یقینی بنایا جائے گا۔

مودی-شاہ انتخابی میچ فکسنگ کے لیے گیانیش کمار کا استعمال کرتے ہیں: راہل

نئی دہلی (یو این آئی) کانگریس کے سابق صدر اور لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی نے ہفتہ کے روز چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے حوالے سے وزیر اعظم نریندر مودی اور وزیر داخلہ امت شاہ پر نشانہ لگایا اور الزام لگایا کہ وہ مسٹر کمار کا استعمال انتخابات کی میچ فکسنگ کے لیے کرتے ہیں۔ مسٹر گاندھی نے ہفتہ کی دیر شام سوشل میڈیا ایکس پر کہا کہ مسٹر مودی اور مسٹر شاہ نے پہلے مسٹر کمار کو بی جے پی کے لیے بھرتی کرنے میں استعمال کیا اور بعد میں انہیں انتخابات میں میچ فکسنگ کی ذمہ داری سونپ دی۔ انہوں نے لکھا، پہلے گیانیش کمار بی پھر حاضر سروس آئی اے ایس افسر کا استعمال بی جے پی کے لیے بھرتی کرنے میں کیا گیا۔ پھر مودی اور شاہ نے انہیں (گیانیش کمار) امپائر بنا دیا اور ہندستان کے انتخابات کی میچ فکسنگ کی ذمہ داری سونپ دی۔ مسٹر گاندھی کا یہ بیان کیرالہ کانگریس کے ایک بیان کے بعد آیا ہے جس میں پارٹی سوشل میڈیا ایکس پر دعویٰ کرتے ہوئے کہتی ہے، گیانیش کمار کو لے کر بڑا انکشاف۔ کیرالہ کے سابق چیف سکریٹری جی جی تھامسن نے کہا ہے کہ مسٹر کمار نے ان سے رابطہ کر کے بی جے پی کے ٹکٹ پر الیکشن لڑنے کے لیے کہا تھا اور انہیں وزیر کے عہدے کی پیشکش بھی کی تھی۔

یوپی میں بارش کا قہر، مکانات اور درخت گرے، مختلف حادثات میں 53 جانیں تلف

موسلا دھار بارش سے معمولات زندگی درہم برہم، کئی اضلاع میں ٹوٹا برسوں کا ریکارڈ

لکھنؤ: اتر پردیش میں جمعرات کی نصف شب کے بعد شروع ہونے والی بارش کا سلسلہ ہفتہ کی شام تک جاری رہا۔ شدید بارش نے کئی علاقوں میں لوگوں کے لیے مشکلات پیدا کر دیں۔ متعدد مقامات پر کچے مکانات منہدم ہو گئے، جبکہ جگہ جگہ درخت اور بجلی کے کھمبے گرنے سے راستے مسدود ہو گئے۔ بجلی کے کھمبے اکھڑنے اور تار ٹوٹنے کے باعث کئی علاقوں میں بجلی کی فراہمی بھی متاثر ہوئی۔ بارش سے متعلق مختلف حادثات میں ریاست بھر میں 53 افراد کی موت ہو گئی۔ محکمہ موسمیات کے مطابق اتوار کو بھی ریاست کے 13 اضلاع میں شدید بارش کا امکان ہے۔ مراد آباد، رام پور، پیلی بھیت اور بریلی میں انتہائی شدید بارش کا اورنج الرٹ جاری کیا گیا ہے، جبکہ ترائی کے مزید نو اضلاع میں شدید بارش کے پیش نظر یلو الرٹ جاری کیا گیا ہے۔

ہفتہ کو لکھیم پور کھیری میں سب سے زیادہ 342 ملی میٹر بارش ریکارڈ کی گئی۔ سیتاپور میں 273.2، باندہ میں 245.6 اور بہرائچ میں 239 ملی میٹر بارش ہوئی۔ باندہ اور ہمیر پور میں ایک روزہ بارش کا اب تک کا ریکارڈ ٹوٹ گیا۔ ہمیر پور میں 210 ملی میٹر جبکہ باندہ میں 245.6 ملی میٹر بارش ریکارڈ کی گئی۔ کانپور میں بھی 45 سال کا ریکارڈ ٹوٹ گیا، جہاں 175.4 ملی میٹر بارش درج کی گئی۔

بارش سے ہونے والے حادثات میں سب سے زیادہ 26 اموات اودھ کے اضلاع میں ہوئیں۔ ان میں سیتاپور میں چھ، بہرائچ میں پانچ، بلرام پور اور ایودھیا میں چار، چار، بارہ بنکی میں تین، گونڈہ میں دو جبکہ امیٹھی اور شراوستی میں ایک، ایک شخص کی موت شامل ہے۔ برج کے علاقے میں مین پوری میں دو اور ایٹا میں ایک شخص کی جان گئی۔ لکھیم پور کھیری میں چھ، گورکھپور میں پانچ، ہردوئی میں چار اور ہمیر پور میں تین افراد ہلاک ہوئے۔ اس کے علاوہ مہوبا، باندہ، جونپور، سنت کبیر نگر، پریاگ راج اور پرتاپ گڑھ میں ایک، ایک شخص کی موت ہوئی۔ شدید بارش کے باعث کئی اضلاع میں دن کا درجہ حرارت معمول سے کافی نیچے چلا گیا۔ بریلی میں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 21.3 ڈگری سیلسیس ریکارڈ کیا گیا، جو ستمبر کے مشاہداتی ریکارڈ میں سب سے کم ہے۔

بی جے پی اپنے قائدین کو بچانے کیلئے الیکشن کمشنر کا دفاع کر رہی ہے: پرینکا

نئی دہلی (ایجنسی) الیکشن کمیشن پر اٹھ رہے سوالات کے درمیان کانگریس جنرل سکریٹری اور وائناڈ سے رکن پارلیمنٹ پرینکا گاندھی نے الزام عائد کیا ہے کہ بی جے پی الیکشن کمشنر کا دفاع کرنے کے بہانے دراصل اپنی قیادت کو بچانے کی کوشش کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر کوئی الیکشن کمشنر جمہوریت کے خلاف اتنے سنگین جرم کا ارتکاب کر رہا ہے تو یہ عملی طور پر ناممکن ہے کہ اسے پارٹی کی اعلیٰ قیادت کی مکمل حمایت حاصل نہ ہو۔ کانگریس جنرل سکریٹری نے یہ باتیں کیرالہ میں نامہ نگاروں سے گفتگو کرتے ہوئے کہیں۔ پرینکا گاندھی نے الیکشن کمیشن پر بی جے پی کے ساتھ مل کر انتخابات میں دھاندلی کرنے اور انتخابی عمل کو متاثر کرنے میں مدد دینے کا الزام لگاتے ہوئے کہا کہ اگر الیکشن کمیشن نے بی جے پی کے لیے انتخابات میں دھاندلی کرنے میں مدد کی ہے تو ظاہر ہے کہ وہ اپنے اقدامات کو درست ثابت کرنے کی کوشش کرے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ انتخابات سے پہلے الیکشن کمیشن کی جانب سے کیے جانے والے پراعتماد دعوے اور نشستوں کی تعداد سے متعلق پیش گوئیاں بھی اس معاملے میں توجہ طلب ہیں۔

ممتا کا چیف الیکشن کمشنر پر طنز، 'گیانیش کمار نہیں، ونیش کمار'

گیانیش کمار کو عہدہ چھوڑنا ہوگا، سابق وزیر اعلیٰ کا الزام، ٹی ایم سی رہنماؤں کو گھر میں نظر بند کیا گیا

کولکاتا:(ایجنسی) ایس آئی آر کے تنازع اور الیکشن کمیشن میں کمشنروں کے درمیان مبینہ اختلافات سامنے آنے کے بعد چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار مسلسل اپوزیشن جماعتوں کے نشانے پر ہیں۔ مغربی بنگال کی سابق وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی نے ہفتے کے روز ہگلی میں پارٹی کی ریلی کے دوران چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار پر طنز کرتے ہوئے انہیں "ونیش کمار" یعنی "غائب کمار" قرار دیا۔ انہوں نے الزام عائد کیا کہ ایس آئی آر کے دوران ووٹر فہرست سے ووٹروں کے نام "غائب" کیے گئے ہیں۔ ممتا بنرجی نے مطالبہ کیا کہ گیانیش کمار کو عہدہ چھوڑنا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ جب تک یہ معاملہ حل نہیں ہوتا، ان کی پارٹی چیف الیکشن کمشنر کی مخالفت کرتی رہے گی۔

ممتا بنرجی نے ہفتہ کو الزام عائد کیا کہ پارٹی کے کئی رہنماؤں کو گھر میں نظر بند کر دیا گیا اور انہیں سرامپور میں ہونے والی ریلی میں شرکت سے روک دیا گیا۔ انہوں نے مزید دعویٰ کیا کہ ریلی کے مقام تک جانے والے راستے پر بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے کارکنوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ ممتا بنرجی نے الزام لگایا کہ انہیں بھی ریلی میں جانے سے روکا گیا۔ انہوں نے پولیس اور بی جے پی کی زیر قیادت حکومت پر ٹی ایم سی رہنماؤں اور کارکنوں پر مبینہ حملوں کو نظر انداز کرنے کا بھی الزام عائد کیا۔ انہوں نے کہا کہ انہیں اور پارٹی کے دیگر رہنماؤں کو گھر میں نظر بند کر دیا گیا ہے اور انہیں ریلی کے مقام تک پہنچنے سے روکا جا رہا ہے۔ تاہم، ممتا بنرجی نے کہا کہ وہ تمام رکاوٹوں کے باوجود ریلی کے مقام پر پہنچیں گی اور اجتماع سے خطاب کریں گی۔ انہوں نے الزام عائد کیا، "بی جے پی کے غنڈوں نے ریلی کے مقام تک جانے والے راستے پر قبضہ کر لیا ہے۔ وہاں ایک بھی پولیس اہلکار موجود نہیں ہے۔" انہوں نے سرامپور جانے والے ٹی ایم سی رہنماؤں پر مبینہ حملے کا بھی حوالہ دیا۔ سابق وزیر اعلیٰ نے کہا کہ عدالت کی اجازت کے بعد ریلی منعقد کی جا رہی ہے اور اسے ہر حال میں ہونا چاہیے۔ انہوں نے کہا، "ریلی عدالت کی اجازت سے منعقد کی جا رہی ہے۔"

مصطفیٰ مسجد: ڈیمولیشن آرڈر کے بغیر انہدام نہیں

ایم ڈی اے کی الہ آباد ہائی کورٹ میں یقین دہانی

نئی دہلی (یو این آئی) مراد آباد کے پاکبڑا علاقے میں واقع مصطفیٰ مسجد کے سلسلے میں 24 ستمبر کو الہ آباد ہائی کورٹ میں مراد آباد ڈیولپمنٹ اتھارٹی (ایم ڈی اے) کی جانب سے واضح طور پر یقین دہانی کرائی گئی کہ انہدامی حکم کے صادر کیے بغیر مسجد کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی جائے گی۔ اس معاملے میں صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا محمود اسعد مدنی کی ہدایت پر مسجد فریق کو قانونی تعاون فراہم کیا جا رہا ہے۔ جمعیۃ علماء ہند کی جانب سے سینئر ایڈوکیٹ ششی نندن اور ایڈوکیٹ آن ریکارڈ آدتیہ پریہار عدالت میں پیش ہوئے، جب کہ ایڈوکیٹ محمد طاہر حکیم اور ایڈوکیٹ محمد نظام پاشا نے قانونی رہ نمائی فراہم کی۔ 24 ستمبر 2026 کو جسٹس سدھارتھ ورما اور جسٹس کنال روی سنگھ پر مشتمل الہ آباد ہائی کورٹ کی ڈویژن بینچ نے معاملے کی سماعت کی۔ واضح ہو کہ یہ معاملہ اس وقت شروع ہوا جب 21 اگست 2026 کو مصطفیٰ مسجد کو شوکاز نوٹس جاری کیا گیا جس کے خلاف مسجد کے ذمہ دار زیشان احمد فرید نے الہ آباد ہائی کورٹ سے رجوع کیا۔ عدالت کے سامنے عرضی گزار کی جانب سے سینئر وکیل ششی نندن نے مؤقف اختیار کیا کہ مذکورہ نوٹس مبہم ہے۔ متنازعہ نوٹس 21.08.2026 کو جاری کیا گیا تھا۔ عرضی گزار کو جواب داخل کرنے کے لیے کم از کم 15 دن کا وقت دیا جانا چاہیے تھا، لیکن جواب داخل کرنے کی تاریخ 3.09.2026 مقرر کی گئی۔ مزید کہا گیا کہ زمین کی تفصیل بھی درست نہیں ہے، کیونکہ نوٹس میں اس رقبے کی وضاحت نہیں کی گئی ہے جسے منہدم کیا جانا ہے۔ دوسری جانب مراد آباد ڈیولپمنٹ اتھارٹی کی جانب سے پیش ہونے والے سینئر وکیل ایم۔ سی۔ چترویدی نے ایک ہفتے کا وقت طلب کیا اور یقین دہانی کرائی کہ جب تک کوئی انہدامی حکم صادر نہیں ہوتا، اس وقت تک کارروائی نہیں کی جائے گی۔ اب اس مقدمے کی اگلی سماعت 28 ستمبر کو ہوگی۔

رام گووند چودھری کا جسدِ خاکی بلیا پہنچا، کارکنوں کی آنکھیں نم

سابق قائد حزبِ اختلاف کے انتقال سے سماجوادی تحریک کو بڑا نقصان، اکھلیش یادو نے خراجِ عقیدت پیش کیا

بلیا: سماجوادی پارٹی کے سینئر رہنما اور اسمبلی میں سابق قائد حزبِ اختلاف رام گووند چودھری کا جسدِ خاکی ہفتے کی دیر شام بلیا پہنچا تو سماجوادی پارٹی کے کارکنوں اور رہنماؤں کی آنکھیں نم ہو گئیں۔ اس موقع پر "جب تک سورج چاند رہے گا، رام گووند کا نام رہے گا" کے نعرے گونجتے رہے۔ لکھنؤ سے رام گووند چودھری کا جسدِ خاکی شہر کے جگدیش پور واقع ان کی رہائش گاہ پہنچا۔ اس کے بعد سول لائنز میں موجود سماجوادی پارٹی کے کارکنوں اور رہنماؤں نے ایمبولینس میں ہی ان کے جسدِ خاکی پر پھول نچھاور کر کے خراجِ عقیدت پیش کیا۔ اس موقع پر بڑی تعداد میں پارٹی کارکن اور رہنما موجود تھے۔ ان کے جسدِ خاکی کے ساتھ ان کے صاحبزادے رنجیت چودھری سمیت دیگر اہلِ خانہ بھی موجود تھے۔

سماجوادی پارٹی کے قومی صدر اور اتر پردیش کے سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو نے پارٹی کے سینئر رہنما اور اسمبلی میں سابق قائد حزبِ اختلاف رام گووند چودھری کے انتقال پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا ہے۔ اکھلیش یادو نے آج صبح نشاط گنج واقع رام گووند چودھری کی رہائش گاہ پہنچ کر ان کے جسدِ خاکی پر پھول نچھاور کیے اور خراجِ عقیدت پیش کیا۔ اکھلیش یادو نے کہا کہ رام گووند چودھری سماجوادی تحریک کے اہم رہنما تھے۔ وہ اس نسل سے تعلق رکھتے تھے جس کے دور میں سماجوادی تحریک کو اپنی شناخت قائم کرنی تھی۔ انہوں نے اپنی پوری زندگی سماجوادی تحریک کے لیے وقف کر دی۔ رام گووند چودھری جے پی تحریک سے وابستہ رہے اور جے پرکاش نارائن کے ساتھ کام کیا۔ انہوں نے سابق وزیر اعظم چندر شیکھر، چھوٹے لوہیا جنیشور مشر، نیتا جی ملائم سنگھ یادو اور اپنی نسل کے دیگر رہنماؤں کے ساتھ مل کر کام کیا اور سماجوادی تحریک کو مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔

لکھنؤ میں واقع ڈاکٹر رام منوہر لوہیا سبھا گار میں تعزیتی اجلاس منعقد ہوا۔ پارٹی کے قومی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو نے رام گووند چودھری کی تصویر پر پھول نچھاور کر کے خراجِ عقیدت پیش کیا۔ اس موقع پر تعزیتی قرارداد پیش کی گئی۔ اجلاس میں موجود تمام رہنماؤں اور کارکنوں نے رام گووند چودھری کے انتقال پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے دو منٹ کی خاموشی اختیار کی اور مرحوم رہنما کو خراجِ عقیدت پیش کیا۔

خراجِ عقیدت پیش کرنے والوں میں سابق وزیر امبیکا چودھری، رکن اسمبلی جے پرکاش آنچل، نیرج سنگھ گڈو، سشیل پانڈے کانہ جی، اروند گری، ویربل رام اور کامیشور سنگھ سمیت متعدد سینئر رہنما موجود تھے۔ یہاں سے جسدِ خاکی کو ان کے آبائی گاؤں گوسائی پور کے لیے روانہ کر دیا گیا۔ راستے میں مختلف مقامات پر سماجوادی پارٹی کے کارکنوں نے انہیں خراجِ عقیدت پیش کیا۔ سابق وزیر رام گووند چودھری کا جسدِ خاکی ساگرپالی کی مقامی چٹی پہنچا تو آخری دیدار اور خراجِ عقیدت پیش کرنے کے لیے لوگوں کی بڑی تعداد جمع ہو گئی۔ ان کے دیرینہ دوستوں، حامیوں اور علاقے کے لوگوں نے آخری دیدار کیا اور پھول نچھاور کر کے خراجِ عقیدت پیش کیا۔

چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے استعفیٰ کے مطالبے کے درمیان 30 ستمبر کو انڈیا اتحادی جماعتوں کی میٹنگ متوقع

نئی دہلی: (ایجنسی) چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے ارد گرد جاری تنازعہ کے درمیان، اپوزیشن ہند اتحاد کی جماعتوں کی 30 ستمبر کو نئی دہلی میں میٹنگ متوقع ہے۔ اس میٹنگ میں الیکشن کمیشن اور ووٹر لسٹوں کے اسپیشل انٹینسیو ریویژن (ایس آئی آر) سے متعلق خدشات پر تبادلہ خیال کیا جائے گا۔ ایس آئی آر کے عمل کے کچھ پہلوؤں پر الیکشن کمیشن کے اندر اختلافات کی اطلاعات کے بعد، اپوزیشن پارٹیاں سی ای سی گیانیش کمار کی برطرفی کے اپنے مطالبے کو حل کرنے کے لیے مزید اقدامات پر تبادلہ خیال کر سکتی ہیں۔ ذرائع کے حوالے سے پی ٹی آئی کی ایک رپورٹ کے مطابق فریقین اس معاملے پر ایک دوسرے سے رابطے میں ہیں اور مشترکہ ردعمل پر تبادلہ خیال کر رہے ہیں۔ سی پی آئی (ایم)، سی پی آئی اور سی پی آئی (ایم ایل) سمیت جماعتوں نے گیانیش کمار کو ہٹانے کے ساتھ ساتھ ایس آئی آر کو فوری طور پر روکنے کا مطالبہ کیا ہے، جب کہ کانگریس نے بھی سی ای سی پر اپنا حملہ تیز کر دیا ہے۔ کانگریس ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ 29 ستمبر کو ہونے والی ہے تاکہ اس مسئلہ پر اپنی حکمت عملی پر تبادلہ خیال کیا جا سکے۔ کانگریس نے ہفتہ کو ایکس پر ایک پوسٹ میں گیانیش کمار کو غدار قرار دیتے ہوئے ان سے استعفیٰ طلب کیا۔ ان پیشرفتوں نے مغربی بنگال کے تلخ سیاسی حریفوں ممتا بنرجی کی زیر قیادت ٹی ایم سی اور سی پی آئی (ایم) کو بھی الیکشن کمیشن کے معاملے پر متحد کر دیا ہے۔ سی پی آئی (ایم) کے جنرل سکریٹری ایم اے بیبی نے انڈیا اتحاد اور دیگر اپوزیشن لیڈروں کو خط لکھ کر ان پیش رفتوں پر تبادلہ خیال کرنے کے لیے ایک میٹنگ بلانے کی اپیل کی۔ اس کے بعد انہوں نے بنرجی سے بات کی، جنہوں نے اس بات پر اتفاق کیا کہ موجودہ صورتحال میں مشترکہ کارروائی کی ضرورت ہے۔ اپوزیشن جماعتیں چیف الیکشن کمشنر (سی ای سی) کمار کو عہدے سے ہٹانے کے لیے ایک نئی تحریک پر کام کر رہی ہیں، جسے قانونی ماہرین کی جانچ پڑتال کے بعد پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں پیش کیے جانے کا امکان ہے۔ اپوزیشن کی جانب سے اس نوعیت کی یہ تیسری کوشش ہوگی۔ حزب اختلاف کی طرف سے یہ تازہ ترین فیصلہ انڈین ایکسپریس کی ایک رپورٹ کے بعد سامنے آئی ہے جس میں کہا گیا تھا کہ الیکشن کمشنر سکھبیر سنگھ سندھو اور وویک جوشی نے ایس آئی آر سے متعلق فیصلوں اور احکامات پر کئی بار اعتراضات اٹھائے ہیں۔ الیکشن کمیشن نے کہا ہے کہ مختلف آراء ادارہ جاتی بات چیت کا ایک عام حصہ ہیں اور اس بات پر زور دیا کہ اس کے احکامات مکمل قانونی جواز رکھتے ہیں اور قانونی طریقہ کار پر عمل کرتے ہیں۔

پزشکیان نے امریکہ کے سامنے نئی تجویز پیش کردیں

صدر ایران کا آبنائے ہرمز دوبارہ کھولنے اور اقوام متحدہ کے جوہری معائنہ کاروں کو ایران آنے کی اجازت دینے پر آمادگی کا اعلان

نیویارک، 26 ستمبر (یو این آئی) ایرانی صدر مسعود پزشکیان نے کہا ہے کہ تہران آبنائے ہرمز دوبارہ کھولنے اور اقوام متحدہ کے جوہری معائنہ کاروں کو ایران آنے کی اجازت دینے کے لیے تیار ہے۔ ان کے مطابق یہ تجویز امریکہ کے ساتھ ایران کے جوہری پروگرام پر مذاکرات دوبارہ شروع کرنے کی کوشش کا حصہ ہے۔ سی بی ایس نیوز کے پروگرام 'فیس دی نیشن' کو انٹرویو دیتے ہوئے پزشکیان نے کہا کہ اگر واشنگٹن تہران کی آبنائے ہرمز کھولنے اور جوہری مذاکرات بحال کرنے کی تازہ تجویز قبول کرتا ہے تو ایران ''اپنے ہر وعدے کی پابندی کرے گا''۔ ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی نے اس ہفتے تجویز پیش کی تھی کہ آبنائے ہرمز کو سات روز کے اندر دوبارہ کھولا جاسکتا ہے اور وسیع تر جوہری معاہدے کی جانب ابتدائی قدم کے طور پر امریکہ کے ساتھ مذاکرات بھی بحال کیے جاسکتے ہیں۔ یہ تجویز نیویارک میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس کے موقع پر پیش کی گئی تھی، تاہم واشنگٹن نے ابھی تک اس پر کوئی باضابطہ جواب نہیں دیا ہے۔ پزشکیان نے کہا کہ امریکہ کے ساتھ براہ راست ملاقات مشکل ہوگی، کیونکہ دونوں ملکوں کے درمیان پہلے سے ہی ''بداعتمادی کی فضا'' موجود ہے۔ انہوں نے کہا، ''جب تک وہ ہمارے خلاف روزانہ عائد کیے جانے والے اقدامات بند نہیں کرتے، ان پر اعتماد کرنا مشکل ہے۔ وہ ہر روز ہم پر پابندیاں بڑھاتے ہیں، ہر روز ہمیں دھمکیاں دیتے ہیں، ہر روز ہم پر حملے کرتے ہیں اور تحریری معاہدوں کی پاسداری بھی نہیں کرتے۔ تو اگر وہ مذاکرات میں شامل ہوتے ہیں تو کیا وہ واقعی اپنے وعدے پورے کریں گے؟'' امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے نیویارک کے دورے کے دوران ایرانی حکام سے ملاقات پر آمادگی ظاہر کی تھی، تاہم دونوں رہنماؤں کے درمیان براہ راست ملاقات نہیں ہو سکی۔ اس کے بجائے ثالثوں کے ذریعے بالواسطہ رابطے ہوئے۔ پزشکیان نے کہا کہ ایران جون میں امریکہ کے ساتھ طے پانے والی مفاہمتی یادداشت کی طرف واپس آنا چاہتا ہے۔ اس سے چند روز قبل ہی انہوں نے کہا تھا کہ ایران واشنگٹن کے سامنے نہیں جھکے گا۔ انہوں نے چین کی جانب سے اس معاہدے کو بحال کرنے کی حمایت کا خیر مقدم کرتے ہوئے ایکس پر لکھا کہ ''ایران بھی اس مؤقف کی حمایت کرتا ہے اور اس مفاہمت کی طرف واپس جانے کی اہمیت پر زور دیتا ہے۔'' اس ہفتے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس کے دوران ایران اور امریکہ کے درمیان مذاکرات کی بحالی کے امکانات پیدا ہوئے تھے، تاہم بدھ کو عالمی ادارے سے خطاب میں پزشکیان نے دوٹوک انداز میں کہا تھا کہ ایران امریکہ کے سامنے ''گھٹنے نہیں ٹیکے گا''۔ ایک روز بعد انہوں نے فاکس نیوز سے کہا کہ ایران جنگ جاری رکھنا ''نہیں چاہتا''، تاہم اسے ختم کرنا واشنگٹن کے ہاتھ میں ہے۔ ادھر عباس عراقچی نے جنرل اسمبلی کے اجلاس کے موقع پر امریکی خصوصی ایلچی اسٹیو وٹکوف اور صدر ٹرمپ کے داماد جیرڈ کشنر کے ساتھ بھی ملاقات کی، تاہم ان مذاکرات سے فوری طور پر کوئی پیش رفت سامنے نہیں آئی۔ ٹرمپ نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی سے خطاب میں کہا تھا کہ ایران کے ساتھ معاہدہ کرنے یا اسے ''تباہ'' کرنے کے حوالے سے انہیں ''ایک بڑا فیصلہ'' کرنا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ امریکہ کے وسط مدتی انتخابات سے پہلے معاہدہ ہونے کا امکان نہیں ہے۔ آبنائے ہرمز سے متعلق ایران کی تجویز پر واشنگٹن کے جواب کے متوقع وقت کے بارے میں پوچھے جانے پر پزشکیان نے کہا کہ امریکہ کی جانب سے تجویز قبول کیے جانے کے فوراً بعد مذاکرات شروع کیے جاسکتے ہیں۔ انہوں نے کہا، ''اگر یہ پیغام امریکی صدر، ان کے انٹرویو لینے والوں یا مذاکرات میں شامل افراد تک پہنچتا ہے تو جیسے ہی وہ اسے قبول کریں گے، اسی دن سے عمل شروع ہوجائے گا۔''

عراقچی نے ایرانیوں کے خلاف مجرمانہ کارروائیوں کو چھپانے پر امریکہ اور اسرائیل کو تنقید کا نشانہ بنایا

ماسکو، 26 ستمبر (اسپوتنک/ یو این آئی) ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی نے اقوام متحدہ کے پلیٹ فارم سے بات کرتے ہوئے ایران پر مسلط کردہ جنگ میں عام شہریوں کی ہلاکتوں پر امریکہ اور اسرائیل پر کڑی تنقید کی اور ان پر اپنے جرائم پر پردہ ڈالنے کی کوشش کرنے کا الزام لگایا۔ مسٹر عراقچی نے 000,5 سے زیادہ لوگوں کی ہولناک موت کو پیش کیا جن میں سینکڑوں خواتین اور بچے بھی شامل تھے۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ امریکی اور اسرائیلی حملوں میں جان بوجھ کر شہری انفراسٹرکچر کو نشانہ بنایا گیا۔ انہوں نے مخصوص مظالم کا حوالہ دیا جن میں مناب کے ایک اسکول میں 168 سے زائد طلباء اور اساتذہ کا قتل عام، لامر اسٹیڈیم پر کلسٹر بم حملہ، گاسیب میں گھروں پر 000,2 پاؤنڈ وزنی بم گرانا، اور سرک میں شادی پر مہلک میزائل حملہ شامل ہیں۔ مسٹر عراقچی نے زور دیا ''اس کے باوجود، جنرل اسمبلی کے پلیٹ فارم سے، امریکی صدر نے مجرم اسرائیلی وزیر اعظم کے ساتھ مل کر، حقائق کو مسخ کرنے اور متاثرین اور حملہ آور کے کردار کو پلٹنے کی کوشش کی''۔ وزیر خارجہ نے ایران کے سپریم لیڈر اور دیگر اعلیٰ سیاسی و عسکری حکام کے قتل کی مذمت کرتے ہوئے اسے ایک سنگین جرم اور بین الاقوامی قوانین کی کھلی خلاف ورزی قرار دیا۔ انہوں نے پابندیوں اور اقتصادی مشکلات کے ذریعے ایران کی معیشت تک جنگ کو توسیع دینے پر امریکہ پر کڑی تنقید کی۔ انہوں نے کہا کہ یہ سفارت کاری نہیں ہے یہ جبر اور معاشی دہشت گردی ہے۔ مسٹر عراقچی نے زور دے کر کہا کہ امریکہ اور اسرائیل ''ایرانی عوام کے خلاف اپنے مجرمانہ اقدامات پر پردہ نہیں ڈال سکتے۔''

ٹرمپ نے آبنائے ہرمز کو 'ٹرمپ اسٹریٹ' قرار دیا

امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ٹروتھ سوشل' پر آبنائے ہرمز کا نیا نقشہ شیئر

واشنگٹن، 26 ستمبر (یو این آئی) امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ٹروتھ سوشل' پر آبنائے ہرمز کا ایک نیا نقشہ شیئر کرتے ہوئے اسے 'ٹرمپ اسٹریٹ' قرار دیا ہے۔ یہ پیش رفت واشنگٹن کی جانب سے ایران کی سات روزہ تجویز مسترد کیے جانے کے فوراً بعد ہوئی، جس کا مقصد تزویراتی اہمیت کی اس آبی گزرگاہ کو دوبارہ کھولنا اور ایران کے جوہری پروگرام پر مذاکرات بحال کرنا تھا۔ متعدد امریکی میڈیا رپورٹس کے مطابق ٹرمپ نے ایک بار پھر کہا کہ ایران کو جوہری ہتھیار حاصل کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی اور سوال اٹھایا کہ آیا تہران امریکی مطالبات پر عمل کرے گا۔ امریکی میڈیا نے امریکی حکام کے حوالے سے یہ بھی رپورٹ کیا کہ ٹرمپ نے اپنے معاونین سے کہا ہے کہ وہ نومبر میں ہونے والے وسط مدتی انتخابات کے بعد ایران کے خلاف نئے حملے شروع کرنے کی توقع رکھتے ہیں۔ رپورٹس کے مطابق معاملے سے واقف امریکی حکام نے بتایا کہ ایرانی مذاکرات کاروں نے قطر کے ثالثوں کے ذریعے سات روزہ تجویز پیش کی تھی۔ اس تجویز کے تحت ایران آبنائے ہرمز دوبارہ کھولتا اور جوہری مذاکرات بحال کرتا، بشرطیکہ واشنگٹن ایرانی بندرگاہوں کی بحری ناکہ بندی ختم کر دیتا۔ تاہم امریکی حکام نے تہران اور ثالثوں کو بتایا کہ امریکہ ناکہ بندی ختم کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا۔ ٹرمپ مسلسل خبردار کرتے رہے ہیں کہ ایران کے خلاف دوبارہ فوجی کارروائی کا امکان برقرار ہے، جبکہ واشنگٹن تہران پر اقتصادی اور سفارتی دباؤ بھی جاری رکھے ہوئے ہے۔ دریں اثنا، ایران کے اسلامی پاسداران انقلاب نے تصفیے کی نئی شرائط مسترد کردی ہیں اور جون میں طے پانے والے ایک ابتدائی معاہدے کی بعض شرائط کی بحالی کا مطالبہ کیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق پاسداران انقلاب نے یہ بھی عندیہ دیا ہے کہ ایران ایک طویل جنگ کے لیے تیار ہے۔ تاہم قطر کے وزیر اعظم اور وزیر خارجہ شیخ محمد بن عبدالرحمٰن آل ثانی نے سفارت کاری جاری رہنے کی امید ظاہر کی ہے۔ انہوں نے آبنائے ہرمز کی صورت حال کو ''بہت مشکل اور چیلنجنگ'' قرار دیتے ہوئے آبی گزرگاہوں کے معاملے میں ''جوڑ توڑ اور بلیک میلنگ'' ختم کرنے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ ایران اور امریکہ کے درمیان بالواسطہ مذاکرات میں ''کچھ مثبت پیش رفت'' ہوئی ہے اور امید ظاہر کی کہ سفارت کاری دونوں فریقوں کو کسی حل تک پہنچا سکتی

ترکیہ کا پہلا مقامی اور قومی اسکینگ بحری جہاز سمندر میں اتار دیا گیا

انقرہ، 26 ستمبر (یو این آئی) وزیرِ مواصلات و انفراسٹرکچر عبدالقادر اورال اولو کا کہنا ہے کہ ملکی ڈیزائن کے ساتھ ترک جہاز خانوں میں پہلی بار تیار کردہ اسکنگ خصوصیت کے حامل سرچ جہاز یوا ے بی ماوی وطن کو سمندر میں اتار دیا گیا ہے۔ وزیر اورال اولو نے اس جہاز کی تیاری کے عمل کے بارے میں کہا 10 اپریل 2025 کو ہم نے اس کا پہلا بلاک ویلڈ کیا تھا، اس نئے نوعیت کے منفرد سمندری تہہ تلاشی جہاز کو پانی میں اتار دیا گیا ہے۔ ملکی ڈیزائن کے ساتھ ہم نے ترک جہاز خانوں میں پہلی بار سکنگ خصوصیت والا تلاشی جہاز تعمیر کیا۔'' وزیر نے اس کی تکنیکی خصوصیات بتاتے ہوئے کہا، ''یہ جہاز 85 میٹر لمبی، 20 میٹر تلاشی گہرائی اور 2 ہزار مکعب میٹر حجم کی گنجائش رکھتا ہے۔ خاص طور پر ہمارے خلیجوں میں تلاشی اور صفائی کے کام ہم اپنی وزارت کے قومی جہاز کے ذریعے انجام دے سکیں گے۔'' جہاز کی مکمل خودکار خصوصیت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اورال اولو نے کہا، یوا ب ماوی وطن مکمل خودکاری کی بدولت سفر کے دوران بھی تلاشی کر سکے گا۔ ہم اس بحری جہاز کو چند ماہ کے سفر کے تجربے کے بعد باضابطہ طور پر استعمال کرنا شروع کر دیں گے۔

پاکستان میں خوفناک دھماکہ، کم از کم 11 افراد ہلاک، 30 سے زائد زخمی

اس خودکش حملہ کا سخت نوٹس لیتے ہوئے خیبر پختونخوا کے گورنر فیصل کریم کنڈی نے سینئر افسران سے تفصیلی رپورٹ طلب کی ہے۔ انہوں نے زخمیوں کو ہر ممکن طبی امداد فراہم کرنے کی ہدایت بھی دی ہے۔

پاکستان کے خیبر پختونخوا میں پولیس چیک پوسٹ پر زوردار دھماکہ میں کم از کم 11 افراد ہلاک ہوگئے ہیں۔ تحریک طالبان پاکستان (ٹی ٹی پی) نے اس حملے کی ذمہ داری قبول کی ہے۔ ہلاک ہونے والوں میں 8 مرد، 2 خواتین اور ایک بچہ شامل بتائے جارہے ہیں۔ اس کے علاوہ 30 سے زائد افراد زخمی بھی ہوئے ہیں، جن میں پولیس افسران بھی شامل ہیں۔ جس چیک پوسٹ پر دھماکہ ہوا، اسے پولیس 'ڈی آئی خان-کوئٹہ راستہ' پر سیکورٹی اور جانچ کے لیے استعمال کرتی ہے۔ پاکستانی اخبار 'ڈان' کی رپورٹ کے مطابق خیبر پختونخوا اور بلوچستان کی سرحد کے قریب ڈیرہ اسماعیل خان کے درازندہ میں واقع 'امن میلہ' پولیس چیک پوسٹ پر یہ خودکش دھماکہ ہوا۔ زخمیوں میں پولیس اہلکاروں، کسٹم افسران کے ساتھ 2 عام شہری بھی شامل ہیں۔ دھماکہ کے فوراً بعد راحت اور بچاؤ کی کارروائی شروع کردی گئی۔ ریسکیو ٹیموں نے ملبے میں پھنسے لوگوں کو باہر نکالا اور زخمیوں کو فوری طور پر اسپتال میں داخل کرایا گیا۔ اس واقعہ کے بعد بم ناکارہ بنانے والے دستے کو دھماکے کی وجہ کا پتہ لگانے کے لیے بھیجا گیا ہے، حالانکہ کچھ میڈیا رپورٹس میں بتایا جارہا ہے کہ یہ خودکش دھماکہ تھا۔ اس حملہ کا سخت نوٹس لیتے ہوئے خیبر پختونخوا کے گورنر فیصل کریم کنڈی نے سینئر افسران سے تفصیلی رپورٹ طلب کی ہے۔ انہوں نے زخمیوں کو ہر ممکن طبی امداد فراہم کرنے کی ہدایت بھی دی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ پاکستان کے خیبر پختونخوا صوبے میں حالیہ مہینوں کے دوران اس طرح کے کئی حملے ہوئے ہیں، جن میں سیکورٹی فورسز اور پولیس کو مسلسل نشانہ بنایا گیا ہے۔ 'پاکستان انسٹی ٹیوٹ فار کنفلکٹ اینڈ سیکورٹی اسٹڈیز' (پی آئی سی ایس ایس) کے اعداد وشمار کے مطابق صرف اگست کے مہینے میں یہاں اس طرح کے 54 واقعات درج کیے گئے۔ اس علاقے میں انتظامیہ نے دہشت گردی کے خلاف کارروائیاں مزید تیز کردی ہیں، لیکن دہشت گردانہ کارروائی میں کوئی کمی دیکھنے کو نہیں مل رہی ہے۔ 'ڈان' کی ایک رپورٹ میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ اس مہینے ڈیرہ اسماعیل خان کے درابہ علاقے میں پولیس نے ٹی ٹی پی کے ایک حملے کو ناکام بنادیا تھا، جس میں کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ تاہم، 18 ستمبر کو کوہاٹ کی پرانی پولیس لائن میں ہوئے ایک بڑے حملے میں 23 افراد ہلاک اور تقریباً 100 زخمی ہوگئے تھے۔ ان حملوں کے جواب میں پاکستان نے افغانستان کی سرحد سے متصل علاقوں میں فضائی حملے کیے تھے۔

پی ٹی آئی کا اسلام آباد احتجاج ملتوی

سکیورٹی اخراجات ایک ارب روپے سے بڑھنے کا امکان

جیل میں بند پاکستان کے سابق وزیر اعظم عمران خان کی پارٹی پاکستان تحریک انصاف (پی ٹی آئی) نے راجدھانی اسلام آباد میں مجوزہ احتجاج کو 27 ستمبر سے بڑھا کر 4 اکتوبر کردیا ہے۔ احتجاج کی تاریخ ایک ہفتہ آگے بڑھنے سے پاکستانی حکومت کے سیکورٹی اخراجات بڑھنے کا امکان ہے۔ پی ٹی آئی نے 27 ستمبر کو اسلام آباد تک لانگ مارچ کا اعلان کیا تھا۔ پارٹی کا اہم مطالبہ اپنے بانی عمران خان کی رہائی ہے۔ واضح رہے کہ 73 سالہ عمران خان 2023 سے جیل میں ہیں۔ بدعنوانی کے ایک معاملہ میں قصوروار ٹھہرائے جانے کے بعد انہیں گرفتار کیا گیا تھا۔ فی الحال وہ راولپنڈی کی ہائی سیکورٹی اڈیالہ جیل میں بند ہیں۔ مجوزہ احتجاج کو روکنے کے لیے وفاقی حکومت نے سڑکوں کو بند کرنے اور سیکورٹی انتظام مضبوط کرنے کے لیے سینکڑوں شپنگ کنٹینر منگوائے تھے۔ حالانکہ پی ٹی آئی نے احتجاج کو ایک ہفتہ کے لیے ملتوی کردیا۔ ایسے میں حکومت کو احتجاج شروع ہونے تک مزید ایک ہفتہ تک سیکورٹی انتظامات برقرار رکھنے ہوں گے۔ 'ڈان' اخبار کے مطابق پولیس ذرائع نے بتایا کہ پی ٹی آئی کے احتجاج سے نمٹنے کے لیے راجدھانی پولیس نے 82 کروڑ پاکستانی روپے کا مطالبہ کیا تھا۔ اب تاریخ بڑھنے کی وجہ سے یہ خرچ دوگنا ہوکر ایک ارب پاکستانی روپے سے زیادہ ہوسکتا ہے۔ احتجاج کے پہلے اعلان کے بعد راجدھانی پولیس نے پنجاب پولیس کی طرح تیاریاں شروع کردی تھیں۔ پولیس نے شپنگ کنٹینروں کے کرایے، پنجاب اور سندھ سے آنے والے پولیس اہلکاروں کے ٹھہرنے اور کھانے کے لیے 82 کروڑ روپے مانگے تھے۔ یہ رقم ایک ہفتہ کے لیے تھی۔ آل پاکستان گڈز الائنس کے صدر نثار حسین جعفری کے مطابق شروع میں 40 فیٹ کے کنٹینر کے لیے یومیہ 40 ہزار پاکستانی روپے اور 20 فیٹ کے کنٹینر کے لیے 20 ہزار روپے کرائے مانگے گئے تھے۔ رپورٹس کے مطابق 1550 کنٹینروں کا یومیہ کرایہ 65.4 کروڑ روپے، ایک ہفتہ کا 55.32 کروڑ روپے اور 2 ہفتہ کا 1.65 کروڑ روپے ہوگا۔ پولیس نے پنجاب سے 16 ہزار اور سندھ سے 2 ہزار پولیس اہلکاروں کا مطالبہ کیا تھا۔ سندھ پولیس کے 2 ہزار جوان راجدھانی پہنچ چکے ہیں۔ انہیں 3 وقت کا کھانا دیا جا رہا ہے، جس پر روزانہ 12 لاکھ روپے خرچ ہورہے ہیں۔ ایک ہفتہ کا خرچ 84 لاکھ اور 2 ہفتہ کا 68.1 کروڑ روپے ہوگا۔ پنجاب پولیس کے 16 ہزار اہلکاروں پر مشتمل دستے کے اب تک اسلام آباد پہنچنے کی اطلاع نہیں ہے۔ اس کے علاوہ پولیس اہلکاروں کے لیے 70 کوسٹر، 30 ڈبل کیبن گاڑیوں اور بسوں کا انتظام کیا گیا ہے۔ پولیس نے 13 ہوٹلوں میں 246 افسران کے لیے 175 کمرے بھی بک کرائے ہیں۔ اس دوران پاکستانی افسران نے مجوزہ مارچ سے قبل اسلام آباد میں 2 ماہ کے لیے عوامی اجتماعات پر پابندی عائد کر دی ہے۔ اسلام آباد انتظامیہ نے ضابطہ فوجداری کی دفعہ 144 نافذ کر دی ہے، جس کے تحت راجدھانی میں 5 یا اس سے زائد لوگوں کے جمع ہونے، جلوس، ریلی اور احتجاج پر روک ہے۔ یہ پابندی ہائی اسکیورٹی ریڈ زون سمیت پورے راجدھانی کے علاقے میں نافذ ہے۔

متحدہ عرب امارات میں ہندوستانی تارکین وطن کے مسائل پر اہم مکالمہ

وزارت خارجہ کے حکام سے آل انڈیا فورم کی بامعنی ملاقات

دبئی، متحدہ عرب امارات ۲۶ ستمبر: (پریس ریلیز) آل انڈیا فورم کے لیے یہ بڑے فخر اور اعزاز کی بات تھی کہ محترمہ سری پریہ رنگناتھن، سکریٹری (قونصلر، پاسپورٹ، ویزا اور سمندر پار ہندوستانی امور، وزارت خارجہ، حکومت ہند) کے ساتھ ایک اہم اور معنی خیز مکالمے میں حصہ لینے کا موقع ملا۔ اس موقع پر وزارت خارجہ کے سینئر حکام اور متحدہ عرب امارات میں ہندوستانی سفارتی مشن کے سینئر نمائندے بھی موجود تھے۔ اس اہم مکالمے نے سینئر پالیسی سازوں اور سفارتی نمائندوں کو ہندوستانی ڈاسپورا کمیونٹی کو درپیش چیلنجوں، مسائل اور زمینی حقائق کو پیش کرنے کے لیے ایک اہم پلیٹ فارم فراہم کیا، خاص طور پر بلیو کالر ورکرز، خواتین ورکرز اور دیگر کمزور اور ضرورت مند ہندوستانی شہریوں کو۔ اس میٹنگ میں، وزارت خارجہ، نئی دہلی کے جوائنٹ سکریٹری جناب آنکن بنرجی اور انڈر سکریٹری محترمہ آرادھیکا نائر اور وزارت کے دیگر سینئر افسران بھی موجود تھے۔ اس میٹنگ میں متحدہ عرب امارات میں ہندوستان کے سفیر محترم ڈاکٹر دیپک متل، ہزایکسی لینسی ڈاکٹر وشنو وردھن ریڈی، دبئی اور شمالی امارات میں ہندوستان کے قونصل جنرل اور محترمہ انکیتا والکیر قونصل (لیبر) دبئی میں قونصلیٹ جنرل آف انڈیا نے بھی شرکت کی۔ آل انڈیا فورم کی جانب سے بانی صدر ڈاکٹر شرالی شیخ مظفر نے ایک تفصیلی اور تخلیقی پیشکش کے ذریعے ہندوستانی مزدوروں اور تارکین وطن کمیونٹی کے کمزور طبقات سے متعلق مختلف اہم مسائل کو پیش کیا۔ بحث کا ایک اہم حصہ آل انڈی افورم کی قانونی امداد کی پہل Nyaya Mitra Your Legal Friend پر مرکوز تھا۔ ڈاکٹر مظفر نے نیامترا کے ذریعے حاصل کیے گئے عملی تجربات کا اشتراک کیا اور تجویز پیش کی کہ اس طرح کے منظم قانونی امداد کے انتظامات کو ادارہ جاتی تعاون کے ذریعے مزید موثر بنایا جاسکتا ہے۔ آل انڈیا فورم کے لیے یہ مکالمہ محض ایک رسمی ملاقات نہیں تھی۔

چینی صدر کے پرتکلف استقبال پر ریپبلکن سینیٹرز برہم

ایران سے مبینہ فوجی تعاون پر ٹرمپ سے سخت سوالات

واشنگٹن، 26 ستمبر (یو این آئی) ریپبلکن سینیٹروں نے چینی صدر شی جن پنگ کے واشنگٹن دورے کے دوران صدر ڈونالڈ ٹرمپ کی جانب سے کیے گئے پرتکلف استقبال پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ یہ ردعمل ایران کے ساتھ چین کے مبینہ فوجی تعاون سے متعلق نئی اطلاعات کے بعد سامنے آیا ہے۔ شی جن پنگ رواں ہفتے دو روزہ سربراہی اجلاس کے لیے واشنگٹن پہنچے، جہاں جوائنٹ بیس اینڈریوز پر باضابطہ استقبال، وائٹ ہاؤس میں سرکاری عشائیہ اور صدر ٹرمپ کے ساتھ مذاکرات شامل تھے۔ یہ دورہ ایسے وقت میں ہوا جب ایران، تائیوان، تجارت اور مصنوعی ذہانت سمیت متعدد معاملات پر امریکہ اور چین کے درمیان کشیدگی برقرار ہے۔ چین اور ایران کے درمیان مبینہ فوجی تعاون کا معاملہ اس وقت مزید اہم ہوگیا جب اطلاعات سامنے آئیں کہ جولائی میں اردن میں ایک امریکی فوجی اڈے پر حملے سے قبل ایرانی فورسز نے چینی اداروں سے اس اڈے کی سیٹلائٹ تصاویر حاصل کی تھیں۔ اس حملے میں تین امریکی فوجی ہلاک ہوئے تھے۔ 'وال اسٹریٹ جرنل' نے امریکی حکام کے حوالے سے مبینہ تصاویر کی منتقلی کی اطلاع سب سے پہلے دی تھی۔ بیجنگ نے کسی بھی حکومتی مداخلت کی تردید کرتے ہوئے واشنگٹن کے الزامات کو بے بنیاد قرار دیا ہے۔ جمعرات کو بند کمرے میں چین اور ایران کے بڑھتے ہوئے فوجی تعاون کے بارے میں بریفنگ حاصل کرنے والے ریپبلکن سینیٹروں نے کہا کہ صدر ٹرمپ کو شی جن پنگ کے ساتھ براہ راست یہ معاملہ اٹھانا چاہیے۔ الاسکا سے ریپبلکن سینیٹر لیزا مرکاؤسکی نے شی جن پنگ کے استقبال میں کیے گئے فوجی اعزازات کو ضرورت سے زیادہ قرار دیا۔ انہوں نے کہا، ''سربراہی اجلاس طویل عرصے سے طے تھا۔ کیا ان کا استقبال کرنا مناسب ہے؟ جی ہاں۔ لیکن یہ بھی اتنا ہی مناسب ہے کہ ان سے واقعی سخت سوالات کیے جائیں۔'' انہوں نے مزید کہا، ''ذاتی طور پر مجھے 21 توپوں کی سلامی، سرخ قالین اور طیاروں کی پرواز کچھ زیادہ ہی لگی۔ میرے خیال میں ہمیں ایسا کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔'' ٹیکساس کے سینیٹر جان کورنن نے بھی استقبال کے پیمانے پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ وہ سفارت کاری کی اہمیت کو سمجھتے ہیں، لیکن شی جن پنگ کے ساتھ برتاؤ یا دسمبر میں میامی میں ہونے والی جی 20 سربراہی کانفرنس میں روسی صدر ولادیمیر پوتن کو مدعو کرنے کے ٹرمپ کے فیصلے سے ''پرجوش'' نہیں ہیں۔ کورنن نے کہا کہ یہ ''بالکل واضح'' ہے کہ چین، روس، ایران اور شمالی کوریا نے امریکہ کے خلاف ایک ''محور'' تشکیل دیا ہے۔ یہ ان کی اپنی تشریح ہے۔ یوتاہ کے سینیٹر جان کرٹس نے کہا کہ ٹرمپ کو ایران کے لیے چین کی مبینہ حمایت کے معاملے پر شی جن پنگ سے سخت سوال کرنا چاہیے اور واضح کرنا چاہیے کہ اس طرح کی معاونت کے نتائج ہو سکتے ہیں۔ نارتھ ڈکوٹا کے سینیٹر کیون کریمر نے کہا کہ قومی سلامتی کے معاملات، بالخصوص ایران کے ساتھ چین کے مبینہ تعاون اور ایف-35 لڑاکا طیارے کے حساس پرزوں کے چین تک پہنچنے کے معاملے پر ٹرمپ کو بیجنگ کے ساتھ ''بہت مضبوط'' موقف اختیار کرنا چاہیے۔

میکسیکو کے بحر الکاہل ساحل کے قریب سمندری طوفان پولو دوبارہ کیٹیگری 5 کی شدت اختیار کرگیا

نیویارک، 26 ستمبر (یو این آئی) میکسیکو کے جنوب مغربی ساحل کے قریب موجود شدید سمندری طوفان 'پولو' جمعہ کو دوبارہ کیٹیگری 5 کی شدت اختیار کرگیا۔ طوفان کی زیادہ سے زیادہ مسلسل رفتار 180 میل فی گھنٹہ ریکارڈ کی گئی، جس کے پیش نظر ساحلی ریاستوں میں انخلا، اسکولوں کی بندش اور ہنگامی انتظامات کیے گئے ہیں۔ امریکی مقامی میڈیا کے مطابق مشرقی بحر الکاہل میں آگے بڑھنے کے دوران پولو کی شدت میں اتار چڑھاؤ آتا رہا، تاہم اس کی رفتار کیٹیگری 5 کے لیے مقررہ 157 میل فی گھنٹہ کی حد سے کافی زیادہ رہی۔ سفیر-سمپسن ہریکین ونڈ اسکیل پر کیٹیگری 5 سمندری طوفان کی سب سے شدید سطح ہے۔ نیشنل ہریکین سینٹر نے کہا ہے کہ طوفان کی شدت میں مزید اتار چڑھاؤ ممکن ہے، تاہم توقع ہے کہ ہفتے کے آخر سے اس کی شدت بتدریج کم ہونا شروع ہوجائے گی۔ جمعہ کو پولو کا مرکز میکسیکو کی ریاست جالیسکو میں کابو کوریئنٹس سے تقریباً 320 میل جنوب مغرب میں تھا۔ طوفان تقریباً 10 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے مغرب کی جانب بڑھ رہا تھا۔ پیش گوئی کے ماڈلوں کے مطابق پولو رخ تبدیل کرکے باجا کیلیفورنیا سور کی جانب بڑھے گا اور پیر کو جزیرہ نما کے قریب پہنچ سکتا ہے۔ امریکی محکمہ خارجہ نے پیش گوئی کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ طوفان کے شمالی باجا کیلیفورنیا سور میں ساحل سے ٹکرانے سے پہلے کیٹیگری 1 کی شدت تک کمزور ہونے کا امکان ہے، جس کے بعد یہ جنوب مشرقی سمت میں سونورا کے جنوبی علاقوں کی جانب بڑھ سکتا ہے۔ پولو کے باعث باجا کیلیفورنیا سور کے بعض علاقوں میں 4 سے 8 انچ تک بارش ہونے کا امکان ہے، جبکہ بعض مقامات پر بارش 10 انچ تک پہنچ سکتی ہے۔ نیشنل ہریکین سینٹر نے خبردار کیا ہے کہ شدید بارش سے جان لیوا سیلاب اور مٹی کے تودے گرنے کا خطرہ ہے، خاص طور پر پہاڑی اور ڈھلوان والے علاقوں میں۔ طوفان کے باعث پیدا ہونے والی بلند سمندری لہریں میکسیکو کے جنوب مغربی اور وسطی مغربی ساحلی علاقوں کے ساتھ ساتھ باجا کیلیفورنیا جزیرہ نما تک پھیلنے کی توقع ہے۔ ماہرین نے خطرناک سمندری لہروں، تیز زیر آب دھاروں اور ساحلی سیلاب سے خبردار کیا ہے۔ امریکی میڈیا کے مطابق میکسیکو کے حکام نے متاثر ہونے والے علاقوں سے لوگوں کو محفوظ مقامات پر منتقل کرنے کے احکامات جاری کیے، ہنگامی پناہ گاہیں قائم کیں اور فوجی اہلکاروں کو حساس علاقوں میں تعینات کیا۔ اکاپلکو میں حکام نے طوفان کے ممکنہ اثرات کے پیش نظر تعلیمی سرگرمیاں معطل کردیں۔

اسرائیلی فوج جنوبی لبنان میں فاسفورس گولہ بارود کا استعمال کرتی ہیں: لبنانی میڈیا

بیروت، 26 ستمبر (یو این آئی) اسرائیلی افواج نے جنوب لبنان کے متعدد شہروں کو گولہ باری کا نشانہ بنایا، جن میں بعض حملوں میں فاسفورس گولے استعمال کیے گئے۔ لبنان کی سرکاری خبر رساں ایجنسی این این اے نے جمعہ کو رپورٹ کیا کہ توپ خانے کی فائرنگ نے نباتیہ ضلع کے زوطر الشرقیہ، میفدون اور نباتیہ الفوقا کے مضافاتی علاقوں کو نشانہ بنایا۔ ایجنسی کے مطابق نباتیہ الفوقا اور زوطر الشرقیہ پر دوبارہ ہونے والے حملوں میں فاسفورس گولے استعمال کیے گئے۔ طوپ خانے کی فائرنگ نے تیر ضلع میں وادی زبقین اور حارس اور حداثہ کے مضافاتی علاقوں کو بھی نشانہ بنایا۔ دریں اثنا، لبنانی فوج کے ماہرین نے مجدل سلم اور الغندوریہ، جومر جعیون اور بنت جبیل اضلاع میں واقع ہیں، میں دو نا پھٹنے والے اسرائیلی فضائی بم ناکارہ بنا کر انہیں محفوظ مقام پر منتقل کیا۔ لبنانی حکام کے مطابق، یہ گولہ باری مسلسل اسرائیلی حملوں کا حصہ ہے جن میں کم از کم 386,4 افراد ہلاک، 407,12 زخمی اور 1 ملین سے زائد افراد بے گھر ہوچکے ہیں۔ یہ حملے جون میں طے پانے والے ایک فریم ورک ڈیل کے باوجود جاری رہے، جس کے تحت قابض لبنانی علاقوں سے اسرائیلی فوج کا بتدریج انخلا اور وہاں لبنانی فوج کی تعیناتی اور حزب اللہ کو غیر مسلح کرنے کی شقیں شامل تھیں۔

سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کو جدید ٹیکنالوجی سے موثر بنانے پر زور

اے کے شرما نے کچرے کو صنعت اور روزگار کا موقع قرار دیا

لکھنؤ:26 ستمبر۔شہری ترقیات اور توانائی کے وزیر جناب اے کے۔شرمانے نوئیڈا کے ایکسپو مارٹ میں منعقدہ چوتھے اتر پردیش انٹرنیشنل ٹریڈ شو میں حصہ لیا۔محکمہ شہری ترقی کی جانب سے منعقدہ سیمینار کے دوران، انہوں نے شہروں کو صاف، زیادہ خوبصورت اور صحت مند بنانے کے لیے جدید ترین ٹیکنالوجی کے ذریعے ٹھوس کچرے کے سائنسی اور منظم انتظام پر زور دیا۔اپنے خطاب کے دوران شہری ترقیات اور توانائی کے وزیر جناب اے کے۔ شرمانے کہا کہ ٹھوس فضلہ کا انتظام صرف صفائی کا معاملہ نہیں ہے، بلکہ ہمارے شہروں اور آنے والی نسلوں کے صحت، ماحولیات، معیشت اور مستقبل سے جڑا ایک اہم مسئلہ ہے۔ٹھوس فضلہ کا موثر انتظام نہ صرف ہمارے شہروں کو صاف ستھرا رکھ سکتا ہے بلکہ ماحولیاتی تحفظ اور آلودگی پر قابو پانے میں بھی اہم کردار ادا کرسکتا ہے۔انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم جناب نریندر مودی کی قیادت میں سوچھ بھارت ابھیان نے ملک میں صفائی کو ایک عوامی تحریک میں تبدیل کردیا ہے۔اب ہماری کوشش ہے کہ اس عوامی تحریک کو زیادہ سائنسی، منظم اور پائیدار بنایا جائے۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے ہمیں جدید ٹیکنالوجی، بہتر انتظامی نظام اور عوامی شرکت کے ساتھ آگے بڑھنے کی ضرورت ہے۔لکھنؤ کے شیوری میں سالڈ ویسٹ پروسیسنگ پلانٹ اور پیرانا استھل کی کامیابی کا ذکر کرتے ہوئے وزیر شرمانے کہا کہ شہری علاقوں میں روزانہ بڑی مقدار میں ٹھوس فضلہ پیدا ہوتا ہے۔ اگر سائنسی طریقے سے انتظام کیا جائے تو اس فضلے کو ایک بڑے موقع میں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔انہوں نے کہا کہ ویسٹ مینجمنٹ بھی آج کاروبار کا ایک بڑا موقع بن سکتا ہے۔ CBG، فضلہ سے توانائی، حیاتیاتی ایندھن، اور ری سائیکلنگ اور ری پروسیسنگ جیسے شعبوں میں فضلہ کا استعمال نئی صنعتوں اور روزگار کے مواقع پیدا کرسکتا ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ بہتر سالڈ ویسٹ مینجمنٹ شہروں میں معیار زندگی کو بہتر بنانے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔وزیر اعظم جناب نریندر مودی اور وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی قیادت اور رہنمائی میں، ریاستی حکومت شہریوں کو بہتر سہولیات اور صاف اور صحت مند ماحول فراہم کرنے کے لیے مسلسل کام کررہی ہے۔شہری ترقی اور توانائی کے وزیر نے کہا کہ ٹھوس فضلہ کے انتظام کا ماحول اور ہوا کے معیار پر براہ راست اثر پڑتا ہے۔مناسب فضلہ کو ٹھکانے لگانے اور پروسیسنگ کھلے جلنے کو کم کرتی ہے اور آلودگی کو کنٹرول کرنے میں مدد کرتی ہے۔انہوں نے کہا کہ اتر پردیش کے کئی شہروں نے صاف فضائی سروے میں اہم قومی درجہ بندی حاصل کی ہے۔انہوں نے کہا کہ یہ کامیابی وزیر اعظم نریندر مودی، مرکزی وزیر منوہر لال کھٹر اور وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی تحریک اور رہنمائی کے ساتھ ساتھ افسران، ملازمین اور صفائی کے کارکنوں کی انتھک محنت کا نتیجہ ہے۔ پروگرام کے آغاز میں شہری ترقیات کے محکمہ کے سکریٹری/ ڈائریکٹر جناب انوج کمار جھانے وزیر جناب اے کے شرما کا خیر مقدم کیا۔ اس موقع پر جناب انوج کمار جھانے کہا کہ بین الاقوامی تجارتی نمائش جیسے پروگراموں کے ذریعے، اتر پردیش کے شہری اداروں کو جدید ٹیکنالوجی اور سائنسی نظاموں کے ساتھ سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کو مربوط کرکے صاف ستھرا بنایا جارہا ہے۔ پروگرام میں شہری ترقی محکمہ کے سکریٹری/ ڈائریکٹر جناب انوج کمار جھا، مہمان خصوصی جناب وی کے چورسیہ، ہندوستان اور بیرون ملک سے نمائندے، ماہرین اور دیگر معززین موجود تھے۔

چھوٹے امام باڑے کے اطراف سے غیر قانونی قبضے ہٹانے اور مرمت کرانے کا مطالبہ

لکھنؤ۔حسین آباد اینڈ الائیڈ ٹرسٹ کے زیر انتظام چھوٹے امام باڑے کی مرمت اور اس کے اطراف لوگوں کی جانب سے کیے گئے غیر قانونی قبضے ہٹانے کے مطالبے کو لے کر رائل فیملی آف اودھ کے جنرل سکریٹری شکوہ آزاد نے ضلع مجسٹریٹ کو خط لکھا ہے۔انہوں نے کہا کہ ست کھنڈا کے قریب بنے گیٹ کا اوپری حصہ آج گر گیا ہے۔ گیٹ کے اوپر پودے اُگ آئے ہیں اور گیٹ کا چونا پلستر اکھڑ گیا ہے۔ گیٹ کے آس پاس غیر قانونی قبضے کرلیے گئے ہیں، جس سے اصل ڈھانچے کو نقصان پہنچ رہا ہے اور مرمت کے کام میں رکاوٹ آرہی ہے۔ حفاظتی وجوہات کے باعث بانس لگا کر راستہ بند کرنا پڑا ہے۔انہوں نے گیٹ کے آس پاس کے تمام ناجائز قبضے فوری طور پر ہٹائے جانے کا مطالبہ کیا ہے۔انہوں نے کہا کہ ہیریٹیج ماہرین کے ذریعے اصل چونا سرخی طریقۂ تعمیر کے مطابق گیٹ کی فوری مرمت کرائی جائے۔

شیعہ سینٹرل وقف بورڈ کی میٹنگ منعقد

لکھنؤ۔ اندرا بھون واقع اتر پردیش شیعہ سینٹرل وقف بورڈ دفتر میں ہفتہ کو بورڈ کے چیئرمین علی زیدی کی صدارت میں میٹنگ منعقد ہوئی۔ میٹنگ میں علی زیدی کے ساتھ رکن ایڈووکیٹ شہابت حسین نے ذاتی طور پر موجود رہ کر شرکت کی، جبکہ سابق رکن پارلیمنٹ بیگم نور بانو صاحبہ اور سرکاری ملازمت میں تعینات رکن ڈاکٹر نوروس حسن نقوی نے ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے میٹنگ میں شرکت کی۔ میٹنگ کے دوران ریاست کے مختلف اضلاع سے اپنے مسائل اور معاملات لے کر آئے لوگوں کی سماعت کو یقینی بنایا گیا۔ مظفرنگر، سہارنپور، مرادآباد، بریلی، امروہہ، لکھنؤ، جونپور، کانپور، فرخ آباد، رائے بریلی سمیت کئی دیگر اضلاع سے آئے لوگوں کے مسائل سنے گئے اور متعلقہ معاملات پر ضروری کارروائی کے احکامات دیے گئے۔ بورڈ کے سامنے پیش کیے گئے تقریباً تمام موضوعات اور تجاویز پر بحث کے بعد مکمل اکثریت سے فیصلے اور تجاویز منظور کی گئیں۔

ندوہ امت کی فکری واصلاحی رہنمائی کا عالمی مرکز ہے: عطاء الرحمٰن ندوی

125 سالہ علمی سفر اور مولانا بلال عبدالحئی حسنی ندوی کی قیادت کو خراج تحسین

لکھنؤ، 26 ستمبر (پریس ریلیز): دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ کے 125 سالہ یوم تاسیس کے موقع پر دارالعلوم فتح پور کے ناظم مولانا عطاء الرحمٰن ندوی نے ندوۃ العلماء کی سوا صدی پر محیط علمی، فکری، اصلاحی اور دعوتی خدمات کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ ندوہ محض ایک تعلیمی ادارہ نہیں بلکہ امتِ مسلمہ کی فکری و اصلاحی رہنمائی کا عالمی مرکز ہے۔انہوں نے کہا کہ گزشتہ 125 برسوں میں ندوۃ العلماء نے علومِ اسلامیہ کی ترویج، دینی بیداری اور فکری رہنمائی کے ساتھ عصرِ حاضر کے تقاضوں کو سمجھنے اور ان سے ہم آہنگ ہونے کی جو کوشش کی، وہ اس کے علمی تشخص کا نمایاں پہلو ہے۔ قدیم صالح اور جدید نافع کے امتزاج پر قائم ندوہ کا منہج اعتدال، توازن اور وسعتِ نظر کی ترجمانی کرتا ہے۔مولانا عطاء الرحمن ندوی نے کہا کہ ندوہ نے اسلامی روایت اور علمی ورثے سے وابستگی برقرار رکھتے ہوئے جدید فکری وتہذیبی چیلنجز کا سامنا کرنے کی راہ دکھائی۔ موجودہ دور میں امت کو درپیش تعلیمی، فکری اور تہذیبی مسائل کے تناظر میں اس منہج کی اہمیت مزید بڑھ گئی ہے۔انہوں نے ندوۃ العلماء کے موجودہ ناظم مولانا سید بلال عبدالحی حسنی ندوی کی قیادت کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ ان کی رہنمائی میں ادارہ اپنے اکابر کے علمی ورثے کو آگے بڑھاتے ہوئے تعلیمی، دعوتی اور فکری میدانوں میں اپنی سرگرمیوں کو وسعت دے رہا ہے۔انہوں نے عالمی ندوی برادری اور ابنائے ندوہ سے اپیل کی کہ وہ باہمی روابط کو مضبوط کریں اور ندوۃ العلماء کے علمی، فکری اور اصلاحی مشن کو آگے بڑھانے میں اپنا کردار ادا کریں۔

این ایس ڈی ایم نمائش کے دوسرے روز مہارتوں کا رنگ نمایاں

لکھنؤ:26 ستمبر۔نیشنل اسکل ڈیولپمنٹ مشن (این ایس ڈی ایم) نمائش 2026 کے دوسرے دن، اتر پردیش اسکل ڈیولپمنٹ مشن کے پویلین میں مہارت کا ایک الگ رنگ دیکھنے کو ملا۔ 'آیئے سیکھتے ہیں' کے تھیم پر سجے پویلین میں مہمانوں نے نہ صرف مہارت کا مظاہرہ دیکھا بلکہ خود انہیں آزما کر سیکھنے کا تجربہ بھی حاصل کیا۔اس بار پویلین میں 16 مہارتوں کے براہ راست مظاہرے اور انٹرایکٹو سرگرمیاں شامل ہیں۔ پویلین میں مختلف مہارتوں کے لائیو ڈیمو آنے والوں کے لیے ایک خاص توجہ کا مرکز تھے۔روایتی دستکاری سے لے کر جدید ہنر تک، ہر اسٹال نے کچھ نیا سیکھنے اور دیکھنے کے لیے پیش کیا۔مٹی کے برتنوں اور ٹیراکوٹا کے اسٹالوں پر، لوگوں نے خوبصورت فن پارے بنانے کے لیے مٹی کی شکل دی۔ چکن کاری اسٹال پر، لوگوں نے سوئی کے کام اور دھاگے کی پیچیدہ مہارتوں کو آزمایا۔

گولڈ میڈل حاصل کرنے والے طلبہ چمکتے ہیرے ہیں، جن کی چمک ہمیشہ بکھرتی رہے گی: محسن رضا

شیعہ پی جی کالج میں ہونہار طلبہ کی اعزازی تقریب کا انعقاد

لکھنؤ، 26 ستمبر 2026۔ شیعہ پی جی کالج لکھنؤ میں ہونہار طلبہ کی اعزاز تقریب کا انعقاد کیا گیا، جس میں مہمان خصوصی کے طور پر اتر پردیش اسٹیٹ مائناریٹی کمیشن کے چیئرمین محسن رضا موجود رہے۔ اعزاز تقریب میں لکھنؤ یونیورسٹی کے دکشوتسو میں گولڈ میڈل حاصل کرنے والے کالج کے طلبہ و طالبات کو یادگاری نشان پیش کرکے اعزاز سے نوازا گیا۔تقریب کے آغاز میں آل انڈیا شیعہ پرسنل لا بورڈ کے جنرل سکریٹری مولانا یاسوب عباس، شیعہ پی جی کالج لکھنؤ کے منیجر عباس مرتضیٰ شمسی، انتظامی کمیٹی کے سینئر رکن پروفیسر ایس۔ایس۔ اے۔ تقوی اور کالج کے پرنسپل پروفیسر ایس۔ایس۔آر۔ باقری نے مہمان خصوصی محسن رضا کو گلدستہ، یادگاری نشان اور شال پیش کرکے اعزاز سے نوازا۔ مجلس علمائے کے سکریٹری مولانا یاسوب عباس نے اپنے استقبالیہ خطاب میں لوگوں کو محسن رضا کی کامیابیوں سے واقف کراتے ہوئے بتایا کہ کس طرح وہ ایک بہترین کرکٹر سے ایک بہترین سیاست داں بنے اور مسلسل معاشرے کی بہتری کے لیے کوشش کر رہے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ برادری میں تعلیم کی سطح کو آگے بڑھانے کے لیے مسلسل کوششیں کی جارہی ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہر سال لکھنؤ یونیورسٹی کے دکشوتسو میں گولڈ میڈل حاصل کرنے والے کالج کے طلبہ کی تعداد سال بہ سال بڑھ رہی ہے۔کالج کے منیجر عباس مرتضیٰ شمسی نے کہا کہ شیعہ پی جی کالج ایک کثیر ثقافتی تعلیمی ادارہ ہے اور مسلسل ترقی کی راہ پر آگے بڑھ رہا ہے۔ بورڈ آف ٹرسٹیز کے سینئر رکن ڈاکٹر ایس۔ایس۔ اے۔ تقوی نے اپنے خطاب میں کہا کہ شیعہ کالج مسلسل طلبہ کو عالمی معیار کی بہترین تعلیم فراہم کرنے کے لیے کوشاں رہا ہے اور آئندہ بھی رہے گا۔ کالج میں طلبہ کی تعلیم کے ساتھ ان کی ہمہ جہت ترقی کو بھی مدنظر رکھتے ہوئے تعلیم فراہم کی جارہی ہے۔مہمان خصوصی کی حیثیت سے خطاب کرتے ہوئے محسن رضا نے تفصیل سے اپنی زندگی کے تجربات بیان کرتے ہوئے کہا کہ تعلیم وہ ذریعہ ہے جو معاشرے کی تمام قیادت کو تشکیل دیتی، ترقی دیتی اور آگے بڑھاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ گولڈ میڈل حاصل کرنے والے طلبہ چمکتے ہیرے ہیں، جن کی چمک ہمیشہ بکھرتی رہے گی اور ان کی مہک و خوشبو سے ہمارا معاشرہ بھی معطر ہوتا رہے گا۔ انہوں نے شیعہ کالج کے انتظامی نظام اور اساتذہ کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ یہ وہ جوہری ہیں جنہوں نے ایسے ہیروں اور نگینوں کو تراشنے کا کام کیا ہے۔اس کے بعد مہمان خصوصی محسن رضانے لکھنؤ یونیورسٹی کے دکشوتسو میں گولڈ میڈل حاصل کرنے والے کالج کے طلبہ و طالبات کو یادگاری نشان پیش کرکے اعزاز سے نوازا۔اس کے علاوہ ملائیشیا میں منعقدہ بین الاقوامی تائیکوانڈو مقابلے میں کانسی کا تمغہ حاصل کرنے والے طالب علم کو بھی یادگاری نشان پیش کیا گیا۔تقریب میں این سی سی نیول اور آرمی ونگ کے ان کیڈٹس کو بھی یادگاری نشان دے کر اعزاز سے نوازا گیا، جنہوں نے آل انڈیا سطح پر بیسٹ کیڈٹ ایوارڈ حاصل کیے تھے۔ اعزاز حاصل کرنے والے طلبہ وطالبات کی فہرست منسلک ہے۔طلبہ کو اعزاز سے نوازنے کے بعد کالج کے پرنسپل پروفیسر ایس۔ایس۔آر۔ باقری نے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ اتنے ناموافق موسم میں لوگوں نے آکر یہ ثابت کردیا کہ وہ اپنی پوری وفاداری کے ساتھ کالج کی ترقی کے لیے اپنی ذمہ داری سمجھتے ہیں۔تقریب میں کالج انتظامیہ اور مختلف شعبوں کے سینئر ارکان موجود رہے۔ ڈائریکٹر سیلف فنانس پروفیسر ایم۔ ایم۔ ابو طیب، فیکلٹی آف لا کے ڈین پروفیسر سید صادق حسین عابدی، پروفیسر ٹی۔ ایس۔ نقوی، انچارج، فیکلٹی آف سائنس، پروفیسر شجاعت حسین، پروفیسر ایس۔ایم۔ حسنین، کوآرڈینیٹر، فیکلٹی آف لا سیلف فنانس، ڈاکٹر پردیپ شرما، ڈائریکٹر، ایس۔سی۔ڈی۔آر۔سی، پروفیسر بی۔بی۔ سریواستو، کوآرڈینیٹر ایم۔ایس۔سی۔ فزکس اور ڈاکٹر میثم مبارک، کوآرڈینیٹر بی۔بی۔اے سمیت تمام اساتذہ، غیر تدریسی ملازمین اور طلبہ وطالبات موجود رہے۔

پرنسپل تحریری امتحان کی عارضی جوابی کلید جاری

لکھنؤ: 26 ستمبر۔اتر پردیش ایجوکیشن سروس سلیکشن کمیشن کے چیئرمین ڈاکٹر پرشانت کمار نے مطلع کیا کہ 24 ستمبر 2026 کو منعقد ہونے والے پرنسپل کے تحریری امتحان (اشتہار نمبر-02/2026) کے ماسٹر سیٹ کی عارضی جوابی کلید کو امیدواروں کے دیکھنے کے لیے کمیشن کی سرکاری ویب سائٹ پر شائع کردیا گیا ہے۔انہوں نے تمام امیدواروں کو مطلع کیا ہے کہ ویب سائٹ پر دکھائے گئے آن لائن لنک کے ذریعے اپنا رول نمبر اور تاریخ پیدائش درج کرکے لاگ ان کرنے کے بعد اسے ماسٹر سیٹ کی عارضی جوابی کلید کے ساتھ ملائیں۔ڈپٹی سکریٹری سنجے کمار سنگھ نے بتایا کہ عارضی جوابی کلید پر اعتراضات 2 اکتوبر 2026 کی رات 11.59 بجے تک آن لائن داخل کیے جاسکتے ہیں۔ہر سوال کے لیے 100 روپے (صرف ایک سو روپے) کی فیس مقرر کی گئی ہے۔کمیشن کی ویب سائٹ پر اعتراضات جمع کرانے کے لیے رہنما اصول اپ لوڈ کردیے گئے ہیں۔

15 میڈیکل کالج فارمیسیوں کی اچانک جانچ، 90 ادویات کے نمونے لیے گئے

15 دواساز کمپنیوں کے 49 سی اینڈ ایف، ڈسٹری بیوٹرز اور اسٹاکسٹوں کو نوٹس؛ 4.86 کروڑ کی ادویات کی فروخت پر پابندی

لکھنؤ، 26 ستمبر۔ مریضوں کو معیاری ادویات مناسب نرخوں پر دستیاب کرانے کے لیے فوڈ سیفٹی اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن (ایف ایس ڈی اے) محکمہ نے ریاست گیر خصوصی مہم تیز کردی ہے۔مہم کے پہلے مرحلے میں 50 ڈرگ انسپکٹروں کی ٹیموں نے نو اضلاع کے 15 سرکاری ونجی میڈیکل کالجوں کی فارمیسیوں کا اچانک معائنہ کیا۔اس دوران ادویات کی خریداری اور فروخت کی قیمتوں، معیار، اسٹوریج، بلنگ اور کولڈ چین کے انتظامات کی جانچ کی گئی۔محکمے کے مطابق 24 ستمبر 2026 سے شروع کی گئی اس خصوصی مہم کا مقصد میڈیکل کالجوں اور اسپتالوں کی فارمیسیوں میں جان بچانے والی اور ضروری ادویات کی مناسب قیمتوں پر دستیابی یقینی بنانا ہے۔معائنے کے دوران فارماسسٹ کی موجودگی، جان بچانے والی ادویات کے بلنگ ریکارڈ، اسٹاک رجسٹر، کولڈ چین، ادویات کے ذخیرہ اور معیار کا بھی جائزہ لیا گیا۔ساتھ ہی میڈیکل کالجوں کی جانب سے ادویات کی خریداری کی شرح اور مریضوں سے وصول کی جانے والی قیمتوں کا موازنہ کیا گیا۔تحقیقات کے دوران بعض جان بچانے والی ادویات کی خریداری قیمت اور پرنٹ شدہ ایم آر پی میں نمایاں فرق سامنے آیا، خاص طور پر بعض نجی میڈیکل کالجوں میں۔محکمہ کے مطابق کئی معاملات میں اسپتالوں نے ادویات ایم آر پی سے کافی کم قیمت پر خریدیں، لیکن انہیں مریضوں کو پیکیٹ پر درج پوری ایم آر پی پر فروخت کیا جا رہا تھا۔محکمے نے ایسی ادویات کی نشاندہی کرتے ہوئے معیار کی جانچ کے لیے 90 نمونے جمع کیے ہیں۔متعلقہ دواساز کمپنیوں کو نوٹس جاری کیے جارہے ہیں، جن میں پرنٹ شدہ ایم آر پی اور پرائس ٹو ریٹیل (پی ٹی آر) شرح کے درمیان فرق کی وضاحت طلب کی گئی ہے۔اس کے علاوہ اسپتالوں کو ادویات سپلائی کرنے والے تھوک فروشوں کی بھی جانچ کی جا رہی ہے۔جانچ کے دوران ڈرگ پرائس کنٹرول آرڈر (ڈی پی سی او) 2013 کی مبینہ خلاف ورزیاں بھی سامنے آئی ہیں۔ تیرتھنکر مہاویر میڈیکل کالج، مرادآباد میں چار جبکہ جی ایس میڈیکل کالج، ہاپوڑ میں تین ادویات کے معاملے میں خلاف ورزی پائی گئی۔متعلقہ دواساز کمپنیوں کو نوٹس جاری کیے جا رہے ہیں۔ ہند انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز، بارہ بنکی اور جی ایس میڈیکل کالج، ہاپوڑ میں بعض ادویات کے لیے کولڈ چین کا نظام بھی مقررہ ضوابط کے مطابق نہیں پایا گیا۔محکمہ نے متعلقہ اسپتالوں کو ایسی ادویات کا مکمل اسٹاک متعلقہ دواساز کمپنیوں کو واپس کرنے کی ہدایت دی ہے۔سنتوش میڈیکل کالج، غازی آباد میں سپلائی چین میں بے ضابطگیاں سامنے آنے کے بعد محکمہ نے 4.86 کروڑ روپے مالیت کی ادویات کی فروخت پر پابندی عائد کردی ہے۔بعض فارمیسیوں کے موقع پر ادویات کی خریداری کے بل پیش نہ کر پانے پر بھی متعلقہ اداروں کو نوٹس جاری کیے جا رہے ہیں۔محکمے نے گزشتہ ایک سال کے دوران کیے گئے معائنے سے حاصل دستاویزات کی بنیاد پر مارکیٹ میں دستیاب 76 ادویات کی بھی نشاندہی کی ہے، جن کی ایم آر پی ڈی پی سی او 2013 کے تحت مقررہ قیمت سے زیادہ پائی گئی۔اس سلسلے میں 15 دواساز کمپنیوں کے 49 سی اینڈ ایف، بڑے ڈسٹری بیوٹرز اور اسٹاکسٹوں کو نوٹس جاری کیے گئے ہیں۔متعلقہ اداروں سے نیشنل فارماسیوٹیکل پرائسنگ اتھارٹی (این پی پی اے) کی جانب سے کسی قانونی یا دیگر مجاز چھوٹ سے متعلق دستاویزات طلب کی گئی ہیں۔دستاویزات پیش نہ کیے جانے کی صورت میں مقررہ قیمت سے زیادہ شرح پر اسٹاکسٹوں کو فراہم کیے گئے اسٹاک کی واپسی یقینی بنانے کی ہدایت دی گئی ہے۔محکمہ نے واضح کیا کہ ڈرگس (پرائس کنٹرول) آرڈر 2013 کی تعمیل لازمی ہے اور ضروری اشیاء ایکٹ 1955 کی دفعہ 3 کے تحت اس پر عمل درآمد یقینی بنایا جائے گا۔مقامی اضلاع کے ڈرگ انسپکٹروں کو بھی متعلقہ معاملات میں ضابطے کے مطابق کارروائی کی ہدایت دی گئی ہے۔ پہلے مرحلے میں آگرہ کے ایس این میڈیکل کالج، ایودھیا کے گورنمنٹ میڈیکل کالج، بارہ بنکی کے ہند انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز اور ڈاکٹر کے این ایس میموریل انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز/میو انسٹی ٹیوٹ، بریلی کے روہیل کھنڈ میڈیکل کالج اینڈ اسپتال، غازی آباد کے سنتوش میڈیکل کالج، ہاپوڑ کے جی ایس میڈیکل کالج اینڈ اسپتال، کانپور کے جی ایس وی ایم میڈیکل کالج، ڈاکٹر کے بی ایس میڈیکل کالج، ڈاکٹر کے این ایس میڈیکل کالج اینڈ ریسرچ سینٹر اور راما میڈیکل کالج اسپتال اینڈ ریسرچ سینٹر، مرادآباد کے تیرتھنکر مہاویر میڈیکل کالج، مظفرنگر میڈیکل کالج، وارانسی کے ہیریٹیج انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز اور انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز، بی ایچ یو کی فارمیسیوں کا معائنہ کیا گیا۔

بارش سے دھان کی فصل کو بھاری نقصان، کسانوں میں تشویش

بھا۔کیو نے خصوصی سروے، شفاف جائزے اور متاثرین کو فوری مالی امداد دینے کا مطالبہ کیا

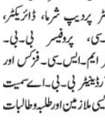

لکھنؤ، 26 ستمبر۔تقریباً 36 گھنٹے تک مسلسل ہونے والی بارش اور تیز ہواؤں نے کسانوں کی محنت پر پانی پھیرنے کا خطرہ پیدا کردیا ہے۔ بارش کے باعث دھان کے کھیتوں میں پانی بھر گیا، جبکہ کئی مقامات پر فصل زمین پر گر گئی ہے۔اس صورتحال سے کسانوں کو فصل کے بچنے اور پیداوار متاثر ہونے کی تشویش لاحق ہوگئی ہے۔ متاثرہ کسانوں کو راحت فراہم کرنے کے لیے بھارتیہ کسان یونین (بھا۔کیو) نے انتظامیہ سے خصوصی سروے کرانے کا مطالبہ کیا ہے۔ بھا۔کیو کے لکھنؤ ضلع صدر آلوک ورما نے ضلع مجسٹریٹ کو دیے گئے میمورنڈم میں بتایا کہ لکھنؤ کے علاوہ بارہ بنکی، سیتاپور، امیٹھی اور آس پاس کے علاقوں میں دھان کی فصل کو بھاری نقصان پہنچا ہے۔ تنظیم نے نقصان 70 فیصد تک ہونے کا اندازہ ظاہر کیا ہے۔ بھا۔کیو کا کہنا ہے کہ صرف کسی گاؤں یا نیائے پنچایت کی اوسط بنیاد پر نقصان کا تخمینہ لگانے سے متاثرہ کسانوں کی حقیقی صورتحال سامنے نہیں آئے گی۔ جس کسان کے کھیت میں جتنی فصل خراب ہوئی ہے، افسران موقع پر پہنچ کر اس کا الگ سے جائزہ لیں اور اسی بنیاد پر نقصان کا تعین کیا جائے۔ تنظیم نے محکمۂ محصولات اور محکمۂ زراعت کے افسران کے ذریعے شفاف سروے کرانے کے ساتھ فصل بیمہ کے دعووں کو بروقت نمٹانے کا بھی مطالبہ کیا ہے۔ بھا۔کیو نے کسانوں سے غیر ضروری کاغذی کارروائی نہ کرانے پر بھی زور دیا۔ میمورنڈم میں مکمل طور پر تباہ ہونے والی فصل کے کسانوں کو خصوصی مالی امداد فراہم کرنے، اگلی فصل کے لیے کھیت تیار کرانے اور خراب فصل کو ہٹانے کے اخراجات میں مدد دینے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ ضرورت پڑنے پر زرعی قرض میں بھی ضابطے کے مطابق راحت فراہم کرنے کی اپیل کی گئی ہے۔ بھا۔کیو نے کہا کہ متاثرہ کسانوں کو دی جانے والی امدادی رقم براہِ راست ان کے بینک کھاتوں میں منتقل کی جائے۔ ساتھ ہی کسانوں سے فصل کے نقصان کی تصاویر اور ویڈیوز محفوظ رکھنے اور متعلقہ لیکھ پال یا محکمۂ زراعت کے ملازم کو نقصان کی اطلاع دینے کی اپیل کی گئی ہے۔

اسکولوں میں بچوں کے حقوق اور تحفظ سے متعلق بیداری مہم شروع

لکھنؤ:26 ستمبر۔اتر پردیش اسٹیٹ لیگل سروسز اتھارٹی کی ہدایات کی تعمیل میں، ضلع قانونی خدمات اتھارٹی لکھنؤ کے زیر اہتمام بچوں کی حفاظت اور ان کے حقوق کے تحفظ کے لیے 25 ستمبر سے 01 اکتوبر 2026 تک ایک بڑے پیمانے پر قانونی خواندگی اور بیداری مہم چلائی جا رہی ہے۔ اس مہم کے تحت ضلع لکھنؤ کے مختلف سرکاری اور پرائیویٹ اسکولوں میں عدالتی افسران کی جانب سے خصوصی کیمپ لگائے جائیں گے اور بچوں کو POCSO ایکٹ (Protection of Children from Sexual Offences Act-2012) کے بارے میں تفصیلی معلومات فراہم کی جائے گی۔ [illegible] POCSO (2012) [illegible] 1098 [illegible] POCSO [illegible]

بڑھتے سائبر فراڈ کے درمیان ایئرٹیل کا حفاظتی نظام متحرک

کمپنی کا دعویٰ 98.4 ارب اسپیم کالز اور 4.4 ارب پیغامات کی نشاندہی

لکھنؤ/نئی دہلی۔ بھارت کی ڈیجیٹل معیشت میں تیزی سے توسیع کے ساتھ سائبر فراڈ کے واقعات بھی بڑھتے ہوئے سامنے آرہے ہیں۔ [illegible] 2024 [illegible] 98.4 [illegible] 4.4 [illegible] 16.2 [illegible] 52,976 [illegible] 2024 [illegible]

پوروتر ریلوے
ای-ٹینڈرنگ ٹینڈر نوٹس
واسطے و صدر جمہوریہ ہند کی جانب سے ڈویژنل ریل منیجر (انجینئرنگ)/ وارانسی درج ذیل کام کیلئے آن لائن (ای-ٹینڈرنگ) [illegible]
ای-ٹینڈر نوٹس نمبر: NER-BSB-2026-138 [illegible]
[illegible] 14-10-2026 [illegible]
www.ireps.gov.in [illegible]
ڈویژنل ریل منیجر (انجینئرنگ)
وارانسی
CPRO/W-351

اودھ نامہ

ایران نے رکھیں نئی تجاویز

ایران اور امریکہ و اسرائیل کے مابین شھروئی جنگ چوہے بلی کا کھیل بن کر رہ گئی ہے۔ دوسری طرف اس جنگ کا دائرہ آہستہ آہستہ وسیع ہوتا جارہا ہے۔ حوثیوں کے سعودی عرب پر حملہ کے بعد سعودی اپنے اتحادیوں سے مسلسل رابطے میں ہے حوثی باغیوں کے حملوں میں اضافے کے درمیان سعودی عرب کے اتحادی ملک اس کی حمایت کے لیے آگے آرہے ہیں۔ اس سلسلہ میں فرانس نے جمعہ کو تصدیق کی کہ وہ بحیرۂ احمر کی اہم بندرگاہ ینبع میں واقع بڑے تیل ٹرمینل کی حفاظت کے لیے اپنے فوجی بھیجے گا۔ ادھر سعودی حکام پاکستان اور ترکی کے حکام کے ساتھ باہمی دفاعی معاہدے کے تحت ممکنہ اقدامات پر تبادلۂ خیال کر رہے ہیں۔ فرانسیسی صدر ایمانوئل میکرون نے کہا کہ پیرس ینبع بندرگاہ پر ''فوجی، رڈار اور دفاعی نظام'' بھیجے گا۔ اگرچہ انہوں نے کہا، ہم کسی تنازع میں شامل ہونے کے لیے نہیں بلکہ اس مقام کے تحفظ کے لیے یہ اقدام کررہے ہیں، جہاں تیل ذخیرہ کرنے اور صاف کرنے کی بڑی تنصیبات موجود ہیں اور جس کے ذریعے روزانہ 70 لاکھ بیرل تک تیل منتقل کیا جاسکتا ہے۔ حوثی کے سعودی عرب پر مسلسل حملوں کی وجہ سے تیل کی ترسیل متاثر ہوئی ہے۔ اس لئے ایسا لگ رہا ہے کہ یہ جنگ اب ایران ورسز عرب نہ چھڑ جائے۔ سعودی عرب کا الزام ہے کہ حوثیوں کو ایران کی ہر طرح حمایت حاصل ہے اور وہی اس کی پشت پناہی کر رہا ہے، دوسری طرف ایران اور امریکہ کے مابین ہونے جنگ کچھ چلتی ہے پھر رک جاتی ہے اور بات چیت کا ناٹک کیا جاا ہے اور کسی نتیجہ کے نفاذ سے پہلے ہی پھر شروع ہوجاتی ہے، ٹرمپ طرح طرح کی دھمکیاں بھی دیتے رہتے ہین۔ دوسری طرف ایران بھی ہر طرح کے حالت سے نمٹنے کا دعویہ کرتا رہتا ہے۔ کوئی مذاکرہ یا بات چیت اس لئے کامیاب نہیں ہو پارہی ہے کہ دونوں طرف سے کچھ ایسی شرائط رکھدی جاتی ہیں جو ایک دوسرے کے لئے قابل قبول نہیں ہو پاتیں۔ ظاہر ہے اس وقت تک کوئی نتیجہ نہیں نکلتا جب تک فریقین کسی تنازعہ کی صورت میں مخلص نہ ہوں اور کچھ پانے اور کچھ کھونے کے لئے تیار نہ ہوں۔ سب سے بڑی رکاوٹ آبنائے ہرمز اور ایران کے جوہری پروگرام ہے جس کے معائنہ کے لئے امریکہ بضد ہے۔ اب اگر دونوں ہی اپنے اپنے مطالبات منوانے پر بضد ہوں گے تو کوئی سمجھوتہ قابل عمل نہیں ہوسکتا۔ آبنائے ہرمز پر تنازعہ کے سبب دنیا میں پٹرولیم مصنوعات دن بہ دن مہنگی ہوتی جارہی ہیں اور اسی کے زیر اثر دوسری چیزوں کی قیمتیں بھی متاثر ہورہی ہیں۔ جس کا سیدا اثر عوام پر پڑ رہا ہے، اگر یہی حال رہا تو کئی ممالک کے عوام میں بھک مری پھیل جانے کے اندیشے سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔

حالیہ اطلاعات کے مطابق ایرانی صدر مسعود پزشکیان نے کہا ہے کہ تہران آبنائے ہرمز دوبارہ کھولنے اور اقوام متحدہ کے جوہری معائنہ کاروں کو ایران آنے کی اجازت دینے کے لیے تیار ہے۔ ان کے مطابق یہ تجویز امریکہ کے ساتھ ایران کے جوہری پروگرام پر مذاکرات دوبارہ شروع کرنے کی کوشش کا حصہ ہے۔ میڈیا کو انٹرویو دیتے ہوئے پزشکیان نے کہا کہ اگر واشنگٹن تہران کی آبنائے ہرمز کھولنے اور جوہری مذاکرات بحال کرنے کی تازہ تجویز قبول کرتا ہے تو ایران ''اپنے ہر وعدے کی پابندی کرے گا''۔ ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی نے اس ہفتے تجویز پیش کی تھی کہ آبنائے ہرمز کو سات روز کے اندر دوبارہ کھولا جاسکتا ہے اور وسیع تر جوہری معاہدے کی جانب ابتدائی قدم کے طور پر امریکہ کے ساتھ مذاکرات بھی بحال کیے جاسکتے ہیں۔ یہ تجویز نیویارک میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس کے موقع پر پیش کی گئی تھی، تاہم واشنگٹن نے ابھی تک اس پر کوئی باضابطہ جواب نہیں دیا ہے۔ ایرانی صدر مسعود پزشکیان نے کہا کہ امریکہ کے ساتھ براہ راست ملاقات مشکل ہوگی، کیونکہ دونوں ملکو کے درمیان پہلے سے ہی ''بداعتمادی کی فضا'' موجود ہے۔ انہوں نے کہا، ''جب تک وہ ہمارے خلاف روزانہ عائد کیے جانے والے اقدامات بند نہیں کرتے، ان پر اعتماد کرنا مشکل ہے۔ وہ ہر روز ہم پر پابندیاں بڑھاتے ہیں، ہر روز ہمیں دھمکیاں دیتے ہیں، ہر روز ہم پر حملے کرتے ہیں اور تحریری معاہدوں کی پاسداری بھی نہیں کرتے۔ تو اگر وہ مذاکرات میں شامل ہوتے ہیں تو کیا وہ واقعی اپنے وعدے پورے کریں گے۔

امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے نیویارک کے دورے کے دوران ایرانی حکام سے ملاقات پر آمادگی ظاہر کی تھی، تاہم دونوں رہنماؤں کے درمیان براہ راست ملاقات نہیں ہوسکی۔ اس کے بجائے ثالثوں کے ذریعے بالواسطہ رابطے ہوئے۔ پزشکیان نے کہا کہ ایران جون میں امریکہ کے ساتھ طے پانے والی مفاہمتی یادداشت کی طرف واپس آنا چاہتا ہے۔ اس سے چند روز قبل ہی انہوں نے کہا تھا کہ ایران واشنگٹن کے سامنے نہیں جھکے گا۔ انہوں نے چین کی جانب سے اس معاہدے کو بحال کرنے کی حمایت کا خیر مقدم کرتے ہوئے ایکس پر لکھا کہ ''ایران بھی اس مؤقف کی حمایت کرتا ہے اور اس مفاہمت کی طرف واپس جانے کی اہمیت پر زور دیتا ہے۔ اس ہفتے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس کے دوران ایران اور امریکہ کے درمیان مذاکرات کی بحالی کے امکانات پیدا ہوئے تھے لیکن بدھ کو عالمی ادارے سے خطاب میں پزشکیان نے دوٹوک انداز میں کہا تھا کہ ایران امریکہ کے سامنے ''گھٹنے نہیں ٹیکے گا''۔ ایک روز بعد انہوں نے کہا کہ ایران جنگ جاری رکھنا ''نہیں چاہتا''، تاہم اسے ختم کرنا واشنگٹن کے ہاتھ میں ہے۔ ٹرمپ نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی سے خطاب میں کہا تھا کہ ایران کے ساتھ معاہدہ کرنے یا اسے ''تباہ'' کرنے کے حوالے سے انہیں ''ایک بڑا فیصلہ'' کرنا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ امریکہ کے وسط مدتی انتخابات سے پہلے معاہدہ ہونے کا امکان نہیں ہے۔ آبنائے ہرمز سے متعلق ایران کی تجویز پر واشنگٹن کے جواب کے متوقع وقت کے بارے میں پوچھے جانے پر پزشکیان نے کہا کہ امریکہ کی جانب سے تجویز قبول کیے جانے کے فوراً بعد مذاکرات شروع کیے جاسکتے ہیں۔

گیانیش کمار کا بھانڈہ پھوٹ گیا

معصوم مرادآبادی

چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار سے متعلق روزنامہ ''انڈین ایکسپریس'' کی ایک تحقیقاتی رپورٹ نے ملکی سیاست میں تہلکہ مچادیا ہے۔ یہ رپورٹ ایک ایسے وقت میں منظر عام پر آئی ہے جب ملک میں آزاد صحافت آخری سانسیں گن رہی ہے اور گودی میڈیا ہر روز نئے گل کھلا رہا ہے۔ یوں تو بی جے پی کے اقتدار میں آنے کے بعد ہی ملک میں جمہوری اداروں کا زوال شروع ہوگیا تھا۔ یعنی وہ ادارے جو کبھی جمہوریت کے نگہبان کہلاتے تھے آہستہ آہستہ دم توڑ رہے ہیں۔ ان میں سب سے بڑا زوال الیکشن کمیشن کا ہوا ہے جو ملک میں جمہوری نظام کے تسلسل اور بقاء کا ضامن ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ حاکمان وقت نے الیکشن کمیشن کو اپنی پارٹی کا ذیلی دفتر بنالیا ہے، جو آزادانہ اور شفاف الیکشن کرانے کی آئینی اور قانونی ذمہ داری نبھانے کی بجائے ہر جگہ بی جے پی کی میابی کی راہیں ہموار کررہا ہے۔

الیکشن کمیشن کی ساکھ کو سب سے زیادہ نقصان موجودہ چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار نے پہنچایا ہے۔ ان کے ہر قدم پر سوالیہ نشان قائم ہوئے ہیں۔ مگر اتنی تنقیدوں اور مذمت کے باوجود ان کے چہرے پر کوئی ملال تک نہیں ہے۔ سب سے زیادہ سوال ووٹر لسٹوں کی خصوصی نظرثانی مہم (ایس آئی آر) پر کھڑے کئے گئے ہیں جس نے ملک کے کروڑوں عوام کو بھکاریوں کی تیار لائن میں لگادیا ہے۔ ایس آئی آر کے اس تکلیف دہ عمل نے اب تک ملک کے 13 کروڑ رائے دہندگان سے ووٹ دینے کا حق چھین لیا ہے۔ عام لوگ ہی نہیں بلکہ کچھ ایسی شخصیات کے اوپر بھی ایس آئی آر کی تلوار لٹکی ہوئی ہے، جنھیں ان کی غیر معمولی صلاحیتوں کی وجہ سے ملک کا اثاثہ تصور کیا جاتا ہے۔ مجموعی طور پر ملک کے 100 کروڑ رائے دہندگان کو اس نہایت تکلیف دہ عمل سے گزرنا پڑا۔

ایس آئی آر کے تعلق سے ایک آر ٹی آئی کے جواب میں جو کچھ سامنے آیا ہے اس نے سب کی آنکھیں کھول دی ہیں۔ ایک خاتون سماجی کارکن نے الیکشن کمیشن سے پوچھا تھا کہ انھیں اس میٹنگ کی فائل مہیا کرائی جائے جس میں ایس آئی آر کا فیصلہ ہوا تھا۔ الیکشن کمیشن نے اس کا حیران کن جواب یوں دیا ہے کہ ''ایس آئی آر کا فیصلہ الیکشن کمیشن نے نہیں لیا۔'' یعنی ایس آئی آر اوپر تھوپا گیا فیصلہ ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ وزیر داخلہ امت شاہ کے دماغ کی اپج ہے جو سی اے اے اور این آر سی نافذ کرنے میں ناکام ہونے کے بعد ملک کے عوام کو بہ انداز دگر نرغے میں لینا چاہتے تھے۔ ایس آئی آر کا معاملہ ابھی سپریم کورٹ میں زیر التوا ہے جو اس پر کوئی واضح موقف اختیار نہیں کرپارہا ہے۔

'انڈین ایکسپریس' کی تحقیقاتی رپورٹ منظر عام پر آنے کے بعد ملک بھر میں گیانیش کمار کی من مانی کے خلاف غم وغصے کا جو طوفان کروٹیں لے رہا ہے اس کی روشنی میں ان پر استعفیٰ کا دباؤ بہت بڑھ گیا ہے۔ سپریم کورٹ میں ایک عرضی دائر کر کے گیانیش کمار کے خلاف ایس آئی آر کے سلسلے میں قانونی فرائض کی خلاف ورزیوں پر فوجداری کارروائی کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ پارلیمنٹ کے آئندہ اجلاس میں ان کے خلاف مواخذے کی تحریک لانے کی بھی تیاری ہورہی ہے۔ اس سے قبل بھی لوک سبھا میں ان کے خلاف ایسی ہی تحریک پیش کی گئی تھی، جس پر اسپیکر نے ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں لیا ہے۔

'انڈین ایکسپریس' کی جانباز صحافی رتیکا چوپڑا کی چشم کشا رپورٹ میں ثابت کیا گیا ہے کہ گیانیش کمار سہ رکنی الیکشن کمیشن میں من مانے فیصلے کررہے ہیں اور باقی دو الیکشن کمشنروں کو برف میں لگادیا گیا ہے۔ جبکہ الیکشن کمیشن کے ضابطوں کے مطابق تینوں الیکشن کمشنر آپسی تال میل کے ساتھ فیصلے لینے کے مجاز ہیں اور کسی الیکشن کمشنر کو تنہا فیصلے لینے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ اخباری رپورٹ منظر عام پر آنے کے بعد اپوزیشن نے گیانیش کمار کے خلاف جو محاذ کھولا ہے، اس میں سیاسی جماعتوں کے علاوہ کاکروچ جنتا پارٹی بھی میدان میں آگئی ہے۔ اس نے گیانیش کمار کے استعفیٰ کا مطالبہ کرتے ہوئے گاندھی جینتی سے ملک میں احتجاجی تحریک شروع کرنے کی دھمکی دی ہے۔ گیانیش کمار کی دھاندلیوں کے خلاف ایف آئی آر درج کرادی گئی ہے اور انھیں گرفتار کر کے جیل بھیجنے کا مطالبہ زور پکڑ رہا ہے، لیکن المیہ یہ ہے کہ حکومت نے انھیں گرفتاری سے بچانے کے لیے باقاعدہ قانون بنا رکھا ہے۔ یعنی حکومت کو پہلے ہی احساس تھا کہ گیانیش کمار جو کالے کارنامے انجام دیں گے اس کے نتیجے میں ان پر گرفتاری کی تلوار لٹک سکتی ہے۔ یہ قانون پارلیمنٹ میں ایک ایسے موقع پر پاس کرایا گیا تھا جب اپوزیشن کے 140 ارکان واک آؤٹ کر گئے تھے۔ اس اعتبار سے یہ بھی ایک سیاہ قانون کے دائرے میں آتا ہے۔ ملک میں اس وقت گیانیش کمار کے خلاف زبردست محاذ آرائی ہورہی ہے اور یہ دیکھنا دلچسپ ہوگا کہ اس محاذ آرائی کا کیا نتیجہ برآمد ہوگا۔

چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے دو نائب الیکشن کمشنروں وویک جوشی اور سکھبیر سندھو کا کہنا ہے کہ الیکشن کمیشن میں جو بھی فیصلے ہورہے ہیں وہ بالا ہی بالا ہورہے ہیں اور ان سے کوئی مشورہ نہیں کیا جارہا ہے۔ وہ چیف الیکشن کمشنر کے فیصلوں پر جو اعتراض درج کرارہے ہیں انھیں خاطر میں نہیں لایا جارہا ہے۔ یہاں تک کہ گزشتہ 10 ماہ کے دوران انھوں نے 14 بار اعتراض درج کرائے لیکن ان اعتراضات کو درکنار کردیا گیا۔ جبکہ الیکشن کمیشن کے ضابطوں کے مطابق چیف الیکشن کمشنر اپنے آپ کوئی فیصلہ نہیں کرسکتا، لیکن گیانیش کمار جب سے چیف الیکشن کمشنر بنے ہیں انھوں نے اپنی من مانی کا ایک ریکارڈ قائم کردیا ہے۔ وہ اب تک کے سب سے زیادہ متنازعہ چیف الیکشن کمشنر ثابت ہوئے ہیں اور انھوں نے ملک کے انتخابی نظام کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا ہے۔ 'انڈین ایکسپریس' کی رپورٹ میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ 'دونوں الیکشن کمشنروں نے ایس آئی آر کے تحت نئے ووٹروں کے رجسٹریشن، رائے دہندگان کے نام ہٹانے اور انھیں بحال کرنے کے احکامات کے خلاف اپیل دائر کرنے جیسے پہلوؤں پر اعتراض درج کرایا تھا، مگر ان کا کوئی نوٹس نہیں لیا گیا۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ الیکشن کمشنروں کے تقرر کے سلسلہ میں طے ہوا تھا کہ یہ کام سپریم کورٹ کے چیف جسٹس، وزیراعظم اور اپوزیشن لیڈر پر مشتمل سلیکشن کمیٹی انجام دے گی، مگر مودی سرکار نے اس میں ترمیم کر کے چیف جسٹس کی جگہ کابینی وزیر کو دے دی اور اب الیکشن کمشنروں کی تقرری کا کام وزیراعظم مودی اور ان کے دست راست امت شاہ انجام دے رہے ہیں۔ اس میں اپوزیشن لیڈر کی شرکت برائے نام ہی ہے۔

الیکشن کمیشن کی طرف سے نازل کیا گیا سب سے بڑا عذاب ایس آئی آر کا ہے۔ انھوں نے ووٹر لسٹوں کی خصوصی نگرانی مہم کے تحت ملک کے 13 کروڑ رائے دہندگان کو ووٹ دینے کے حق سے محروم کردیا ہے۔ ایس آئی آر کا سب سے زیادہ فائدہ حکمراں بی جے پی کو پہنچ رہا ہے اور جہاں جہاں بھی یہ عمل انجام پایا ہے وہاں وہاں اپوزیشن کے ووٹروں کو حق رائے دہی سے محروم کردیا گیا ہے۔ اس کی سب سے تاریک مثال مغربی بنگال ہے جہاں ایس آئی آر کے دوران زبردست دھاندلیاں ہوئی ہیں اور پندرہ برس سے برسراقتدار ممتا بنرجی اقتدار سے محروم کردی گئی ہیں۔ یہ معاملہ ملک کی سب سے بڑی عدالت سپریم کورٹ بھی گیا لیکن وہاں بھی کوئی راحت نہیں ملی۔ جب سے گیانیش کمار چیف الیکشن کمشنر بنے ہیں تب سے الیکشن کمیشن میں اپوزیشن کی کوئی آواز نہیں سنی جارہی ہے اور سب کچھ حکمراں بی جے پی کے اشاروں پر ہورہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب کبھی اپوزیشن کی طرف سے گیانیش کمار کو ان کی جانبدارانہ فیصلوں کیباعث تنقید کا نشانہ بنایا گیا ہے تو فوراً بی جے پی ان کی حمایت میں آگے آگئی ہے۔ اس بار بھی یہی ہوا ہے۔ الزامات چیف الیکشن کمشنر پر لگ رہے ہیں اور ان کا دفاع بی جے پی کے ترجمان کررہے ہیں۔ گویا وہ بی جے پی کے ہی کارکن ہوں۔

masoom.moradabadi@gmail.com

گیانیش کمار کے بجائے مظاہرین گرفتار

ڈاکٹر سلیم خان

فی الحال پورے ملک میں چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار پر ووٹ چوری سے لے کر ملک کی غداری تک کے الزامات لگ رہے ہیں۔ ان کی گرفتاری کا مطالبہ زور شور کے ساتھ کیا جارہا ہے مگر دماغی پیدل مرکزی حکومت ان کے خلاف مظاہرہ کرنے والوں کو حراست میں لے رہی ہے۔ جنتر منتر کو احتجاج ومظاہرے کے لیے مختص کیا گیا ہے مگر جیسے ہی دہلی کے شہریوں کی ایک تنظیم نے وہاں گیانیش کمار کی گرفتاری کے لیے احتجاج کرنے کا اعلان کیا حکومت نے دفع 144 رنافذ کر کے چار سے زیادہ لوگوں کے جمع ہونے پر پابندی لگادی۔ اس سے ثابت ہوگیا کہ گیانیش کمار مودی سرکار کا ایک مہرہ ہے اور اس کو بچانے کی خاطر حکومت نے جنتر منتر کو چہار جانب سے گھیر کر بند کردیا اور وہاں پہنچی والوں کو گرفتار کرلیا۔ سوال یہ ہے ابھجیت دیپکے کو ہوائی اڈے پر جا کر اجازت دینے والے آخر ابھی سے کیوں ڈر گئے جبکہ وہ احتجاج تو ایک ہفتہ بعد ہونا ہے؟ 25 ستمبر 2026 کو تو کانگریس، اور دیگر اپوزیشن جماعتوں سمیت آل انڈیا اسٹوڈنٹس ایسوسی ایشننے انتخابی فہرستوں میں مبینہ دھاندلی کے خلاف جنتر منتر پر جس احتجاجی مظاہرے کا اعلان کیا اسے جابر اقتدار نے بزور قوت کچل دیا۔

گیانیش کمار کے خلاف احتجاج کو کچلنے کے لیے دہلی پولیس نے اس کے لیے اجازت کے نہ ہونے کا بہانہ بنایا لیکن وہاں اجازت کی ضرورت کیا ہے اور وہ کیوں نہیں دی گئی؟ ویسے بھی یہ احتجاج حکومت یا بی جے پی کے خلاف نہیں تھا مگر چونکہ موجودہ سرکار پارٹی کے بجائے حکومتی اداروں کی کی مدد سے بنتی ہے اور چلتی ہے اس لیے اپنی ناجائز اولاد کا تحفظ بھی ضروری ہے۔ حومت اگر ان کی سرپرستی سے ہاتھ کھینچ لے تو آئندہ سرکاری افسران سے غیر آئینی کام کروانا مشکل ہوجائے گا۔ گیانیش کمار کی ڈی ایم بیٹی میدھا روپم کی دھاندلی پر ۵ر لاکھ جرمانہ کے خلاف حکومت اسی لیے پیروی کررہی ہے۔ جنتر منتر پر حراست میں لےلی جانے والوں میں یوگیندر یادو، دیپانکر بھٹاچاریہ، نیہا بورا، اور انجلی بھردواج کے علاوہ معروف یوٹیوبر محمد عرفان بھی شامل تھے۔ وہاں موجود بے شمار صحافیوں کو چھوڑ کر محمد عرفان کو گرفتار کرنا اس بات کا ثبوت ہے کہ سرکار ان سے بہت زیادہ خوفزدہ ہے۔ مسلمانوں پر قومی مسائل سے الگ تھلگ رہنے کا الزام لگانے والوں کے لیے محمد عرفان کی گرفتاری پر توجہ دینی چاہیے۔

چیف الیکشن کمشنر کا دو کمشنروں کی مرضی کے خلاف ووٹر لسٹوں کی خصوصی نظرثانی مہم (SIR) کر کے تقریباً 13 کروڑ رائے دہندگان کے نام حذف کردینا اس احتجاج کی بنیادی وجہ ہے۔ ان کے اعتراضات کو بالائے طاق رکھ کر اپنی من مانی کرتے ہوئے گیانیش کمار نے اپنے آقاؤں کی خوشنودی کے لیے یہ دھاندلی کی۔ انڈین ایکسپریس کے اس انکشاف نے اپوزیشن کو گیانیش کمار پر چڑھ دوڑنے کا موقع دیا۔ راہل گاندھی تو اس حرکت کو قوم دشمنی قرار دے کر انہیں سرکاری گواہ بن کر اصلی مجرمین کو بے ناب کرنے کی دعوت دے دی۔ حزب اختلاف کا الزام ہے کہ انہوں نے غیر قانونی طور پر ووٹر لسٹ سے نام نکالنے کے بعد جان بوجھ کر غیر منصفانہ انتخابات کروائے۔ یہی وجہ ہے راہل گاندھی سمیت اروند کیجریوال نے بھی وگیانیش کی فوری گرفتاری کا مطالبہ کیا ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ قانون کے مطابق چیف الیکشن کمشنر کو ان کے سرکاری فرائض کی انجام دہی کے دوران آسانی سے گرفتار نہیں کیا جاسکتا لیکن اگر کوئی غداری یا جاسوسی جیسے جرم کا ارتکاب کردیں تو کیا اسے بخش دیا جائے گا؟ ویسے یہ معاملہ اب سپریم کورٹ میں پہنچ چکا ہے جہاں ایک ایڈوکیٹ نے عرضی دائر کر کے گیانیش کمار پر عام ملزم کی طرح مقدمہ چلانے اور تحقیقات کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔

ووٹر لسٹ کی خصوصی گہری نظر ثانی یعنی 'ایس آئی آر' کے خلاف مظاہرے دہلی تک محدود نہیں تھے بلکہ ملک بھر میں اس کی گونج سنائی دی۔ دہلی، چنڈی گڑھ، جموں و کشمیر، لکھنؤ، کولکاتا، بھوپال اور دہرادون سمیت کئی مقامات پر کانگریس رہنماؤں اور کارکنان نے سڑکوں پر اتر کر صدائے احتجاج بلند کرتے ہوئے چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے استعفے کا مطالبہ کیا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ دہلی کے اندر الیکشن کمیشن کے دفتر پر سیکورٹی بڑھا کر اضافی پولیس فورس تعینات کردی گئی۔ جموں و کشمیر کی اسمبلی کا اجلاس میں بھی کانگریس کے اراکین اسمبلی نظام الدین بھٹ، عرفان حفیظ لون اور افتخار احمد نے احتجاج کرتے ہوئے 'ووٹ بچاؤ، جمہوریت بچاؤ' اور 'منصفانہ انتخابات کے بغیر جمہوریت نہیں' جیسے نعروں کی تختی اور بینر دکھائے۔ پنجاب اور اتر پردیش کی راجدھانی کا احتجاج انتخابی ماحول کے سبب اہم ہے۔ ویسے مغربی بنگال کی راجدھانی کولکاتا اور اتراکھنڈ کی راجدھانی دہرادون بھی احتجاج سے محفوظ نہیں رہا۔ کانگریس کے احتجاج کا یہ پہلا مرحلہ تھا جو 25 ستمبر کو ریاستی الیکشن کمیشن کے دفاتر تک مارچ نکالنے کا تھا۔ اس کا دوسرا مرحلہ 28 ستمبر کو تمام ضلع کلکٹریٹ تک کے مارچ کا ہے۔

راہل گاندھی عرصۂ دراز سے ووٹ چوری کا الزام لگا رہے ہیں مگر کانگریس نے کوئی عوامی تحریک نہیں چلائی کیونکہ بی جے پی اس کو کھسیانی بلی کا کھمبا نوچنا بتا کر مسترد کردیتی تھی لیکن جب ایس آئی آر کے معاملے میں الیکشن کمیشن کے اندر مبینہ اختلافات سے متعلق ایک رپورٹ 'دی انڈین ایکسپریس' میں شائع ہوگئی تو ان الزامات میں جان پڑگئی۔ اس رپورٹ میں یہ چونکانے والا انکشاف ہوا کہ الیکشن کمشنرز سکھبیر سنگھ سندھو اور وویک جوشی نے گزشتہ 10 ماہ کے دوران ایس آئی آر سے متعلق بعض فیصلوں اور احکامات پر کم از کم 14 مرتبہ اعتراض درج کرایا تھا۔ رپورٹ کے مطابق ان اعتراضات میں قانونی ووٹر رجسٹریشن فارم 6 میں تبدیلی، ووٹر لسٹ میں نام شامل کرنے اور ہٹانے کے عمل اور ووٹر لسٹ کے ڈاٹا بیس پر مرکزی سطح سے کنٹرول جیسے معاملات شامل تھے۔ اب تو الزام لگ رہا ہے کہ گیانیش کمار نے اپنے دونوں ساتھیوں کے حقوق واختیارات سرکار کے آئی ٹی سیل کو بیچ دیئے تھے۔ ایسے میں یہ کہا جاتا ہے کہ ان کو عام معافی حاصل ہے لیکن سوال یہ ہے کہ وہ اگر کوئی قتل کردے تو کیا اسے سزا نہیں ملے گی؟ گیانیش کمار نے اس ملک کے انتخابی نظام کا گلا گھونٹ دیا ہے جبکہ اس کی ذمہ داری اسے بچانے یا زندگی دینے کی تھی ایسے میں کوئی عام معافی کیسے کام آسکتی ہے؟

دنیا میں ہر جرم کی بابت یہ دیکھا جاتا ہے کہ اس سے کس کا فائدہ ہوا؟ تو اس سوال کا جواب یہ ہے گیانیش کا اس کھلے بازی سے کوئی مالی فائدہ چاہے ہوا ہو مگر سیاسی فائدہ نہیں ہوا، اس لیے یہ سیاسی کھیل گیانیش کے جن آقاؤں کو فائدہ پہنچانے کے لیے کھیلا گیا ان پر قانون کا شکنجہ کسا جانا چاہیے۔ اس کی تیاری بھی چل رہی ہے۔ چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے خلاف جمعہ کو سپریم کورٹ میں مفاد عامہ کی ایک عرضی (پی آئی ایل) دائر کی گئی۔ اس میں ایس آئی آر سے متعلق یک طرفہ طور پر کیے گئے فیصلوں، ووٹر لسٹ سے نام حذف کیے جانے کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ اس عرضی میں میڈیا رپورٹس کا حوالہ دے کر یہ الزام عائد کیا گیا ہے کہ ایس آئی آر سے متعلق بعض اہم فیصلے دیگر دو الیکشن کمشنروں کی رضامندی کے بغیر لیے گئے۔ درخواست گزار نے مطالبہ کیا ہے کہ ایسے تمام فیصلوں، ہدایات اور سافٹ ویئر میں کی گئی تبدیلیوں کو غیر قانونی قرار دیا جائے، جو الیکشن کمیشن کے اکثریتی فیصلے کے بغیر کیے گئے۔ اس عرضی میں کہا گیا ہے کہ الیکشن کمشنروں سکھبیر سنگھ سندھو اور وویک جوشی نے گزشتہ 10 ماہ کے دوران ایس آئی آر سے متعلق فیصلوں پر جو 14 تحریری اعتراضات کیے ان میں ووٹر لسٹ کے ناموں کا حذف واضافہ اور نئے ووٹروں کی رجسٹریشن، ووٹر ڈیٹا تک رسائی اور انتخابی سافٹ ویئر سے متعلق معاملات شامل ہیں۔

گیانیش کے خلاف مفاد عامہ کی شکایت کے درخواست گزار نے ایس آئی آر کے دوران تقریباً 13 کروڑ ووٹروں کے نام ووٹر لسٹ سے حذف کیے جانے کی تحقیقات کے لیے خصوصی تحقیقاتی ٹیم (ایس آئی ٹی) یا عدالتی انکوائری کمیشن تشکیل دینے کا مطالبہ کاو ہے۔ ساتھ ہی اصل قانونی فارم-6 کو بحال کرنے اور اہل بالغ شہریوں کو مقررہ قانونی شرائط کے مطابق ووٹر کے طور پر رجسٹر کرنے کی اجازت دینے کی مانگ بھی کی ہے۔ پی آئی ایل میں چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے علاوہ سینئر ڈپٹی الیکشن کمشنر منیش گرگ اور الیکشن کمیشن کی انفارمیشن ٹیکنالوجی کی سربراہ سیما کھنہ کے خلاف بھی فرائض کی خلاف ورزی کے معاملے میں قانونی کارروائی کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ درخواست گزار نے عوامی نمائندگی ایکٹ کے تحت شکایت درج کر کے مقدمہ چلانے کی ہدایت دینے کی درخواست کی ہے۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ سنگین الزامات کی بابت الیکشن کمیشن نے ڈھٹائی سے جھوٹ بولتے ہوئے دعویٰ کردیا کہ ایس آئی آر سمیت کمیشن کے سارے فیصلے متفقہ طور پر دونوں دیگر الیکشن کمشنروں کی منظوری کے ساتھ لیے گئے۔ یہ دعویٰ اگر درست ہیں تو ان تحریری اعتراضات کی ضرورت کیوں پیش آئی جن کا انکشاف موقر انگریزی اخبار نے کیا؟ سچ تو یہ ہے کہ جھوٹ کے پاوں نہیں ہوتے اور وہ بہت جلد اوندھے منہ گر جاتا ہے۔ گیانیش کمار اور ان کے آقاوں کا بھی یہی حشر ہوگا۔☆

گودی میڈیا کی 'گھر واپسی' کے امکانات

میڈیا جمہوریت کا چوتھا ستون ہے۔ اگر یہ ستون حکومت کے دبائو میں آجائے تو جمہوریت کمزور ہوتی ہے اور اگر یہ عوام کی آواز بن جائے تو جمہوریت مضبوط ہوتی ہے

اختر جمال عثمانی

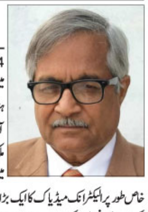

2014 میں مرکز میں نریندر مودی کی قیادت میں بی جے پی کی حکومت قائم ہوئی تو ہندوستان کی سیاست میں ایک نئے دور کا آغاز ہوا۔ حکومت کے آنے کے ساتھ ہی ملک کے سیاسی، سماجی اور میڈیا کے ماحول میں بھی نمایاں تبدیلیاں دکھائی دینے لگیں۔ خاص طور پر الیکٹرانک میڈیا ک کا ایک بڑا حصہ حکومت سے سوال کرنے کے بجائے حکومت کے فیصلوں کی وضاحت اور دفاع میں زیادہ مصروف نظر آنے لگا۔ کئی بار ایسے موضوعات تلاش کرلیے جاتے تھے جن سے عوام کی توجہ اصل مسائل سے ہٹ جائے۔ اسی ماحول میں معروف صحافی رویش کمار کی دی ہوئی ''گودی میڈیا'' کی اصطلاح عام ہوئی۔ اس اصطلاح کا استعمال ان میڈیا اداروں اور اینکرز کے لیے کیا جانے لگا جن پر یہ الزام لگایا گیا کہ وہ اقتدار سے بہت قریب ہوگئے ہیں اور حکومت سے سوال کرنے کے بجائے حزب اختلاف سے سوال کرنے کا کام کر رہے ہیں۔ حالانکہ پورے ہندوستانی میڈیا کو ایک ہی رنگ میں رنگ دینا مناسب نہیں۔ آج بھی کچھ ایسے صحافی، اخبارات اور ڈیجیٹل ادارے موجود ہیں جو حکومت سے سوال کرتے ہیں اور عوامی مسائل کو سامنے لاتے ہیں۔ میڈیا کو جمہوریت کا چوتھا ستون کہا جاتا ہے۔ اس کا کام حکومت کی تعریف کرنا نہیں بلکہ حکومت سے سوال کرنا ہے۔ حکومت اگر کوئی اچھا فیصلہ کرے تو اس کی تعریف کرنا بھی صحافت کا حصہ ہے، لیکن اگر کسی فیصلے سے عوام کو نقصان پہنچتا ہے تو اس نقصان کو سامنے لانا بھی اسی صحافت کی ذمہ داری ہے۔ 2016 میں نوٹ بندی ہوئی۔ حکومت نے اسے کالا دھن، جعلی کرنسی اور دہشت گردی کی مالی مدد کے خلاف ایک بڑی کارروائی قرار دیا۔ لوگوں سے کہا گیا کہ کچھ دن کی تکلیف برداشت کرلیجیے، اس کے بعد حالات بہتر ہوجائیں گے۔ لیکن حقیقت یہ تھی کہ ملک کے کروڑوں لوگ جو نقدی پر انحصار کرتے تھے، مزدور، چھوٹے تاجر، کسان، روزانہ کمانے اور روزانہ کھانے والے لوگ سب سے زیادہ متاثر ہوئے۔ خود حکومت کے اقتصادی سروے نے تسلیم کیا تھا کہ نوٹ بندی سے نقدی پر چلنے والے شعبوں میں آمدنی اور روزگار کو نقصان پہنچا۔ لیکن اس وقت ٹیلی ویژن پر بینکوں کے باہر قطار میں کھڑے بوڑھے، بیمار، مزدور اور خواتین نظر آتے تھے، مگر ان کی تکلیف پر سنجیدہ معاشی بحث کم دکھائی دیتی تھی۔ سوال یہ نہیں تھا کہ نوٹ بندی اچھی تھی یا بری، سوال یہ تھا کہ کیا میڈیا نے اس کے فائدے اور نقصانات دونوں عوام کے سامنے پوری دیانت داری سے رکھے۔ کیا اس نے حکومت سے پوچھا کہ نوٹ بندی سے اصل میں کیا حاصل ہوا اور عام آدمی کو اس کی کتنی قیمت ادا کرنی پڑی۔ یہی وہ سوال تھے جو ایک آزاد میڈیا کو پوچھنے چاہیے تھے۔

اس کے بعد جی ایس ٹی آیا۔ اسے ملک کی معیشت میں ایک بڑی اصلاح قرار دیا گیا۔ ایک ملک، ایک ٹیکس کی بات ہوئی۔ لیکن اس کے نفاذ سے چھوٹے تاجروں اور کاروباری طبقے کو مشکلات بھی پیش آئیں۔ حکومت کے اپنے اقتصادی سروے نے بھی بعد میں تسلیم کیا کہ نوٹ بندی کے بعد جی ایس ٹی نے معیشت کو متاثر کیا، خاص طور پر وہاں جہاں چھوٹے تاجر بڑے کاروباروں کو سامان فراہم کرتے تھے اور نئے ضابطوں کی پابندی ان کے لیے مشکل تھی۔ لیکن ٹیلی ویژن کی بحث میں زیادہ تر زور اس بات پر رہا کہ حکومت نے ایک تاریخی کام کردیا ہے۔ عوام یہ جاننا چاہتی تھی کہ تاجر اس نظام کو کیسے سمجھے گا، چھوٹی دکان چلانے والا آن لائن کارروائی کیسے کرے گا، کاروبار پر کیا اثر پڑے گا، لیکن ان سوالات کی جگہ اکثر سیاسی کامیابیوں کی بحث نے لے لی۔ کسانوں کے تین زرعی قوانین کا معاملہ اس سے بھی زیادہ اہم تھا۔ حکومت نے ان قوانین کو کسانوں کی آزادی اور زرعی اصلاح کے لیے ضروری قرار دیا۔ کسانوں کی ایک بڑی تعداد نے ان قوانین کی مخالفت کی اور دہلی کی سرحدوں پر طویل احتجاج کیا۔ احتجاج کرنے والے کسانوں کے مسائل کو سمجھنے کے بجائے میڈیا کے ایک حصے نے انہیں اپوزیشن جماعتوں کے اشارے پر چلنے والے لوگ، حکومت مخالف عناصر اور کبھی کبھی ملک دشمن اور دہشت گرد تک ثابت کرنے کی کوشش کی۔ لیکن وہی حکومت جسے اپنے قوانین پر اتنا یقین تھا، بالآخر نومبر 2021 میں انہیں واپس لینے پر مجبور ہوئی۔ 2014 کے بعد میڈیا کی سب سے تشویش ناک تبدیلی مذہبی اور فرقہ وارانہ مسائل کو لے کر سامنے آئی۔ ٹیلی ویژن پر ہندو مسلمان کے درمیان اختلاف اور تنازع کو اس قدر جگہ ملنے لگی کہ مہنگائی، بے روزگاری، کسان، مزدور، تعلیم، صحت اور معیشت جیسے مسائل پیچھے چلے گئے۔ ٹیلی ویژن کے اسٹوڈیوز میں بحث کے نام پر جو شور شروع ہوا، اس نے بھی صحافت کے معیار کو متاثر کیا۔ کئی پروگرام ایسے لگنے لگے جہاں اینکر فیصلہ سنانے والا جج زیادہ نظر آتا تھا۔ پانچ چھ لوگ ایک دوسرے پر چیختے تھے اور پروگرام ختم ہونے کے بعد بھی عوام کو یہ معلوم نہیں ہوتا تھا کہ اصل خبر کیا تھی۔ اسی ماحول میں وہ صحافی بھی مین اسٹریم میڈیا سے الگ ہوتے گئے جو حکومت سے سوال کرنے کے لیے جانے جاتے تھے۔ رویش کمار کا این ڈی ٹی وی سے استعفیٰ اور اس کے بعد ان کا ڈیجیٹل پلیٹ فارم پر اپنا کام جاری رکھنا ایک علامتی واقعہ بن گیا۔ یہاں ایک اور حقیقت کو بھی سمجھنے کی ضرورت ہے۔ میڈیا اداروں کو اشتہار چاہیے، سرمایہ چاہیے، بڑے کاروباری گروپوں کی سرمایہ کاری چاہیے اور ٹی آر پی چاہیے۔ آج یہ سوال ہندوستانی میڈیا کے سامنے کھڑا ہے کہ میڈیا عوام کے مفاد میں کام کررہا ہے یا صرف حکومت اور اس کے حمایت یافتہ بڑے کاروباریوں کے مفاد میں۔

گزشتہ کچھ عرصے میں ایک تبدیلی ضرور محسوس ہورہی ہے۔ خاص طور پر انتخابات اور الیکشن کمیشن کے کردار پر اٹھنے والے سوالات کے بعد۔ راہل گاندھی نے انتخابی فہرستوں اور ووٹنگ کے عمل میں مبینہ بے ضابطگیوں کے حوالے سے الیکشن کمیشن پر سنگین الزامات لگائے ہیں۔ انہوں نے ''ووٹ چوری'' جیسی سخت اصطلاح استعمال کی ہے اور اپنے دعوؤں کے حق میں اعداد وشمار پیش کیے۔ حالاں کہ الیکشن کمیشن نے ان الزامات کو مسترد کیا ہے۔ لیکن ایک جمہوریت میں یہ ضروری ہے کہ اگر اپوزیشن انتخابی نظام پر اتنا بڑا سوال اٹھاتی ہے تو اس کا جواب بھی اسی سنجیدگی سے دیا جائے اور میڈیا اس پورے معاملے کی آزادانہ جانچ پڑتال عوام کے سامنے رکھے۔ یہاں میڈیا کا اصل امتحان ہے۔ اسے سوال پوچھنا چاہیے، اعداد وشمار کی جانچ کرنی چاہیے، انتخابی فہرستوں کا جائزہ لینا چاہیے، ماہرین کی رائے لینی چاہیے اور پھر عوام کو بتانا چاہیے کہ حقیقت کیا ہے۔ یہی صحافت ہے، آج مین اسٹریم میڈیا میں کچھ تبدیلی کے آثار دکھ رہے ہیں۔ اصل تبدیلی شاید یہ ہے کہ عوام اب پہلے کی طرح صرف ٹیلی ویژن پر منحصر نہیں رہے۔ اب اگر کوئی ٹی وی چینل کسی خبر کو نظر انداز کرتا ہے تو عام آدمی موبائل سے اس واقعے کی ویڈیو بنا کر لاکھوں لوگوں تک پہنچا سکتا ہے۔ اگر کوئی چینل کسی واقعے کا صرف ایک رخ دکھاتا ہے تو لوگ دوسرے ذرائع سے دوسرا رخ تلاش کر سکتے ہیں۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ صحافت کا ترازو سب کے لیے ایک ہونا چاہیے۔ اس کا کام اقتدار سے سوال کرنا، کمزور کی آواز اٹھانا اور عوام کو سچ کے قریب لے جانا ہے۔ جب بے روزگار نوجوان کے سوال کو ہندو مسلمان کی بحث میں بدل دیا جائے، جب کسان کے سوال کو سیاسی سازش بنا دیا جائے، جب مہنگائی کی بات کرنے والے سے دیش بھگتی کا ثبوت مانگا جائے، جب حکومت سے سوال کرنے والے صحافی کو ہی حکومت مخالف قرار دے دیا جائے تو پھر جمہوریت کا اصل مقصد کمزور پڑنے لگتا ہے۔ اصل امتحان اس وقت ہوگا جب یہی میڈیا حکومت کے علاوہ بڑے کاروباری اداروں، اپوزیشن، ریاستی اداروں اور خود اپنے مالکان سے بھی سوال کرے گا۔ میڈیا جمہوریت کا چوتھا ستون ہے۔ اگر یہ ستون حکومت کے دباؤ میں آجائے تو جمہوریت کمزور ہوتی ہے اور اگر یہ عوام کی آواز بن جائے تو جمہوریت مضبوط ہوتی ہے۔ الیکشن کمیشن پر الزامات کو لے کر میڈیا کے رد عمل سے لگ رہا ہے کہ میڈیا دوبارہ اپنے اصل کردار کی طرف لوٹ رہا ہے اور گودی میڈیا کی 'گھر واپسی' کے امکانات نظر آنے لگے ہیں۔☆

(Mb.9450191754, بارہ بنکی)

مضمون ومراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

فخر العلماء مولانا مرزا محمد عالمؒ: ایک عظیم علمی شخصیت

مولانا میرزا علی اکبر کربلائی

اَلْعُلَمَاءُ بَاقُونَ مَا بَقِيَ الدَّهْرُ، أَعْيَانُهُمْ مَفْقُودَةٌ، وَأَمْثَالُهُمْ فِي الْقُلُوبِ مَوْجُودَةٌ۔ (امام علیؑ علیہ السلام)

علماء اس وقت تک باقی رہتے ہیں جب تک دنیا باقی ہے۔ ان کے جسم تو موجود نہیں رہتے، لیکن ان کی مثالیں اور یادیں دلوں میں زندہ رہتی ہیں۔

فخر العلماء مولانا مرزا محمد عالمؒ

علم و عمل، خطابت و تصنیف اور خدمتِ مکتبِ اہلِ بیتؑ کی روشن داستان 1936ء۔1985ء

"یہاں میری قبر بنے گی، اس لیے صاف کر رہا ہوں۔"

فخر العلماء مولانا مرزا محمد عالمؒ

ایک عظیم علمی شخصیت کا آغاز

فخر العلماء مولانا مرزا محمد عالمؒ سن 1936ء میں سرزمینِ لکھنؤ، صوبہ اتر پردیش میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والدِ گرامی مولانا حکیم مرزا ابوالقاسمؒ اپنے زمانے کے عظیم علماء اور حکماء میں شمار ہوتے تھے۔ وہ بمبئی کی خوجہ شیعہ اثنا عشری مسجد میں امامِ جماعت کے فرائض انجام دیتے رہے اور وہیں داعیِ اجل کو لبیک کہا۔

فخر العلماءؒ بچپن ہی سے غیر معمولی فہم و ادراک کے مالک تھے۔ آپ نے چند ہی ماہ میں پورا قرآنِ مجید پڑھ لیا تھا۔ علم و ادب سے آپ کو خاص رغبت تھی اور اردو، عربی و فارسی کی ابتدائی تعلیم گھر ہی پر حاصل کی۔

ابتدائی تعلیم سے حوزۂ علمیہ تک

ابتدائی تعلیم کے بعد آپ کو مصاحب گنج اسکول میں داخل کرایا گیا۔ کچھ عرصے بعد آپ کے والدِ گرامی نے آپ کو اپنے پاس ممبئی بلا لیا۔

وہاں پہنچ کر آپ نے مولانا سید اکبر علی مجتہدؒ سے کسبِ فیض کیا۔

سن 1942ء میں آپ اپنے والد کے سایۂ شفقت سے محروم ہو گئے۔ اس کے بعد ممبئی سے واپس لکھنؤ آئے اور اپنے ماموں مولانا مرزا محمد ذکیؒ کی سرپرستی میں علمی سفر جاری رکھا۔ آپ کے ماموں نے آپ کو حسین آباد گورنمنٹ اسکول کے درجہ پنجم میں داخل کرایا۔ تاہم فخر العلماءؒ کے دل میں علمِ دین حاصل کرنے کی ایسی تڑپ تھی کہ آپ نے اپنے ماموں سے درخواست کی کہ انہیں کسی عربی مدرسے میں داخل کرایا جائے۔

اساتذۂ کرام اور علمی سفر

فخر العلماءؒ نے عراق میں وقت کے جید علماء اور مراجعِ کرام سے استفادہ کیا۔ آپ نے درج ذیل بزرگ علماء کے درسِ خارج میں شرکت فرمائی:

آیت اللہ سید محسن الحکیم طباطبائیؒ

آیت اللہ سید حسین حمامیؒ

آیت اللہ سید محمود شاہرودیؒ

آیت اللہ سید ابوالقاسم خوئیؒ

آیت اللہ سید عبداللہ شیرازیؒ

آپ کی علمی صلاحیت اور استعداد کو دیکھتے ہوئے عراق و ایران کے علماء نے آپ کو مختلف اجازاتِ علمی سے نوازا۔

قلم کا مجاہد

فخر العلماءؒ صرف منبر کے خطیب ہی نہیں بلکہ قلم و قرطاس کے بھی ماہر تھے۔ عراق روانگی سے قبل آپ علمی جریدے "العلم" کے مدیرِ اعلیٰ رہے۔ آپ نے:

اہمیتِ نماز

محیط الدائرہ

نقد الشعر

کی تلخیص فرمائی۔

عراق میں قیام کے دوران علامہ حلیؒ کی معروف کتاب "شرح تجرید" کا اردو ترجمہ کیا۔

عراق سے واپسی کے بعد آپ نے ڈھائی درجن سے زیادہ کتابیں تصنیف فرمائیں۔

شعر و ادب پر بھی آپ کو کامل دسترس حاصل تھی۔ آپ نہایت زورِ گوئی سے شعر کہتے تھے اور آپ کے قصائد فصاحت، بلاغت اور ادبی حسن کا اعلیٰ نمونہ ہوتے تھے۔

جب منبر سے آواز بلند ہوتی تھی

فخر العلماءؒ بہترین مدرس اور مبلغ ہونے کے ساتھ بے مثل خطیب اور ذاکر بھی تھے۔

آپ کی خطابت کا انداز نہایت دلکش تھا۔ مشکل سے مشکل علمی مطالب کو عام فہم انداز میں بیان فرماتے۔ واقعات اس انداز سے پیش کرتے کہ پورا منظر سامعین کے سامنے آ جاتا۔

اور جب مصائبِ اہلِ بیتؑ بیان فرماتے تو مجلس کا

ماحول سوگوار ہو جاتا اور سامعین پر رقت طاری ہو جاتی۔

خیمۂ حسینی میں شامِ غریباں

عراق میں قیام کے دوران فخر العلماءؒ خیمہ گاہِ حسینی، کربلائے معلیٰ میں شامِ غریباں کی مجلس سے خطاب فرماتے تھے۔ ان مجالس میں مؤمنین کی کثیر تعداد شریک ہوتی۔ خیمہ گاہ کی عمارت میں جگہ کم پڑ جاتی اور لوگ باہر تک جمع ہو جاتے۔ سرزمینِ عراق پر اپنے زمانے میں فخر العلماءؒ نے جو شہرت و مقبولیت حاصل کی، وہ اردو زبان کے خطباء میں ایک نمایاں مقام رکھتی تھی۔ آپ نے خطابت و تبلیغ کے سلسلے میں ملک اور بیرونِ ملک کے متعدد سفر کیے۔

عزاداری کے فروغ کے لیے جدوجہد

فخر العلماءؒ فروغِ عزاداری کے لیے ہمیشہ کوشاں رہے۔ لکھنؤ کی عزاداری پر عائد پابندیوں کے خاتمے کی تحریکوں میں بھی آپ پیش پیش رہے۔ آپ نے اپنی علمی، خطیبانہ اور تنظیمی صلاحیتوں کو مکتبِ اہلِ بیتؑ اور عزاداریِ سید الشہداء حضرت امام حسینؑ کی خدمت کے لیے استعمال کیا۔

شب و روز خدمتِ دین

فخر العلماءؒ کی زندگی آرام و آسائش کے بجائے مسلسل جدوجہد اور خدمت سے عبارت تھی۔

آپ کے شب و روز:

عبادتِ الٰہی خطابت وعظ مطالعہ تصنیف و تالیف قومی و مذہبی مسائل کا حل اداروں کی نگرانی اخبار کی اشاعت مؤمنین کے اختلافات کا خاتمہ اور لوگوں کے مسائل کا حل میں گزرتے تھے۔

مختلف مقامات سے آنے والے مؤمنین آپ سے ملاقات کرتے اور اپنے مسائل کے حل کے لیے آپ سے رہنمائی حاصل کرتے۔

قومی و ملی اداروں سے وابستگی

مولانا مرزا محمد عالمؒ متعدد قومی، ملی اور دینی اداروں سے وابستہ رہے اور کئی قومی تحریکوں کے روحِ رواں کی حیثیت رکھتے تھے۔

آپ سے وابستہ اداروں میں:

آل انڈیا شیعہ کانفرنس

دار المطالعہ کمیٹی

سرفراز قومی پریس بورڈ

کل ہند مجلسِ ذاکرین

ادارہ عالیہ تبلیغ و اشاعت

آل انڈیا شیعہ یوتھ فیڈریشن

ادارہ تنظیم ملت

مدرسہ ایمانیہ ناصریہ، جونپور

مسلم پرسنل لا بورڈ

شیعہ کالج کی مجلسِ عامہ

وغیرہ کے نام شامل ہیں۔

خانوادہ اور اولاد

اللہ تعالیٰ نے فخر العلماءؒ کو دو بیٹیاں اور چار بیٹے عطا فرمائے۔

آپ کے صاحبزادوں میں:

مولانا مرزا جعفر عباس

مولانا مرزا رضا عباس

مرزا حیدر عباس

مرزا مہدی عباس

کے نام قابلِ ذکر ہیں۔

زندگی کا آخری دن خدمت میں گزرا

فخر العلماءؒ کو تعلیم و تعلم سے اس قدر محبت تھی کہ زندگی کے آخری دن بھی حوزہ علمیہ کے کام میں مصروف رہے۔

اپنی زندگی کے آخری روز آپ نے اپنے ہاتھوں سے حوزہ علمیہ جامعۃ التبلیغ کے فخر العلماء ہال کی چنائی میں حصہ لیا۔

آپ کی کوشش تھی کہ یہ کام اسی روز مکمل ہو جائے۔

کام مکمل ہونے کے بعد آپ ایک مقام پر جھاڑو لگانے لگے۔ کسی نے حیرت سے پوچھا:

"جناب! یہ کیا کر رہے ہیں؟"

آپ نے فرمایا:

"یہاں میری قبر بنے گی، اس لیے صاف کر رہا ہوں۔"

یہ الفاظ شاید سننے والوں کے لیے اس وقت ایک معمولی بات تھی، مگر چند ہی گھنٹوں بعد اس جملے کی حقیقت سب پر آشکار ہو گئی۔

طلبہ کے ساتھ آخری محبت

اسی روز شام تقریباً پانچ بجے آپ نے طلبہ کو حوزہ علمیہ کے صحن میں جمع کیا اور فرمایا:

"آج تم سب کو میں اپنے ہاتھوں سے پوریاں تل کر کھلانا چاہتا ہوں۔"

آپ نے فوراً اپنی جیب سے پیسے نکالے، سامان منگوایا اور خود چولہے کے پاس بیٹھ گئے۔

آپ پوریاں تلتے جاتے اور طلبہ کو محبت و شفقت سے کھلاتے جاتے۔

اس دن آپ کا انداز ہی کچھ اور تھا۔

کسی کو معلوم نہ تھا کہ یہ شفیق استاد طلبہ کے ساتھ اپنی آخری شام گزار رہے ہیں۔

اس کے بعد طلبہ ہمیشہ کے لیے فخر العلماءؒ کی شفقت، محبت اور استادانہ سایے سے محروم ہو جانے والے تھے۔

غروبِ آفتابِ علم و عمل

آخرکار 7 جنوری 1985ء، صبح 7 بجے یہ علم و عمل کا آفتاب غروب ہو گیا۔

خبر پھیلتے ہی چاہنے والوں کا مجمع شریعت کدہ پر امنڈ پڑا اور دکانیں بند ہو گئیں۔

غسل و کفن کے بعد جسدِ مبارک کو مؤمنین، علماء اور طلاب کے عظیم مجمع کی ہمراہی میں رستم نگر سے مصاحب گنج لایا گیا۔

مولانا محمد ذکی آلِ نجم العلماء کی اقتدا میں نمازِ جنازہ ادا کی گئی۔

حسبِ وصیت آپ کے آبائی مکان، جہاں حوزہ علمیہ جامعۃ التبلیغ قائم ہے، وہیں آپ کو سپردِ خاک کر دیا گیا۔

فخر العلماءؒ ایک یاد، ایک مشن

فخر العلماء مولانا مرزا محمد عالمؒ کی زندگی علم، عمل، عبادت، تبلیغ، خطابت، تصنیف، عزاداری اور خدمتِ مؤمنین کا حسین امتزاج تھی۔

آپ نے زندگی کے آخری لمحے تک علم و دین کی خدمت کو اپنا شعار بنائے رکھا۔

صبح حوزہ کی تعمیر میں حصہ لینا، اپنی قبر کی جگہ صاف کرنا، پھر طلبہ کو اپنے ہاتھوں سے پوریاں تل کر کھلانا یہ سب آپ کی زندگی کے آخری دن کو ایک ایسی یاد میں تبدیل کر گیا جسے آپ کے شاگرد اور عقیدت مند کبھی فراموش نہیں کر سکتے۔ ایک عالم رخصت ہوا، ایک خطیب خاموش ہوا، ایک قلم رک گیا، مگر اس کی علمی، تبلیغی اور تربیتی یادیں آج بھی زندہ ہیں۔

فخر العلماءؒ ایک نظر میں

عنوان: معلومات

نام: مولانا مرزا محمد عالمؒ

لقب: فخر العلماء

ولادت: 1936ء، لکھنؤ

والد: مولانا حکیم مرزا ابوالقاسمؒ

علمی سفر: عراق و ایران

نمایاں اساتذہ: آیت اللہ حکیمؒ، حمامیؒ، شاہرودیؒ، خوئیؒ، شیرازیؒ

اہم میدان: تدریس، خطابت، تبلیغ، تصنیف، شعر و ادب

علمی تصانیف: ڈھائی درجن سے زائد

اہم تبلیغی مرکز: کربلائے معلیٰ

خصوصی خدمت: فروغِ عزاداری و خدمتِ مکتبِ اہلِ بیتؑ

وصال: 7 جنوری 1985ء

مدفن: آبائی مکان، حوزہ علمیہ جامعۃ التبلیغ

☆☆☆

الیکشن کمیشن کٹہرے میں، استعفیٰ یا جنتر منتر 2؟

افتخار احمد قادری

الیکشن کمیشن آف انڈیا کے گرد گزشتہ چند ماہ سے جو سیاسی، آئینی اور انتظامی سوالات منڈلا رہے تھے ان میں اب انڈین ایکسپریس کی یکے بعد دیگرے سامنے آنے والی تحقیقی رپورٹس نے ایک نئی شدت پیدا کر دی۔ معاملہ اب حزبِ اختلاف کے سیاسی اعتراضات، پارلیمانی بیانات یا SIR یعنی اسپیشل انٹینسیو ریویژن کی مخالفت تک محدود نہیں رہا بلکہ خود الیکشن کمیشن کے اندرونی فیصلوں، باہمی اختلافات، انتخابی فہرستوں کے انتظام، سافٹ ویئر کے مرکزی کنٹرول اور دو الیکشن کمشنروں کی جانب سے ریکارڈ پر لائے گئے اعتراضات تک جا پہنچا ہے۔ انڈین ایکسپریس کی 23 ستمبر کی تحقیق کے مطابق الیکشن کمشنر سکھبیر سنگھ سندھو اور وویک جوشی نے گزشتہ دس ماہ میں کم از کم 14 مرتبہ ایسے فیصلوں اور اقدامات پر تحریری اعتراضات درج کیے جن کے بارے میں ان کا کہنا تھا کہ وہ ان کی مکمل اطلاع یا منظوری کے بغیر کیے گئے۔ یہ معاملہ اس لیے بھی غیر معمولی اہمیت اختیار کر گیا کہ الیکشن کمیشن کوئی معمولی سرکاری محکمہ نہیں بلکہ ملک کے انتخابی نظام کا آئینی نگہبان ادارہ ہے۔ عوام اپنے ووٹ کے ذریعے اقتدار کے ایوانوں کی تشکیل کرتے ہیں اور الیکشن کمیشن اس پورے عمل کی نگرانی کرتا ہے۔ اگر اسی ادارے کے اندر انتخابی فہرستوں، نئے ووٹروں کے اندراج، ووٹروں کے نام حذف کرنے، ناموں کی بحالی اور انتخابی ڈیٹا کے مرکزی کنٹرول جیسے بنیادی معاملات پر اختلافات تحریری صورت میں سامنے آئیں تو فطری طور پر سوال اٹھیں گے، وضاحتیں طلب کی جائیں گی اور جواب دہی کا تقاضا کیا جائے گا۔ تاہم یہ بھی ملحوظ رہنا چاہیے کہ الیکشن کمیشن نے ان اعتراضات کے وجود یا ان کی تعداد کو مسترد نہیں کیا بلکہ اس کا کہنا ہے کہ مختلف آرا اور داخلی مشاہدات ادارہ جاتی غور و فکر کا معمول کا حصہ ہیں اور گزشتہ دس ماہ کے اہم فیصلے تینوں ارکان کی متفقہ منظوری سے ہوئے۔ اگر سب کچھ معمول کے مطابق تھا تو پھر ان تحریری اعتراضات کی نوعیت کیا تھی؟ اگر دو ارکان نے بار بار اپنے تحفظات ریکارڈ پر لائے تو ان تحفظات کی نوعیت، ان پر ہونے والی کارروائی اور حتمی فیصلوں کا ریکارڈ عوام کے سامنے کیوں نہ آئے؟ یہی وہ مقام ہے جہاں محض سیاسی بیان بازی کے بجائے شفافیت کا سوال جنم لیتا ہے۔ اختلافِ رائے کسی بھی جمہوری ادارے کے لیے بذاتِ خود جرم نہیں، بلکہ اختلافِ رائے ادارہ جاتی صحت کی علامت بھی ہو سکتا ہے لیکن اختلاف اگر مسلسل ہو، تحریری شکل میں ہو، انتخابی فہرستوں اور ووٹر کے حق سے متعلق ہو اور پھر اسی دوران زمینی سطح پر ایسے واقعات سامنے آئیں جن میں اہل ووٹروں کے نام حتمی فہرست میں شامل نہ ہو سکیں تو معاملے کی مکمل وضاحت بہرحال ضروری ہو جاتی ہے۔ انڈین ایکسپریس کی دوسری تحقیق نے اسی سوال کو مزید سنگین بنا دیا ہے۔ گوا میں فروری کے دوران ریاستی چیف الیکٹورل افسر کے دفتر نے سات دن میں آٹھ مرتبہ الیکشن کمیشن کو ای میل بھیجے۔ ان مراسلات کے ساتھ 97 ایسے ووٹروں کی فہرست بھی منسلک تھی جنہیں مقامی انتخابی حکام نے سماعت اور جانچ کے بعد اہل قرار دیا تھا اور جن کے نام حتمی انتخابی فہرست میں شامل کیے جانے کی درخواست کی گئی تھی۔ رپورٹ کے مطابق 21 فروری کو حتمی فہرست شائع ہونے کے باوجود یہ 97 نام 20 ستمبر تک فہرست میں شامل نہیں ہوئے تھے۔ یہاں اصل سوال 97 کا عدد نہیں بلکہ اصول کا ہے۔ جمہوریت میں ایک ووٹر کا حق بھی محض عدد نہیں ہوتا۔ اگر ایک شہری قانونی تقاضے پورے کرنے کے بعد انتخابی افسر کے سامنے اہل قرار پاتا ہے، مگر مرکزی سافٹ ویئر یا انتظامی نظام اس فیصلے کو حتمی فہرست میں درج ہونے سے روک دیتا ہے تو پھر یہ سوال اٹھنا لازمی ہے کہ فیصلہ کرنے کا اصل اختیار کس کے پاس ہے؟ زمینی سطح پر موجود انتخابی افسر کے پاس یا دہلی میں بیٹھے مرکزی نظام کے پاس؟ اگر مقامی قانونی اتھارٹی اور مرکزی تکنیکی نظام کے درمیان تضاد پیدا ہو جائے تو کس کی بالادستی ہوگی؟ اور اگر سافٹ ویئر کسی اہل ووٹر کا نام شامل کرنے سے قاصر ہو تو اس کی اصلاح کی ذمہ داری کس پر عائد ہوگی؟ یہی وہ سوال ہے جس نے الیکشن کمیشن کی مرکزیت پر بحث کو جنم دیا ہے۔ انڈین ایکسپریس کی رپورٹ کے مطابق دونوں الیکشن کمشنروں نے انتخابی ڈیٹا اور سافٹ ویئر تک رسائی کے بتدریج مرکزی ارتکاز پر بھی اعتراضات اٹھائے اور اس امر پر تشویش ظاہر کی کہ ریاستی سطح کے انتخابی افسران کے اختیارات تکنیکی نظام کے باعث محدود ہو سکتے ہیں۔ گوا کا واقعہ اسی تشویش کا عملی نمونہ قرار دیا گیا اگرچہ اس معاملے کی مکمل انتظامی و قانونی ذمہ داری کا حتمی تعین الگ تحقیق اور متعلقہ اداروں کی وضاحت کا متقاضی ہے۔

ادھر SIR کے خلاف حزبِ اختلاف پہلے ہی شدید اعتراضات کا اظہار کرتی رہی ہے۔ اپوزیشن جماعتوں کی جانب سے اسے ووٹروں کے نام حذف کرنے کا ذریعہ قرار دینے جیسے الزامات بھی عائد کیے گئے ہیں، جبکہ الیکشن کمیشن ان اعتراضات کو مسترد کرتے ہوئے اپنے انتخابی فہرست کے عمل کا دفاع کرتا رہا ہے۔ اس پورے تنازعے میں ایک بنیادی حقیقت بہرحال نظر انداز نہیں کی جا سکتی کہ انتخابی فہرست محض کاغذی دستاویز نہیں، بلکہ شہری کی جمہوری شرکت کا دروازہ ہے۔ جس شہری کا نام فہرست میں نہیں، اس کے پاس خواہ کتنے ہی سیاسی خیالات اور آئینی حقوق کیوں نہ ہوں، انتخابی عمل میں اس کی شرکت عملی طور پر رک سکتی ہے۔ اسی لیے انتخابی فہرست کی تیاری میں ہر انتظامی غلطی محض دفتری کوتاہی نہیں رہتی بلکہ اس کے اثرات براہِ راست جمہوری حق تک پہنچتے ہیں۔

اب منظر نامہ مزید تبدیل ہو چکا ہے۔ کاکروچ جنتا پارٹی یعنی CJP کے سربراہ ابھیجیت دیپکے نے 24 ستمبر کو نئی دہلی میں پریس کانفرنس کرتے ہوئے چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار سے 48 گھنٹوں کے اندر استعفیٰ دینے کا مطالبہ کیا اور بصورتِ دیگر ملک گیر احتجاج اور "جنتر منتر 0.2" شروع کرنے کی وارننگ دی۔ پارٹی نے آنے والے اسمبلی انتخابات کو عارضی طور پر روکنے اور SIR کو سابقہ حیثیت پر واپس لے جانے کا مطالبہ بھی کیا۔ دیپکے کی جانب سے جو الزامات عائد کیے گئے ان میں یہ دعویٰ بھی شامل تھا کہ انتخابی نظام میں عوام کے ووٹ کے حق پر سوال پیدا ہو رہا ہے اور حکومت کے انتخاب کے بجائے یہ طے ہونے کا خدشہ پیدا ہو رہا ہے کہ کون ووٹ دے سکے گا اور کون نہیں۔ یہ الزامات CJP کے سیاسی مؤقف ہیں، انہیں ثابت شدہ حقائق کے طور پر پیش کرنا درست نہیں ہوگا لیکن ان کا سیاسی وزن اس لیے بڑھ گیا ہے کہ عین اسی وقت الیکشن کمیشن کے اندرونی معاملات سے متعلق تحقیقی رپورٹیں منظرِ عام پر آئی ہیں۔ یوں ایک طرف سیاسی جماعتیں سوال اٹھا رہی ہیں اور دوسری طرف ادارے کے اندر سے سامنے آنے والی دستاویزات ان سوالات کو ایک نئے تناظر میں رکھ رہی ہیں۔ اسی دوران ترنمول کانگریس کی رکن پارلیمنٹ مہوا موئترا نے بھی 24 ستمبر کو دہلی کے پارلیمنٹ اسٹریٹ پولیس اسٹیشن میں چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے خلاف شکایت درج کرائی۔ ان کی شکایت میں انتخابی فہرستوں اور SIR کے انتظام سے متعلق سنگین الزامات عائد کیے گئے ہیں۔ یہ الزامات بھی فی الحال شکایت کنندہ کا مؤقف ہیں اور ان کی قانونی حیثیت کا تعین متعلقہ تفتیش یا عدالتی کارروائی کے ذریعے ہی ہو سکتا ہے۔

دوسری طرف کانگریس اور دیگر اپوزیشن جماعتوں نے بھی انڈین ایکسپریس کی رپورٹ کے بعد چیف الیکشن کمشنر کے خلاف اپنے حملے تیز کر دیے ہیں۔ بعض اپوزیشن رہنماؤں نے استعفیٰ، بعض نے برطرفی اور بعض نے مواخذے کی کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ 24 ستمبر کو ایسی اطلاعات بھی سامنے آئیں کہ اپوزیشن جماعتیں گیانیش کمار کے خلاف مواخذے کی تحریک لانے کی تیاری کر رہی ہیں۔ یہاں ایک نہایت اہم پہلو یہ ہے کہ سیاسی الزامات اور دستاویزی اعتراضات کو ایک ہی ترازو میں نہیں تولا جا سکتا۔ سیاسی جماعتیں اپنے مفادات اور سیاسی مؤقف کے مطابق زبان استعمال کرتی ہیں مگر کسی آئینی ادارے کے اندر درج تحریری اعتراضات ایک الگ نوعیت کی چیز ہیں۔ اسی لیے اصل توجہ اس امر پر ہونی چاہیے کہ سکھبیر سنگھ سندھو اور وویک جوشی نے کن مخصوص معاملات پر اعتراض کیا، ان اعتراضات کے جواب میں کیا کارروائی ہوئی، کون سے فیصلے حتمی طور پر نافذ ہوئے اور ان کے نتیجے میں شہریوں کے حقوق پر کیا اثر پڑا۔ انڈین ایکسپریس کی رپورٹ کے مطابق ان اعتراضات میں نئے ووٹروں کے لیے Form-6 میں تبدیلی، انتخابی فہرستوں کے ڈیٹا تک رسائی، ووٹروں کے نام حذف اور بحال کرنے کا طریقۂ کار، مغربی بنگال میں بعض اپیلوں کا معاملہ اور انتخابی سافٹ ویئر کے مرکزی کنٹرول جیسے موضوعات شامل تھے۔ Form-6 کا معاملہ بھی کم اہم نہیں۔ نئے ووٹر کے اندراج کے لیے استعمال ہونے والے اس فارم میں SIR سے متعلق ایک نیا سوال شامل کیے جانے پر دونوں الیکشن کمشنروں نے اعتراض کیا۔ انڈین ایکسپریس کے مطابق وویک جوشی نے فائل پر یہ مؤقف درج کیا کہ قواعد میں حکومتی ترمیم کے بغیر فارم کو اس انداز میں تبدیل نہیں کیا جا سکتا، جبکہ سکھبیر سنگھ سندھو نے بعد میں اسے "غیر مجاز" اور "غیر قانونی" قرار دیتے ہوئے فوری طور پر ہٹانے کا مطالبہ کیا۔ اگر کسی قانونی فارم میں ایسی تبدیلی کی جائے جس کے نتیجے میں پہلی مرتبہ ووٹر بننے والا شہری اضافی شرائط یا پیچیدہ سوالات کے حصار میں آ جائے تو اس کے قانونی جواز اور انتظامی ضرورت کی وضاحت ناگزیر ہے۔ یہ سوال کسی ایک جماعت کا نہیں بلکہ ہر شہری کا ہے کہ ووٹر بننے کے آئینی عمل میں جو بھی تبدیلی کی جائے، وہ واضح قانونی بنیاد، یکساں طریقۂ کار اور شفاف انتظامی نگرانی کے ساتھ کی جائے۔ پھر ایک اور مسئلہ مغربی بنگال میں سامنے آیا جہاں انتخابی فہرست سے متعلق اپیلوں کے طریقۂ کار پر بھی اعتراضات کی اطلاع سامنے آئی۔ انڈین ایکسپریس کے مطابق سکھبیر سنگھ سندھو نے یہ سوال اٹھایا کہ بعض اپیلیں الیکشن کمیشن کی جانب سے کس اختیار کے تحت اور کس کے ذریعے دائر کی گئیں۔ یہ تمام واقعات مل کر ایک ایسے ادارہ جاتی سوال کو جنم دیتے ہیں جسے محض "اپوزیشن کا شور" کہہ کر ختم نہیں کیا جا سکتا۔ اسی طرح اسے محض "الیکشن کمیشن میں بغاوت" قرار دینا بھی شاید مسئلے کی پوری تصویر نہیں۔ خود الیکشن کمیشن کا مؤقف ہے کہ اندرونی اختلافات فیصلہ سازی کے معمول کا حصہ ہیں اور تمام حتمی فیصلے متفقہ طور پر کیے گئے۔ 24 ستمبر کو سامنے آنے والی رپورٹ کے مطابق کمیشن نے 14 داخلی اعتراضات کے وجود کو رد نہیں کیا بلکہ یہ مؤقف اختیار کیا کہ انفرادی داخلی نوٹسوں کو پورے ادارہ جاتی فیصلوں کے تناظر سے الگ کر کے دیکھنا تصویر کا صرف ایک حصہ پیش کرتا ہے۔ یہ وضاحت اپنی جگہ اہم ہے اور اسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ مگر اسی کے ساتھ یہ سوال بھی اپنی جگہ برقرار ہے کہ اگر اختلافات معمول کا حصہ ہیں تو ان اختلافات سے متعلق دستاویزات، فیصلوں کی حتمی بنیاد اور عوامی مفاد پر ان کے اثرات کو زیادہ شفاف انداز میں سامنے لانے میں کیا قباحت ہے؟ ادارہ جتنا زیادہ طاقتور اور آئینی اعتبار سے حساس ہو، اس سے جواب دہی کا معیار بھی اتنا ہی بلند ہونا چاہیے۔

یہاں حکومت کا کردار بھی بحث سے باہر نہیں رہ سکتا اگرچہ کسی مخصوص غیر قانونی کارروائی کو حکومت کی ہدایت قرار دینے کے لیے محض سیاسی الزامات کافی نہیں۔ بعض اپوزیشن رہنماؤں نے چیف الیکشن کمشنر کے تقرر اور ان کے فیصلوں کو مرکزی حکومت سے جوڑ کر سوالات اٹھائے ہیں، جبکہ حکومت اور بی جے پی کی جانب سے الیکشن کمیشن کا دفاع کیا گیا ہے۔ بی جے پی کے ترجمان سمبت پاترا نے داخلی اختلافات کو جمہوری ادارہ جاتی عمل کا حصہ قرار دیتے ہوئے اپوزیشن کے الزامات کو مسترد کیا، جبکہ الیکشن کمیشن نے بھی اپنے تمام اہم فیصلوں کو متفقہ قرار دیا۔ لہٰذا یہ کہنا قبل از وقت ہوگا کہ الیکشن کمیشن کے کسی فیصلے کے پیچھے لازماً حکومت کی ہدایت تھی یا کسی خاص سیاسی جماعت کو فائدہ پہنچانے کی نیت موجود تھی۔ ایسے دعوؤں کے لیے ٹھوس دستاویز، قانونی ثبوت یا باقاعدہ عدالتی و تحقیقاتی نتیجہ درکار ہوگا۔ مگر یہ سوال ضرور جائز ہے کہ اگر مستقبل میں کسی فیصلہ سازی کو قانونی طور پر چیلنج کیا جاتا ہے اور عدالت یا مجاز ادارہ اسے غیر قانونی قرار دیتا ہے تو پھر ذمہ داری کا تعین کیسے ہوگا؟ یہی وہ سوال ہے جو آج کے سیاسی ہنگامے کو محض ایک عارضی تنازع سے بڑھا کر آئینی بحث میں تبدیل کر سکتا ہے۔ گوا کے 97 ووٹروں کا معاملہ اس بحث کو مزید انسانی اور عملی شکل دیتا ہے۔ انڈین ایکسپریس کے مطابق مقامی انتخابی حکام نے ان ووٹروں کو اہل قرار دیا تھا مگر حتمی فہرست میں ان کے نام شامل نہ ہو سکے۔ اگر یہ صورتِ حال واقعی مرکزی سافٹ ویئر کی تکنیکی یا انتظامی رکاوٹ سے پیدا ہوئی تو پھر سوال یہ ہے کہ آئینی حق کو کسی تکنیکی نظام کا تابع کیوں ہونا چاہیے؟ سافٹ ویئر انسان کے لیے بنایا جاتا ہے، انسان سافٹ ویئر کے لیے نہیں۔ انتخابی نظام میں ٹیکنالوجی سہولت کا ذریعہ ہو سکتی ہے حتمی اختیار کا ایسا حصار نہیں جس کے سامنے قانونی طور پر مجاز افسر کا فیصلہ بھی بے اثر ہو جائے۔ یہ بھی قابلِ ذکر ہے کہ الیکشن کمیشن نے 2 ستمبر کو گوا میں بوتھ لیول افسران سے خطاب کرتے ہوئے انہیں انتخابی فہرست اور جمہوری نظام کا بنیادی ستون قرار دیا تھا اور کہا تھا کہ انتخابی فہرستوں کی تیاری آئین، قانون اور کمیشن کی ہدایات کے مطابق ہوتی ہے۔ اس بیان کی روشنی میں گوا کے واقعے کی مکمل وضاحت اور بھی اہم ہو جاتی ہے کیونکہ اگر زمینی سطح پر کام کرنے والے افسران کسی شہری کو اہل قرار دیتے ہیں تو مرکزی نظام میں اس فیصلے کے نفاذ کا واضح اور قابلِ احتساب راستہ بھی موجود ہونا چاہیے۔ اب اصل سوال "استعفیٰ یا جنتر منتر 2" سے آگے بڑھ چکا ہے۔ سوال یہ ہے کہ آئینی ادارے کی ساکھ کیسے بحال ہوگی؟ اگر چیف الیکشن کمشنر استعفیٰ دے دیتے ہیں تو کیا تمام انتظامی سوالات ختم ہو جائیں گے؟ ہرگز نہیں۔ اور اگر وہ استعفیٰ نہیں دیتے تو کیا احتجاج سے مسئلہ حل ہو جائے گا؟ یہ بھی یقینی نہیں۔ اصل مسئلہ ان دستاویزات، فیصلوں، اعتراضات، انتخابی فہرستوں اور انتظامی طریقۂ کار کی غیر جانب دارانہ جانچ ہے جن پر تنازع کھڑا ہوا ہے۔

جنتر منتر پر احتجاج جمہوری حق ہے مگر احتجاج کسی معاملے کا قانونی فیصلہ نہیں ہوتا۔ اسی طرح استعفیٰ کا مطالبہ سیاسی عمل کا حصہ ہے، مگر استعفیٰ بذاتِ خود کسی الزام کو ثابت نہیں کرتا۔ اگر واقعی کہیں غیر قانونی اقدام ہوا ہے تو اس کی شناخت، ذمہ داری اور قانونی نتیجہ باقاعدہ طریقے سے سامنے آنا چاہیے۔ اگر اعتراضات محض معمول کی داخلی بحث تھے تو پھر الیکشن کمیشن کو اس کی تفصیلی وضاحت بھی اسی قوت سے کرنی چاہیے جس قوت سے وہ اپنے فیصلوں کا دفاع کرتا ہے۔ جمہوریت میں سب سے قیمتی چیز صرف حکومت بنانے کا حق نہیں بلکہ ووٹ دینے والے شہری کا اعتماد ہے۔ انتخابی فہرست میں ایک نام کا اندراج بھی اعتماد کا حصہ ہے اور ایک نام کا اخراج بھی۔ اگر شہری کو یہ یقین نہ رہے کہ اس کا نام قانونی طریقے سے فہرست میں موجود رہے گا، اس کی درخواست منصفانہ طریقے سے سنی جائے گی اور مقامی انتخابی افسر کا فیصلہ تکنیکی یا غیر واضح انتظامی رکاوٹ سے بے معنی نہیں ہوگا تو پھر مسئلہ صرف انتخابی فہرست کا نہیں رہتا، پورے جمہوری نظام کی ساکھ کا مسئلہ بن جاتا ہے۔

اس لیے آج ضرورت نہ نعروں کی کثرت کی ہے، نہ سیاسی اشتعال کی، نہ الزام تراشی کی۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ الیکشن کمیشن ان 14 اعتراضات کا تفصیلی جواب دے، Form-6 میں تبدیلی کی قانونی بنیاد واضح کرے، انتخابی ڈیٹا کے مرکزی کنٹرول سے متعلق تحفظات کا ازالہ کرے، گوا کے 97 ووٹروں کے معاملے کی مکمل انتظامی تفصیل سامنے لائے اور یہ بتائے کہ جن شہریوں کو مقامی سطح پر اہل قرار دیا گیا، ان کے نام حتمی فہرست میں کیوں شامل نہ ہو سکے۔ اسی طرح اپوزیشن جماعتوں سے بھی یہ تقاضا ہونا چاہیے کہ وہ اپنے الزامات کو سیاسی خطابت سے آگے لے جا کر قابلِ تصدیق شواہد کے ساتھ پیش کریں۔ کیونکہ اگر الزام درست ہے تو ثبوت اسے مضبوط کرے گا اور اگر الزام درست نہیں تو شفاف تحقیقات اسے بے بنیاد ثابت کر دیں گی۔ دونوں صورتوں میں جمہوریت ہی مضبوط ہوگی۔ اب معاملہ صرف گیانیش کمار کے استعفے کا نہیں۔ معاملہ یہ ہے کہ الیکشن کمیشن اپنے بارے میں اٹھنے والے سوالات کا جواب کس انداز میں دیتا ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ دو الیکشن کمشنروں کے تحریری اعتراضات کو محض داخلی کارروائی کہہ کر فائلوں کے قبرستان میں دفن کر دیا جاتا ہے یا ان کے ہر نکتے کی وضاحت سامنے آتی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ گوا کے 97 ووٹروں کے نام دوبارہ انتخابی فہرست میں شامل ہوتے ہیں یا ان کی محرومی کی مکمل ذمہ داری طے کی جاتی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ SIR کے بارے میں اٹھنے والے سوالات کا جواب سیاسی مناظرے سے دیا جاتا ہے یا دستاویزی شفافیت سے۔ اور شاید سب سے بڑا سوال یہی ہے کہ اگر ایک آئینی ادارہ عوام کے ووٹ کی حفاظت کا ذمہ دار ہے تو اس ادارے کے اندر سے اٹھنے والی ہر تشویش کا جواب بھی عوام کے سامنے ہونا چاہیے۔ کیونکہ انتخابات صرف حکومتیں نہیں بناتے، وہ ریاستی اداروں پر عوام کے اعتماد کی تجدید بھی کرتے ہیں۔ چنانچہ آج کی اصل سرخی محض یہ نہیں کہ "استعفیٰ ہوگا یا جنتر منتر 2؟" اصل سرخی تو یہ ہے کہ الیکشن کمیشن کے اندر اٹھنے والے سوالات کا جواب کون دے گا؟ اگر جواب دستاویزات، قانون اور شفاف تحقیقات کی صورت میں آتا ہے تو سیاسی طوفان کی شدت خود بخود کم ہو سکتی ہے؛ لیکن اگر سوالات مسلسل بڑھتے رہے، اعتراضات کی وضاحت نہ ہوئی، انتخابی فہرستوں سے متعلق شکایات کا ازالہ نہ ہوا اور گوا جیسے واقعات پر تسلی بخش جواب سامنے نہ آیا تو پھر تنازع کسی ایک شخصیت کی ذات سے آگے بڑھ کر پورے انتخابی نظام کی ساکھ کا سوال بن سکتا ہے اور یہی وہ مقام ہے جہاں "جنتر منتر 2" کا نعرہ بھی ثانوی ہو جاتا ہے اور "استعفیٰ" کا مطالبہ بھی۔ اصل امتحان اس آئینی ادارے کا ہے جس کے پاس عوام کے ووٹ کی حفاظت کی ذمہ داری ہے۔ اگر وہ اس امتحان میں شفافیت، قانون، جواب دہی اور غیر جانب داری کے معیار پر پورا اترتا ہے تو شور خواہ کتنا ہی بلند ہو، ادارہ مضبوط رہے گا اور اگر سوالات کا جواب نہ ملا تو پھر آج کا سیاسی ہنگامہ کل کے بڑے آئینی بحران کی تمہید بن سکتا ہے۔

٭مضمون نگار معروف صحافی و تجزیہ نگار ہیں

چڑھاوے کی چوری پر مودی خاموشی توڑیں، سپریم کورٹ کی نگرانی میں ہو جانچ

'کیا چندہ چوری کے تار بی جے پی-آر ایس ایس کی اعلیٰ قیادت تک پہنچتے ہیں؟' چارج شیٹ کے انکشاف پر کانگریس کا سوال

نئی دہلی۔(ایجنسی) ایودھیا واقع رام مندر میں چندہ چوری کا معاملہ ایک بار پھر سرخیوں میں ہے۔ کانگریس جنرل سکریٹری جے رام رمیش نے اس معاملہ میں داخل چارج شیٹ سے ہوئے انکشافات پر اپنا سخت ردعمل ظاہر کرتے ہوئے بی جے پی اور آر ایس ایس کی اعلیٰ قیادت کو نشانے پر لیا ہے۔ انھوں نے اس بارے میں سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر پوسٹ جاری کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ''ہم نے پہلے دن سے کہا تھا کہ بھگوان شری رام اور ایودھیا مندر میں چڑھاوا کی چوری کی جانچ کے لیے بنائی گئی سرکاری ایس آئی ٹی پر ملک کی عوام کو بھروسہ نہیں ہے۔ اب چارج شیٹ میں سامنے آئی باتوں نے اس جانچ پر اور سرکاری لیپا پوتی پر سنگین سوال کھڑے کردیے ہیں۔''

اس پوسٹ میں جے رام رمیش نے کچھ اہم حقائق سامنے رکھے ہیں۔ انھوں نے لکھا ہے کہ ''چارج شیٹ کے مطابق 4 جون کو 2.25 لاکھ روپے کی رقم باتھ روم میں ملنے کی ویڈیو چمپت رائے کو بھیجی گئی۔ 5 جون کو انھیں سی سی ٹی وی فوٹیج بھی دکھایا گیا۔ اس کے باوجود ایف آئی آر 25 جون کو ہوئی۔'' یہ سچائی سامنے رکھنے کے بعد انھوں نے سوال اٹھایا کہ ''جب سی سی ٹی وی، برآمدگی اور مشتبہ ملازمین کی شناخت سامنے آ چکی تھی، تو مجرمانہ کارروائی میں اتنی تاخیر کیوں ہوئی؟ ان 21 دنوں میں آخر کسے بچانے اور کیا چھپانے کا موقع ملا؟''

کانگریس جنرل سکریٹری نے اس پوسٹ میں یہ بھی لکھا ہے کہ ''چارج شیٹ کے مطابق سی سی ٹی وی میں چڑھاوے کی رقم ہٹانے سے متعلق 105 واقعات سامنے آئے ہیں۔ ایک ملزم 85 بار رقم ہٹاتے ہوئے دکھائی دیا اور دیگر ملزمین کا کردار بھی بار بار سامنے آیا۔ ایس آئی ٹی کو پتہ تھا کہ سب کچھ پتہ چلنے کے 3 دن بعد بھی چمپت رائے نے چڑھاوا چوری ہونے سے انکار کیا۔ پھر بھی چمپت رائے، انل مشرا اور گوپال راؤ کو ملزم کیوں نہیں بنایا گیا، وہ گواہ کیوں ہیں؟ وہ عوام کا بھروسہ ٹوٹنے کے باوجود ٹرسٹ میں کیوں بنے ہوئے ہیں؟'' ساتھ ہی انھوں نے یہ سوال بھی اٹھایا کہ ''کیا جن لوگوں پر انتظام کی نگرانی اور مینجمنٹ کی ذمہ داری تھی، ان کے کردار کی جانچ کیے بغیر چڑھاوا چوری کی پوری حقیقت سامنے آ سکتی ہے؟'' اس سوشل میڈیا پوسٹ میں جے رام رمیش نے کئی طرح کے سوالات اٹھائے ہیں، جو بی جے پی اور آر ایس ایس کو کٹہرے میں کھڑا کرتے ہیں۔ انھوں نے پوچھا ہے کہ ''70 سے 105 واقعات سامنے آئے، ہزاروں ڈیجیٹل پیغامات کی جانچ ہوئی، بینک اکاؤنٹس اور ملکیتوں کی جانچ کی بات کی گئی، پھر بھی جانچ کی پہنچ 8 ملزمین تک ہی کیوں محدود رہی؟ کیا ایس آئی ٹی نے پورے سسٹم کی جوابدہی طے کی یا صرف چھوٹے کرداروں تک معاملہ محدود کر دیا؟'' یہ سبھی سوالات قائم کرنے کے بعد وہ لکھتے ہیں کہ ''سب سے بڑا سوال: کیا اس پورے معاملے کے تار بی جے پی-آر ایس ایس کی سرکردہ قیادت تک پہنچتے ہیں؟ بھگوان شری رام کے نام پر آئے چڑھاوے کی چوری میں اصلی ذمہ داری طے ہونے تک یہ معاملہ ختم نہیں مانا جاسکتا۔''

کانگریس نے ایودھیا کے رام مندر میں چڑھاوے کی چوری کے معاملے میں وزیر اعظم نریندر مودی سے خاموشی توڑنے اور سپریم کورٹ کی نگرانی میں معاملے کی جانچ کرانے کا مطالبہ کیا ہے۔ کانگریس کے شعبہ مواصلات کے انچارج جے رام رمیش نے ہفتے کے روز سوشل میڈیا ایکس پر لکھا کہ چارج شیٹ میں سامنے آنے والے حقائق نے ایس آئی ٹی کی جانچ اور سرکاری پردہ پوشی پر سنگین سوالات کھڑے کردیے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ چار جون کو 2.25 لاکھ روپے کی رقم باتھ روم میں ملنے کی ویڈیو چمپت رائے کو بھیجی گئی اور پانچ جون کو انہیں سی سی ٹی وی فوٹیج بھی دکھایا گیا اس کے باوجود ایف آئی آر 25 جون کو درج ہوئی۔

محبوبہ مفتی کی 29 ستمبر کو دہلی میں احتجاج میں شرکت کی اپیل

سری نگر، (یو این آئی) جموں و کشمیر کی سابق وزیر اعلیٰ اور پیپلز ڈیموکریٹک پارٹی (پی ڈی پی) کی صدر محبوبہ مفتی نے ہفتہ کو ''سیکولر ذہن رکھنے والے'' لوگوں سے ملک میں جمہوریت اور بھائی چارے کے تحفظ کے لیے 29 ستمبر کو دہلی کے جنتر منتر پر ہونے والے احتجاج میں شرکت کی اپیل کی۔ محبوبہ مفتی نے ایکس پر جاری پوسٹ میں کہا کہ احتجاج دوپہر 2 بجے سے شام 5 بجے تک منعقد کیا جائے گا۔ انہوں نے ان لوگوں سے اس اجتماع میں شرکت کی اپیل کی جو ہندوستان کی ''جمہوری اور سیکولر اقدار'' کو عزیز رکھتے ہیں۔ پوسٹ کے ساتھ جاری ویڈیو پیغام میں انہوں نے الزام عائد کیا کہ مساجد، درگاہوں اور گرجا گھروں کو ''بے رحمی سے منہدم'' کیا جارہا ہے۔ انہوں نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ اپوزیشن کے حامیوں اور ''سیکولر ذہن رکھنے والے لوگوں، خاص طور پر مسلمانوں'' کے نام ووٹر فہرستوں سے حذف کیے جا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ''ان تمام مظالم کے خلاف انڈین مسلمانوں کی مانیٹرنگ کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ 29 ستمبر کو دوپہر 2 بجے سے شام 5 بجے تک دہلی کے جنتر منتر پر احتجاج کیا جائے گا۔''

ناگالینڈ: 36 سال سے شراب بندی نافذ

پھر بھی زہریلی شراب پینے سے 2 روز میں 19 افراد کی موت

کوہما (ایجنسی) ناگالینڈ میں مشتبہ زہریلی شراب پینے کے باعث 19 لوگوں کی موت ہوگئی ہے۔ گزشتہ 2 دنوں میں الگ الگ علاقوں سے موت کے معاملے سامنے آئے ہیں۔ پولیس نے معاملے کی تحقیقات کے لیے خصوصی تحقیقاتی ٹیم یعنی ایس آئی ٹی تشکیل دی ہے۔ پولیس کے مطابق اموات موکوکچنگ اور توئین سانگ اضلاع میں ہوئی ہیں۔ موکوکچنگ میں 8 اور توئین سانگ میں 11 لوگوں کی موت ہوئی ہے۔ اس بات کا خدشہ ہے کہ ان لوگوں نے ملاوٹی یا غیر قانونی شراب پی تھی۔ سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ویسپرا کیزو نے ہفتہ (26 ستمبر) کو بتایا کہ معاملے کی جانچ کے لیے ایس آئی ٹی تشکیل دی گئی ہے۔ ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس آئی بنگلانگ چانگ کو ٹیم کا سربراہ بنایا گیا ہے۔ ایس آئی ٹی اموات کی وجہ کا پتہ لگائے گی۔ اس کے ساتھ ہی مشتبہ ملاوٹی شراب کہاں سے لائی گئی تھی اور اس کی سپلائی چین کہاں تک پھیلی ہوئی تھی اس کی بھی جانچ کرے گی۔ پولیس کا کہنا ہے کہ جانچ کے دوران کچھ سراغ ملے ہیں، تاہم ابھی ان کے بارے میں زیادہ معلومات شیئر نہیں کی گئی ہیں۔ پولیس نے مشتبہ شراب کے نمونے جانچ کے لیے گوہاٹی بھیجے ہیں۔ ان کی فارنسک جانچ کی جائے گی۔ اس سے اموات کی اصل وجہ کا پتہ لگانے میں مدد ملے گی۔ پولیس نے معاملے میں کئی جگہ چھاپے ماری بھی کی ہے۔ کارروائی کے دوران 19 لوگوں کو گرفتار کیا گیا اور تقریباً 3 ہزار شراب کی بوتلیں بھی ضبط کی گئی ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ ناگالینڈ میں 1990 یعنی 36 سال سے شراب بندی قانون نافذ ہے۔ اس کے باوجود ریاست میں غیر قانونی شراب کی فروخت اور سپلائی کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ پولیس اب اس نیٹورک کا پتہ لگانے میں مصروف ہے۔

دہلی: 2453 پی جی میں 1723 کے پاس نقشہ ہی نہیں

محض 730 پی جی قابل رہائش، ایم سی ڈی کی تازہ رپورٹ میں انکشاف

نئی دہلی۔(ایجنسی) دہلی کے ستیہ نکیتن علاقہ میں پی جی عمارت گرنے کے بعد راجدھانی میں چل رہے 'پیئنگ گیسٹ' یعنی پی جی کے انتظامات پر بڑا سوال کھڑا ہوگیا ہے۔ اس حادثہ کے بعد اعلیٰ سطح پر تحقیقات اور سروے کا دور شروع ہوگیا ہے۔ دہلی میونسپل کارپوریشن (ایم سی ڈی) کے تازہ سروے کے مطابق راجدھانی کے 12 زون میں 2,453 پی جی عمارتیں چل رہی ہیں۔ ان میں 32,247 کمرے ہیں اور تقریباً 50,529 لوگ مقیم ہیں۔ لیکن ان عمارتوں کی قانونی حیثیت اور ضابطوں کی پابندی کے بارے میں صورت حال واضح نہیں ہے۔ ایم سی ڈی نے دہلی ہائی کورٹ کو بتایا کہ 2,453 پی جی عمارتوں میں سے صرف 512 عمارتیں ماسٹر پلان کے مطابق چل رہی ہیں۔ وہیں، صرف 730 عمارتوں کے منظور شدہ بلڈنگ پلان دستیاب ہونے یا ان کی تصدیق ہونے کی بات سامنے آئی ہے۔ اس لیے فی الحال 1,723 عمارتوں کو براہ راست غیر قانونی پی جی کہنا درست نہیں ہوگا۔ اصل سوال یہ ہے کہ ان 1,723 عمارتوں میں سے کتنی کے نقشے بعد میں ملتے ہیں اور کتنی میں حقیقی خلاف ورزیاں سامنے آتی ہیں۔ ایم سی ڈی کے سروے میں 2,342 پی جی عمارتیں دیکھنے میں محفوظ پائی گئیں۔ 91 عمارتوں میں معمولی مرمت، جب کہ 30 میں بڑی مرمت کی ضرورت بتائی گئی۔ 4 عمارتوں کو خطرناک حالت میں پایا گیا۔ اس کے علاوہ 8 عمارتیں، جن میں زمین کے اوپر 3 سے زیادہ منزلیں تھیں، اور 77 عمارتیں، جن میں زمین کے اوپر 4 سے زیادہ منزلیں تھیں، ممکنہ خطرے کے پیش نظر نشان زد کی گئیں۔ قابل ذکر ہے کہ 6 ستمبر کو ستیہ نکیتن میں پی جی عمارت گرنے سے 7 لوگوں کی موت کے بعد ایم سی ڈی نے کارروائی تیز کردی۔ 6 سے 23 ستمبر کے درمیان کارپوریشن نے 543 جائیدادوں کو منہدم کیا، 178 کو سیل کیا اور غیر مجاز تعمیرات کے سلسلے میں 354 وجہ بتاؤ نوٹس جاری کیے۔ اس کے علاوہ سیل کرنے سے متعلق 205 وجہ بتاؤ نوٹس اور انہدام کے 98 احکامات بھی جاری کیے گئے۔ تاہم ہائی کورٹ میں یہ بھی واضح کیا گیا کہ یہ اعداد و شمار عام کارروائی سے متعلق ہیں۔ انہیں براہ راست پی جی کے خلاف کی گئی کارروائی نہیں مانا جاسکتا۔ عدالت نے افسران سے پی جی عمارتوں کی الگ اور واضح شناخت کرنے اور ان کے خلاف کارروائی کا حساب پیش کرنے کو کہا ہے۔ حادثے کے بعد ایم سی ڈی کے 5 افسران کو معطل کردیا گیا ہے۔ ان میں متعلقہ زون کے ڈپٹی کمشنر، سپرنٹنڈنگ انجینئر، ایگزیکٹیو انجینئر، اسسٹنٹ انجینئر اور جونیئر انجینئر شامل ہیں۔ دہلی حکومت نے ستیہ نکیتن حادثے کی مجسٹریل جانچ بھی قائم کی ہے۔ اس جانچ میں یہ دیکھا جانا ہے کہ حادثے کا شکار ہونے والی عمارت کے پاس قانونی اجازت تھی یا نہیں، بلڈنگ بائی لاز کی خلاف ورزی ہوئی تھی یا نہیں اور اس معاملے میں ایم سی ڈی افسران کی کوئی ذمہ داری تھی یا نہیں۔ دہلی کے ماسٹر پلان 2021 میں کچھ شرائط کے ساتھ رہائشی علاقوں میں ہاسٹل اور پی جی چلانے کی اجازت دی گئی ہے۔ اس کے لیے زمین کے استعمال، منظور شدہ نقشوں، عمارت کی حفاظت، بلڈنگ بائی لاز اور دیگر قابل اطلاق شرائط پر عمل کرنا ضروری ہے۔ دہلی حکومت نے طلبا کی رہائش اور حفاظت کے معاملے پر ایک اعلیٰ اختیاراتی کمیٹی بھی تشکیل دی ہے، جو پی جی اور نجی ہاسٹلوں کے لیے ضابطہ جاتی ڈھانچے پر کام کر رہی ہے۔ ہائی کورٹ نے بھی پی جی کو کنٹرول کرنے والے موجودہ نظام کے بارے میں افسران سے واضح جواب طلب کیا ہے۔

چنئی: پالتو جانور عوامی جگہ چھوڑنے پر مالکان کو ادا کرنا ہوگا 25 ہزار روپے کا جرمانہ

چنئی (ایجنسی) چنئی میں پالتو کتے یا بلی کا لائسنس لینے کے بعد اسے سڑک یا کسی عوامی جگہ پر چھوڑنے پر 25 ہزار روپے جرمانہ ادا کرنا پڑے گا۔ دراصل گریٹر چنئی کارپوریشن (جی سی سی) نے یہ نیا ضابطہ نافذ کیا ہے۔ خبر رساں ایجنسی 'آئی اے این ایس' کے مطابق میونسپل کارپوریشن کو مسلسل شکایات موصول ہو رہی تھیں کہ لوگ اپنے پالتو جانوروں کا رجسٹریشن کرانے کے باوجود انہیں سڑکوں پر چھوڑ دیتے ہیں۔ اسی کو روکنے کے لیے جرمانے کا التزام کیا گیا ہے۔ کارپوریشن ہر لائسنس یافتہ جانور کو اس کے مالک سے جوڑنے کے لیے مائیکرو چپ کا استعمال کر رہی ہے۔ اس چپ میں مالک کا نام، پتہ اور جانور کی اینٹی ریبیز ویکسینیشن کی معلومات موجود ہوتی ہیں۔ اگر کوئی پالتو جانور سڑک پر لاوارث ملتا ہے تو مائیکرو چپ کے ذریعے اس کے مالک کا پتا لگایا جاسکے گا۔ یہ ریکارڈ اس بات کو یقینی بنانے میں بھی مدد کرے گا کہ پالتو جانور کو ہر سال ویکسین لگ رہی ہے یا نہیں۔ شہر کی حدود میں رہنے والے پالتو جانوروں کے مالکان کے لیے لائسنس لینا لازمی ہے۔ یہ ضابطہ اربن لوکل باڈیز ایکٹ، 1998 کی دفعہ 292 اور 2023 میں بنائے گئے قواعد کے تحت نافذ ہے۔ اس کے لیے آن لائن درخواست دی جاسکتی ہے۔ پالتو جانوروں کے لیے مائیکرو چپ لگوانا بھی ضروری ہے۔ جی سی سی نے اپنا آن لائن پالتو جانوروں کے لائسنس کا نظام گزشتہ سال اکتوبر میں شروع کیا تھا۔ رواں سال جولائی تک کارپوریشن 78232 پالتو جانوروں کے مالکان کو لائسنس جاری کرچکی تھی۔ واضح رہے کہ مسلسل موصول ہونے والی شکایات کے بعد ہی کارپوریشن نے جرمانہ عائد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ 25 ہزار روپے کا جرمانہ ان مالکان پر عائد ہوگا جو اپنے لائسنس یافتہ کتوں یا بلیوں کو سڑکوں یا عوامی جگہوں پر چھوڑیں گے۔ رجسٹریشن اور مائیکرو چپ کا مطلب یہ ہے کہ لائسنس ملنے کے بعد بھی جانور کی شناخت برقرار رہتی ہے اور رجسٹریشن ریکارڈ کے ذریعے مالک کا پتا لگایا جاسکتا ہے۔

10 فیصد سے زائد معاشی ترقی ممکن ہے: نرملا سیتارمن

بنگلورو، (یو این آئی) مرکزی وزیر خزانہ نرملا سیتارمن نے ہفتہ کو کہا کہ ہندوستان 10 فیصد سے زائد معاشی ترقی کی شرح حاصل کرسکتا ہے، تاہم اس کے لیے مختلف شعبوں میں مزید کوششوں کی ضرورت ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ اسٹارٹ اپس، ٹیکنالوجی، اختراع اور زراعت ملک کی اقتصادی توسیع کے اگلے مرحلے میں اہم کردار ادا کریں گے۔ آئی آئی ٹی مدراس ایلومنائی ایسوسی ایشن کے 'سنگم 2026' پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے محترمہ سیتارمن نے کہا کہ ''10 فیصد سے زائد ترقی کی شرح حاصل کرنا ممکن ہے۔'' انہوں نے کہا کہ زیادہ شرح نمو حاصل کرنے سے ہندوستان کے 'آتم نربھر بھارت' اور 'وکست بھارت' کے سفر کو بھی رفتار ملے گی، تاہم اس کے لیے تمام متعلقہ فریقوں کی جانب سے مزید کوششیں کرنا ہوں گی۔

محترمہ سیتارمن نے کہا کہ ہندوستان کے پاس نئی صلاحیتوں اور ٹیکنالوجی کے لیے مسلسل نئے مواقع پیدا کرکے اور دیرینہ اقتصادی مسائل کے حل کے لیے اختراعات کا استعمال کرکے ترقی کی شرح بڑھانے کی وسیع گنجائش موجود ہے۔ انہوں نے ہندوستان کے تیزی سے پھیلتے ہوئے اسٹارٹ اپ ماحولیاتی نظام کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ آنے والے برسوں میں اسٹارٹ اپس معیشت میں کہیں زیادہ بڑا کردار ادا کرسکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ زراعت میں ٹیکنالوجی پر مبنی اقدامات پیداواریت میں اضافہ، کسانوں کو منڈیوں سے جوڑنے اور زرعی سرگرمیوں کے مختلف مراحل کو تیز کرنے کے ذریعے ''شاندار فرق'' پیدا کرسکتے ہیں۔ وزیر خزانہ نے کہا کہ ڈرون اور جغرافیائی ٹیکنالوجی پہلے ہی زمین کی نقشہ سازی جیسے شعبوں میں تبدیلی لا رہے ہیں۔ ٹیکنالوجی زراعت میں کم روزگار کے مسئلے سے نمٹنے میں بھی مددگار ثابت ہوسکتی ہے، کیونکہ اس کے ذریعے پیداواریت بڑھانے کے ساتھ ساتھ کارکنوں کو نئے آلات کے استعمال کی تربیت دی جاسکتی ہے۔ سیتارمن نے کہا کہ گزشتہ ایک دہائی کے دوران ہندوستان میں ہونے والی اقتصادی تبدیلی کسی خودکار عمل کا نتیجہ نہیں بلکہ سوچ سمجھ کر کیے گئے پالیسی اقدامات کا نتیجہ تھی۔ ہندوستان کے 'فریجائل فائیو' میں شامل ہونے کے دور کو یاد کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ حکومت کو سب سے پہلے ان شعبوں کی نشاندہی کرنا پڑی جن پر فوری توجہ کی ضرورت تھی، اداروں پر اعتماد بحال کرنا پڑا اور اس کے بعد نجی شعبے کی زیادہ شمولیت کے لیے مختلف شعبوں کو کھولا گیا۔

'وندے ماترم' گیت نے ہندو مسلم برادری کے درمیان بڑا فرق پیدا کیا

چنڈی گڑھ میں منعقدہ سیمینار میں مقررین کا اظہار خیال

چنڈی گڑھ، (یو این آئی) سینٹرل سری گرو سنگھ سبھا، آل انڈیا پیس مشن اور انڈین مسلمس فار سول رائٹس کی مشترکہ کوششوں سے سری گرو گرنتھ صاحب بھون، چنڈی گڑھ میں 'وندے ماترم' گیت کے حوالے سے ایک سنجیدہ فکری سیمینار منعقد کیا گیا۔ اس میں ملک کے مختلف حصوں سے آئے ہوئے دانشوروں، قانون دانوں، مذہبی اور سماجی رہنماؤں نے شرکت کی۔ پروگرام کی صدارت پٹنہ ہائی کورٹ کے سابق چیف جسٹس اقبال احمد انصاری نے کیا، جبکہ دہلی سے انڈین مسلمس فار سول رائٹس کے چیرمین اور سابق رکن پارلیمنٹ محمد ادیب بطور مہمان خصوصی شریک ہوئے۔ یہ اطلاع پریس کے لئے جاری ایک ریلیز میں بھی دی گئی۔ گرو سنگھ سبھا کے صدر پروفیسر شام سنگھ نے کہا کہ 'وندے ماترم' کو قومی ترانے کے برابر قانونی تحفظ فراہم کرنے سے اقلیتی برادریوں میں تشویش میں اضافہ ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان مختلف مذاہب اور برادریوں کا ملک ہے اور کسی ایک مذہبی روایت کو دوسری برادریوں پر مسلط نہیں کیا جانا چاہیے۔ مرکزی سری گرو سنگھ سبھا کے جنرل سکریٹری ڈاکٹر خوشحال سنگھ نے کہا کہ ملک میں اکثریت پسند سیاست کے بڑھتے ہوئے اثر و رسوخ کے باعث سکھوں اور مسلمانوں سمیت اقلیتوں میں عدم تحفظ کا احساس پیدا ہو رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آئین کی جانب سے دیے گئے مذہبی اور شہری حقوق کا تحفظ کیا جانا چاہیے۔ دہلی سے آئے انڈین مسلمس فار سول رائٹس کے چیرمین اور سابق راجیہ سبھا رکن محمد ادیب نے کہا کہ آزادی کے بعد مسلمانوں نے ہندوستان میں رہ کر ملک کے جمہوری اور سیکولر نظام میں اپنا کردار ادا کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ 'وندے ماترم' کی بعض سطروں میں دیوی دیوتاؤں کی پوجا سے متعلق حوالوں کے باعث مسلم برادری کو طویل عرصے سے اس کے حوالے سے مذہبی اعتراضات رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر یہ ملک سیکولر ہے تو سرکاری پروگرامز میں وندے ماترم گیت کیسے گایا جا سکتا ہے۔ محمد ادیب نے اس بات کی بھی پرزور مخالفت کی کہ اگر یہ ملک سیکولر ہے تو سرکاری پروگراموں میں صرف ایک مذہب کی خاص رسومات ادا کیوں کی جاتی ہیں۔ پٹنہ ہائی کورٹ کے سابق چیف جسٹس جسٹس اقبال انصاری نے کہا کہ بنکم چندر چٹو اپادھیائے کی تخلیق 'وندے ماترم' اور ناول 'آنند مٹھ' تاریخی طور پر تنازعات کا موضوع رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستانی آئین سیکولر ہے اور کسی شہری کو اس کے مذہبی عقیدے کے خلاف کوئی رسم ادا کرنے پر مجبور نہیں کیا جانا چاہیے۔ سکھ مفکر راجویندر سنگھ راہی نے 'وندے ماترم' اور 'آنند مٹھ' کے تاریخی پس منظر کے حوالے سے اپنے خیالات پیش کرتے ہوئے کہا کہ ان تخلیقات کے مسلم برادری کے تئیں رویے کے بارے میں مورخین میں طویل عرصے سے بحث جاری رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس معاملے کو تاریخی حقائق اور سماجی ہم آہنگی کے نقطۂ نظر سے سمجھنے کی ضرورت ہے۔ اس موقع پر ہردیپ سنگھ ڈبڈبا، سپریم کورٹ کے سینئر ایڈووکیٹ بھانو پرتاپ، آتم جیت سنگھ، ورندر بڈا اور دیا سنگھ اور جسٹس رنجیت سنگھ رندھاوا سمیت دیگر مقررین نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ مقررین نے کہا کہ قومی علامتوں کا احترام کرتے ہوئے آئینی حقوق اور مذہبی آزادی کا بھی تحفظ ہونا چاہیے۔ اس موقع پر دی فریڈم پریس کے ریزیڈنٹ ایڈیٹر انظر الباری، سردار گرتیج سنگھ، سینئر صحافی ج سپال سنگھ سدھو، ہمیر سنگھ، جماعت پنجاب کے امیر حلقہ نذیر محمد، ایڈووکیٹ پونم آریہ، ستویندر کور، راجندر سنگھ، اکار سنگھ، کیپٹن گوردیپ سنگھ گھمن اور دیپک چنراٹھل، ڈاکٹر پروین حسین سمیت کئی اہم شخصیات موجود تھیں۔

بہار: پی ایم سی ایچ کے جونیئر ڈاکٹر پھر ہڑتال پر، او پی ڈی خدمات بند

پٹنہ (ایجنسی) بہار کے سب سے بڑے سرکاری اسپتال پٹنہ میڈیکل کالج ہاسپٹل (پی ایم سی ایچ) کے جونیئر ڈاکٹر ایک بار پھر ہڑتال پر چلے گئے ہیں۔ جونیئر ڈاکٹرس ایسوسی ایشن (جے ڈی اے) نے 26 ستمبر سے اگلے حکم تک او پی ڈی خدمات بند رکھنے کا اعلان کیا ہے۔ حالانکہ ایمرجنسی، آئی سی یو اور دیگر ضروری زندگی بچانے والی خدمات جاری رہیں گی۔ جے ڈی اے نے محکمہ صحت سے اپنے مطالبات پر فوری بات چیت اور مقررہ مدت کے اندر کارروائی کرنے کی اپیل کی ہے۔ جے ڈی اے نے اپنی ہڑتال کے پیچھے 4 اہم وجوہات بتائی ہیں۔ تنظیم کا پہلا مطالبہ ڈاکٹروں پر ہونے والے حملوں سے متعلق ہے۔ جے ڈی اے نے ڈی ایم سی ایچ (دربھنگہ میڈیکل کالج اینڈ اسپتال) اور پی ایم سی ایچ میں حالیہ تشدد کے واقعات میں فوری کارروائی، ادارے کی جانب سے ایف آئی آر درج کرنے اور موثر حفاظتی انتظامات کا مطالبہ کیا ہے۔ دوسرا معاملہ سہرسہ میں ڈاکٹروں کے خلاف کی گئی کارروائی سے متعلق ہے۔ جے ڈی اے نے ڈاکٹر سشیل کمار آزاد اور ڈاکٹر روشن لال کے خلاف کی گئی کارروائی کا غیر جانب دارانہ جائزہ لینے کا مطالبہ کیا ہے۔ تنظیم کا کہنا ہے کہ پورے معاملے کے حالات کو دیکھتے ہوئے کارروائی کا جائزہ لیا جانا چاہیے اور محکمہ صحت کو ڈاکٹروں کا موقف بھی سننا چاہیے۔ تیسرا مطالبہ بانڈ پر تعینات ڈاکٹروں سے متعلق ہے۔ جے ڈی اے کا کہنا ہے کہ ان ڈاکٹروں کی تنخواہوں میں ترمیم کی جائے اور ان کی ذمہ داریوں کے مطابق مناسب عہدہ اور معاوضہ طے کیا جانا چاہیے۔ چوتھا مطالبہ این او سی پالیسی سے متعلق ہے۔ جے ڈی اے نے محکمہ صحت کے تحت عائد پابندیوں سے متعلق دفعات میں ترمیم کا مطالبہ کیا ہے۔ تنظیم کے مطابق موجودہ پابندی والی دفعات کا جائزہ لے کر ضروری ترمیم کی جانی چاہیے۔ جے ڈی اے نے کہا ہے کہ محکمہ صحت کو ان تمام مسائل پر ڈاکٹروں کے نمائندوں کے ساتھ فوری طور پر بات چیت کرنی چاہیے اور مقررہ مدت کے اندر حل نکالنا چاہیے۔

بہار میں شدید بارش کی پیش گوئی کے درمیان چوکسی بڑھائی گئی

پٹنہ، (یو این آئی) نیپال میں گنڈک ندی کے کیچمنٹ ایریا میں شدید بارش کی پیش گوئی کے پیش نظر بہار میں چوکسی بڑھا دی گئی ہے اور انتظامیہ کی جانب سے حساس اضلاع کو نگرانی تیز کرنے اور بچاؤ و راحت کے وسائل تیار رکھنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ چیف سکریٹری پرتیے امرت نے ہفتہ کی صبح آفات انتظامیہ محکمہ میں اعلیٰ سطحی ہنگامی اجلاس کرکے صورت حال کا جائزہ لیا اور افسران کو ضروری ہدایات دیں۔ افسران کے مطابق، موجودہ موسم اور ندیوں کی صورت حال کو دیکھتے ہوئے سرحدی اضلاع کے ساتھ ساتھ گنڈک، باگمتی اور کوسی ندی نظام سے وابستہ علاقوں میں خصوصی نگرانی رکھی جارہی ہے۔

کانگریس آئینی اداروں پر حملہ کر رہی ہے: پاترا

بھوبنیشور، (یو این آئی) اڈیشہ کے پوری سے بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے رکن پارلیمان سمبت پاترا نے کانگریس پر آئینی اداروں کو نشانہ بنانے اور الیکشن کمیشن کو بدنام کرنے کا الزام عائد کیا ہے۔ مسٹر پاترا نے ہفتہ کو یہاں صحافیوں سے بات چیت کرتے ہوئے ووٹر فہرستوں کی خصوصی جامع نظرثانی (ایس آئی آر) کے معاملے پر کانگریس سمیت اپوزیشن جماعتوں اور لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی کو تنقید کا نشانہ بنایا۔ انہوں نے کہا کہ دو روز قبل ایک انگریزی اخبار میں الیکشن کمیشن کے بارے میں مضمون شائع ہونے کے بعد مختلف اپوزیشن جماعتوں، بالخصوص کانگریس نے حال ہی میں الیکشن کمیشن کو کمزور کرنے کی کوشش کی۔ الیکشن کمیشن نے آج اس معاملے پر اپنی پوزیشن واضح کرتے ہوئے کہا ہے کہ ووٹر فہرستوں کی خصوصی جامع نظرثانی (ایس آئی آر) کا فیصلہ اتفاق رائے سے کیا گیا تھا۔

منموہن سنگھ فیلو پروگرام کے دوسرے بیچ میں 100 پیشہ ور ہوں گے شامل

نئی دہلی، (یو این آئی) کانگریس نے سابق وزیر اعظم ڈاکٹر منموہن سنگھ کی 94 ویں یوم پیدائش پر ڈاکٹر منموہن سنگھ فیلوز پروگرام کے دوسرے بیچ میں 100 پیشہ ور افراد کو شامل کرنے کا اعلان کیا۔ پروفیشنل کانگریس کے سبکدوش ہونے والے صدر اور راجیہ سبھا کے رکن پارلیمنٹ پروین چکرورتی نیز نومنتخب صدر مدھو یکشی گوڑ نے یہاں کانگریس ہیڈ کوارٹر میں ہفتے کے روز پریس کانفرنس میں اس کی معلومات دیتے ہوئے بتایا کہ دوسرے بیچ میں فیلوز کی تعداد 50 سے بڑھا کر 100 کی گئی ہے۔ اس سال پروگرام کا تھیم فرام پروفیشنل ایکسی لینس ٹو پولیٹیکل امپیکٹ رکھا گیا ہے۔ مسٹر چکرورتی نے کہا کہ یہ پروگرام ڈاکٹر منموہن سنگھ کے ورثے کو آگے بڑھانے والا اقدام ہے اور اس کا مقصد ایسے پیشہ ور افراد کو عوامی زندگی میں آنے کا راستہ دینا ہے جو ملک کے لیے کچھ کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پہلے بیچ میں 17 ریاستوں کے 50 پیشہ ور شامل ہوئے تھے، جن میں ایک تہائی خواتین تھیں۔ یہ فیلوز بینکنگ، تدریس، انفارمیشن ٹیکنالوجی اور طب سمیت مختلف شعبوں سے تھے۔ انہوں نے کہا کہ پہلے بیچ کے تقریباً 56 فیصد فیلوز دیگر پس ماندہ طبقات، درج فہرست ذاتوں اور اقلیتی برادریوں سے تھے۔ مسٹر چکرورتی نے کہا کہ یہ پروگرام پیشہ ور افراد کو سیاست، پالیسی سازی اور قوم کی تعمیر میں اپنی مہارت کا استعمال کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ مسٹر مدھو یکشی گوڑ نے کہا کہ دوسرے بیچ میں بھی باصلاحیت پیشہ ور افراد سیاست، پالیسی سازی اور قوم کی تعمیر میں اپنی مہارت کا استعمال کرسکیں گے۔

'مودی ڈرے ہوئے ہیں، انھیں ڈرنا بھی چاہیے' الیکشن کمیشن کے دفاع میں اترے بی جے پی ترجمانوں پر کانگریس کا حملہ

''ہمارے ملک میں چور ووٹ بھی چرا رہا ہے اور ہیرا پھیری بھی کر رہا ہے۔ یہ ہیرا پھیری ملک کے نوجوانوں کے ووٹ کے ساتھ کی جارہی ہے۔ ملک میں ہر سال خصوصی مختصر نظر ثانی (ایس ایس آر) کا عمل ہونا لازمی ہوتا ہے، جس میں 18 سال کی عمر مکمل کرنے والے نوجوانوں کے نام ووٹر لسٹ میں جوڑے جاتے ہیں۔ لیکن گیانیش کمار نے اس عمل کو 2024 سے روک کر رکھا ہے۔'' یہ بیان کانگریس کی سینئر لیڈر راگنی نایک نے آج ایک پریس کانفرنس کے دوران دیا۔ انھوں نے چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کو ہدف تنقید بناتے ہوئے یہ بھی کہا کہ ''جیسے ہی گیانیش کمار نام کی کٹھ پتلی کا پردہ فاش ہوا، تو انھوں نے اپنی عزت بچانے کے لیے آناً فاناً میں 29-30 ستمبر کو 'یوتھ رجسٹریشن کیمپ' لگانے کی ہدایت دے دی۔ یہی نہیں، گیانیش کمار نے میرٹھ اور وارانسی کا اپناوہ پروگرام بھی رد کر دیا، جس میں وہ جین-زی کو ووٹ سے متعلق جانکاریاں دینے والے تھے۔ یعنی اب وہ منہ چھپانے کی جگہ تلاش کر رہے ہیں۔''

پریس کانفرنس میں راگنی نایک نے راجیو گاندھی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ''1988 میں راجیو گاندھی کی حکومت نے آئین ترمیم کر اس وقت کے جین-زی کو حکومت منتخب کرنے کے عمل میں شامل کیا۔ ووٹ دینے کی کم از کم عمر 21 سال سے گھٹا کر 18 سال کرنے کا تاریخی فیصلہ لیا۔ اب اس کے برعکس ملک کے طلبا، جین-زی اور نوجوانوں سے خوفزدہ مودی حکومت ہر طرح کا حربہ استعمال کر رہی ہے تا کہ ان کا نام ووٹر لسٹ میں شامل نہ ہو سکے۔'' انھوں نے مزید کہا کہ ''اسی مقصد کے تحت حکومت نے کٹھ پتلی الیکشن کمیشن کے ذریعہ 'اسپیشل سمری ریویزن' (ایس ایس آر) کو رکوایا ہے۔'' نوجوانوں کے لیے کانگریس حکومت کے ذریعہ کیے گئے کچھ اہم کام بھی راگنی نایک نے میڈیا کے سامنے رکھے۔

انھوں نے کہا کہ ''یکم اپریل 2010 کو آئین کے آرٹیکل 21 (اے) کو اثر دار بناتے ہوئے تعلیم کے حق کو بنیادی حق بنایا گیا۔ منموہن سنگھ کی حکومت اس ملک میں تعلیم کا حق قانون (آر ٹی ای) لے کر آئی، جس میں 6 سال سے 14 سال کے بچوں کو مفت تعلیم دیے جانے کی بات رکھی گئی۔'' یہ جانکاری دینے کے بعد مودی حکومت کو کٹہرے میں کھڑا کرتے ہوئے وہ کہتی ہیں کہ ''جب نریندر مودی حکومت میں آئے تو انھوں نے تعلیم کا بجٹ گھٹا کر تقریباً نصف کر دیا۔ تعلیمی اداروں میں آر ایس ایس کے لوگوں کو بھر دیا۔ ہر طرف پرائیویٹائزیشن پھیلا دیا اور پیپر لیک مافیا کو تحفظ فراہم کیا۔ مجموعی طور پر تعلیمی نظام کا بنٹا دھار کر دیا۔'' انھوں نے یہ بھی کہا کہ ''جب طلبا نے بدعنوان تعلیمی نظام کے خلاف آواز اٹھائی تو مودی حکومت نے ان پر لاٹھیاں چلوائیں، پیلیٹ گن اور اے کے-47 سے حملہ کروایا۔'' الیکشن کمیشن کو نشانے پر لیتے ہوئے کانگریس لیڈر نے کہا کہ ''الیکشن کمیشن نے جولائی 2026 میں چوری چھپے فارم 6-اے میں ایک ضروری سیکشن جوڑ دیا، جس میں یہ جانکاری طلب کی جاتی ہے کہ آپ کے والدین اور دادا-دادی کہاں کے ووٹر تھے۔

پاکستان نے گڑبڑی کی تو برہموس سے کردیں گے نیست و نابود

ڈپٹی سی ایم برجیش پاٹھک نے دی پڑوسی ملک کو نصیحت

غازی پور:26 ستمبر(پی این ایس) ہفتہ کو غازی پور ضلع کے لنکا میدان میں مفت صحت کیمپ کا افتتاح کرنے کے بعد ایک عوامی اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے نائب وزیر اعلیٰ برجیش پاٹھک نے کہا کہ اگر پاکستان نے کوئی گڑبڑی کی تو لکھنؤ کا براہموس میزائل اسے تباہ کردے گا۔غازی پور کی تاریخ اور اس کے لوگوں کی ہمت کا حوالہ دیتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ ضلع کے ہیروز نے جدوجہد آزادی، 1857 کے انقلاب اور پڑوسی ممالک کے ساتھ تنازعات کے دوران ملک کو عزت بخشی ہے۔انہوں نے کہا کہ یہاں کے نوجوانوں اور ہیروز نے ہر چیلنج کا بہادری سے مقابلہ کیا ہے۔نائب وزیر اعلیٰ نے غنڈوں اور مافیا کے خلاف بھی سخت موقف کا اظہار کرتے ہوئے ان پر زور دیا کہ وہ اپنے ماضی کو یاد رکھیں۔انہوں نے کہا کہ بی جے پی حکومت نے اتر پردیش کو خوف سے پاک سماج بنانے کا کام کیا ہے۔ انہوں نے غازی پور کے لوگوں کو یقین دلایا کہ علاقے میں ضروری انتظامات جلد مکمل کر لیے جائیں گے۔انہوں نے لنکا میدان میں وزیر اعظم نریندر مودی کی سالگرہ کی یاد میں منعقد کی جانے والی سیوا سنکلپ ابھیان کے ایک حصے کے طور پر شمع روشن کر تین روزہ مفت میگا ہیلتھ کیمپ کا افتتاح کیا۔انہوں نے کہا کہ ریاست بھر میں اس طرح کے کیمپوں کا انعقاد کیا جارہا ہے تاکہ ضرورت مندوں کو جوڑا جاسکے جو ابھی تک سرکاری سکیموں کا فائدہ نہیں اٹھا سکے ہیں۔انہوں نے کہا کہ غازی پور کے لوگوں کو بہتر علاج کے لیے بیرون ملک جانے کی ضرورت نہ پڑے اس بات کو یقینی بنانے کے لیے صحت کی خدمات کو مضبوط بنایا جارہا ہے۔انہوں نے کیمپ میں مریضوں کا معائنہ کرنے والے ڈاکٹروں اور میڈیکل ٹیم کی بھی تعریف کی۔کیمپ کا اہتمام بی جے پی لیڈر ابھینو سنہا نے کیا تھا۔اس موقع پر کیمپ آرگنائزر ابھینو سنہا، بی جے پی کے ریاستی نائب صدر کرشنا بہاری رائے، ضلع انچارج اجیت چوبے، راجیہ سبھا ایم پی سنگیتا بلونت، بی جے پی ضلع صدر اوم پرکاش رائے، میونسپل کونسل صدر سریتا اگروال، ضلع پنچایت ایڈمنسٹریٹر سپنا سنگھ، اور دیگر موجود تھے۔

بی جے پی۔ آر ایل ڈی اتحاد سے کئی سابق امیدواروں کا مستقبل غیر یقینی

سہارنپور، 26 ستمبر (یو این آئی) مغربی اتر پردیش میں بی جے پی اور آر ایل ڈی کے درمیان ممکنہ اتحاد اور نشستوں کی تقسیم نے سہارنپور ڈویژن میں 2022 کا اسمبلی انتخاب ہارنے والے بی جے پی امیدواروں کے سیاسی مستقبل کو غیر یقینی بنا دیا ہے۔ان میں تھانہ بھون سے سریش رانا، شاملی سے تیجندر سنگھ میروال، پرقاضی سے پرمود اونٹوال، بڈھانہ سے امیش ملک، کھتولی سے وکرم سینی اور میرا پور سے پرشانت گجر شامل ہیں۔سہارنپور ڈویژن میں اسمبلی کی 16 نشستیں ہیں۔2022 کے انتخابات میں بی جے پی کی قیادت والے اتحاد نے نو نشستیں جیتی تھیں۔ 2027 کے انتخابات میں نشستوں کی تقسیم کا اثر مذکورہ بی جے پی رہنماؤں کے سیاسی امکانات پر پڑ سکتا ہے۔سابق گنے کے وزیر سریش رانا کو حال ہی میں بی جے پی کا ریاستی نائب صدر بنایا گیا ہے، جبکہ سابق مرکزی وزیر سنجیو بالیان کا نام بھی راجیہ سبھا اور قانون ساز کونسل کے لیے زیر غور رہنماؤں میں بتایا جارہا ہے۔آر ایل ڈی کی نظر سہارنپور کی رام پور منیہاران (محفوظ) نشست سمیت ان علاقوں پر ہے جہاں پارٹی کی نمائندگی رہی ہے۔سہارنپور ضلع میں بی جے پی 2022 میں ہاری ہوئی بیہٹ اور سہارنپور اسمبلی نشستوں پر نئے امیدواروں پر بھی غور کرسکتی ہے۔سہارنپور نشست پر ایس پی کے آشو ملک نے بی جے پی کے جگپال سنگھ کو شکست دی تھی۔سہارنپور شہر، دیوبند، نکڑ اور دیگر نشستوں پر بھی ممکنہ امیدواروں کے ناموں کو لے کر پارٹی میں غور جاری ہے۔تاہم بی جے پی، آر ایل ڈی اور دیگر اتحادی جماعتوں کے درمیان نشستوں کی حتمی تقسیم اور امیدواروں کے نام ابھی طے نہیں ہوئے ہیں۔

ادبی دنیا مولانا سیادت کو بھلا نہیں پائے گی: پنڈت بھون شرما

امروہہ کی نواب منزل میں معروف شیعہ عالم دین مولانا ڈاکٹر سید محمد سیادت نقوی کو پُراثر خراج عقیدت

امروہہ: 'کاروانِ خلوص' ادارے نے نواب منزل میں سابق شیعہ امام جمعہ و عظیم عالم دین مولانا ڈاکٹر سید محمد سیادت نقوی کی تعلیمی اور پُرامن معاشرے کے قیام کے لیے انجام دی گئی خدمات کے اعتراف میں 'جلسہ اظہار تعزیت' کے عنوان سے ایک باوقار تعزیتی مجلس کا انعقاد کیا۔ پروگرام کا آغاز سید محمد سلیم کی تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ حافظ احمد حسین (سجادہ نشین روضہ عباس علی شاہ) کی سرپرستی اور سید محبوب حسین زیدی کی صدارت میں منعقدہ اس تعزیتی مجلس کی نظامت معروف ادیب پروفیسر ناصر نقوی نے کی۔ انہوں نے اپنے خطاب میں نواب منزل سے مولانا کے خاندان کے نسلوں پرانے روحانی اور فکری تعلق کو اجاگر کیا۔ تعزیتی مجلس سے خطاب کرتے ہوئے نواب سید مراد علی خان نے مولانا سیادت کے خاندان کی جانب سے مذہبی اور روایتی اقدار کو محفوظ رکھنے میں دی گئی خدمات پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ وہیں صوفی انٹرنیشنل مشن کے سید اویس رضوی نے مولانا کی صورت میں ایک دین دار عالم کے انتقال سے معاشرے میں پیدا ہونے والے اخلاقی اور تعلیمی ناقابل تلافی نقصان پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اس کے علاوہ پروفیسر حسنین اختر اور مولانا ڈاکٹر احسن اختر سمیت دیگر معزز مہمانوں نے بھی مولانا کی خدمات کو یاد کرتے ہوئے انہیں خراج عقیدت پیش کیا۔ مجلس میں سید حسن امام حسن اور پنڈت بھون شرما نے اپنے کلام کے ذریعے مولانا نقوی کے تئیں اپنے جذبات کا اظہار کیا، جس سے پورا ماحول جذباتی ہو گیا۔ یہ پروگرام نہ صرف ایک عظیم عالم کی یاد تازہ کرنے کا ذریعہ بنا، بلکہ معاشرے کے سچے رہنماؤں کے افکار کو زندہ رکھنے کے عزم کا بھی اعادہ کیا گیا۔ آخر میں مولانا حافظ احمد حسین کی جانب سے مولانا نقوی کے لیے دعا کرائے جانے کے ساتھ ہی اس تعزیتی مجلس کا اختتام ہوا۔ اس موقع پر شہر کی متعدد دانشور اور معزز شخصیات موجود رہیں۔

قل شریف کی رسم کے ساتھ 110واں سالانہ جشن گیارہویں شریف اختتام پذیر

سجادہ نشین ڈاکٹر سید عمر احمد مسکینی نے ملک کی خوشحالی، ترقی، اتحاد اور سالمیت کے لیے دعاء کی

بلند شہر 26 ستمبر (پریس ریلیز) حضرت بابا فرید صابری رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت حاجی بابا مسکین شاہ تاجی رحمۃ اللہ علیہ کا تین روزہ سالانہ عرس اور 110واں جشن گیارہویں شریف زیر سرپرستی زینت سلسلۂ صابریہ حضرت علی منظر اعجاز قدوسی صابری، سجادہ نشین درگاہ عالیہ حضرت مخدوم علی احمد صابر کلیری اور مہمان خصوصی حضرت یاور میاں کی موجودگی میں جمعہ کی علی الصبح قل شریف کی رسم کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ اس موقع پر درگاہ حضرت حاجی بابا مسکین شاہ تاجی رحمۃ اللہ علیہ کے سجادہ نشین ڈاکٹر سید عمر احمد مسکینی نے ملک کی ترقی، خوشحالی، اتحاد و سالمیت اور استحکام کے لیے خصوصی دعاء کی۔اس موقع پر مہمان خصوصی صابری سجادہ نشین یاور میاں، غازی میاں کے علاوہ خصوصی مہمانوں میں حضرت بابا تاج الدین ناگپوری رحمۃ اللہ علیہ کی درگاہ کے خادم عبدالقادر تاجی اور حضرت بھیاجی رحمۃ اللہ علیہ کی درگاہ کے خادم شہزاد خان خصوصی طور پر موجود رہے۔ درگاہ کے متولی سید تاج الدین شاہ مسکینی نے مہمانوں کا پھول مالائیں پہنا کر اور دستار بندی کرکے استقبال کیا۔سہ روزہ عرس میں قرآن خوانی، تبرکات مبارک کی زیارت، چادر کا جلوس، مزار مبارک پر گلاب پوشی، چادر پوشی، نیاز اور لنگر تقسیم، محفل نعت و تقاریر، علماء کا خطاب، میلاد شریف، محفل سماع اور قوالی کی محفل منعقد کی گئی۔جمعہ کی صبح 4 بجے قل شریف کی رسم کے ساتھ سہ روزہ سالانہ عرس کا اختتام ہوا۔ اس موقع پر سجادہ نشین سید شاہ حسین مسکینی نے ملک کی ترقی، خوشحالی، اتحاد و سالمیت کے لیے خصوصی دعاء کی۔

عرس کے پہلے روز فجر کی نماز کے بعد غوث محل میں قرآن خوانی، بعد نماز عصر زیارت جبہ مبارک، جلوس چادر و گلاب پوشی مزار پاک۔عشاء کی نماز کے بعد میلاد شریف اور محفل سماع و قوالی کا خصوصی اہتمام کیا گیا۔دوسرے روز گیارہویں شریف کی خصوصی نیاز اور لنگر کا اہتمام کیا گیا۔ عشاء کی نماز کے بعد درگاہ شریف میں محفلِ نعت خوانی و تقریر منعقد ہوئی۔ تیسرے روز بعد نماز عصر حضرت خواجہ مخدوم صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ کی فاتحہ ادا کی گئی۔ اس کے بعد محفل قوالی منعقد کی گئی۔جمعہ کی صبح 4 بجے قل شریف کی رسم کے ساتھ ہی تین روزہ سالانہ عرس اختتام پذیر ہوا۔اس موقع پر سجادہ نشین ڈاکٹر سید عمر احمد مسکینی نے ملک کی ترقی، خوشحالی، اتحاد و سالمیت کے لیے خصوصی دعاء کی۔پروگرام کے کنوینر سید تاج الدین مسکینی نے تمام مہمانوں، عقیدت مندوں اور معاونین کا شکریہ ادا کیا۔اس موقع پر سید ولی مسکینی، سید حیدر مسکینی، حاجی مستن مسکینی، اکرم مسکینی، سلیم مسکینی، حنیف سنگوڑی، علیم مسکینی، قاسم مسکینی، صوفی باب الدین، صوفی ڈاکٹر ظہیر احمد، حافظ فاروق، سبحان احمد، صوفی حنیف خاں، سعید غازی، ڈاکٹر مرشد کریم، عبدالعزیز انصاری سمیت سینکڑوں عقیدت مند موجود رہے۔

'علم کی روشنی' پروگرام میں تعلیمی خدمات کو خراجِ تحسین

پبلک گرلز انٹر کالج دیوبند میں میگزین کا اجرا، مہمانوں نے سراہا

دیوبند، 6 2/اگست (ڈاکٹر فیروز خان) معروف عصری ادارہ پبلک گرلز انٹر کالج دیوبند اور پبلک نرسری اینڈ جونیئر ہائی اسکول دیوبند میں علم کی روشنی کے عنوان سے ایک پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ پروگرام میں مہمان خصوصی کے طور پر مسلم فنڈ دیوبند کے منیجر سہیل صدیقی اور عیدگاہ وقف کمیٹی دیوبند کے سکریٹری محمد انس صدیقی موجود تھے، جبکہ مہمان ذی وقار کے طور پر معروف صحافی و راجستھان پتریکا کے اتر پردیش انچارج شیومنی تیاگی، سینئر جرنلسٹ اشوک گپتا، ممتاز افسانہ نگار اور معروف مصنفہ ڈاکٹر رخشندہ روحی مہدی، معروف صحافی ڈاکٹر فیروز خان، ماہر تعلیم و شاعر ماسٹر شمیم کرتپوری اور مولانا حبیب صدیقی کی صاحبزادی شائستہ عمیس، سماجی خدمت گار نجم عثمانی، عدیل صدیقی، اسماعیل قریشی اور فیضی صدیقی نے شرکت کی۔ پروگرام میں شرکت کرنے والے تمام مہمانان کرام کا کالج انتظامیہ کمیٹی کی جانب سے بکے اور تحائف پیش کرکے پر جوش استقبال کیا گیا۔ تقریب کا آغاز ادارہ کی طالبہ لبیبا کی تلاوت کلام پاک اور طالبہ بشری کے ذریعہ پیش کی گئی نعت رسول مقبول ﷺ سے ہوا، بعدازیں طالبات نے کالج کا ترانہ اور قومی گیت بھی پیش کیا۔ پروگرام کی صدارت مرحوم حبیب صدیقی کے بھائی ایاز صدیقی نے کی جبکہ نظامت کے فرائض اسکول ٹیچر زیبا نابد نے انجام دئے۔ منعقدہ پروگرام میں ادارہ کی پرنسپل صباء حبیب صدیقی نے جہاں مہمانان کرام کا شکریہ ادا کیا وہیں ادارہ کے بانی اور اپنے والد محترم مولانا حبیب صدیقیؒ کے تعلیمی عزم اور ان کی ترقیاتی سوچ کا ذکر کرتے ہوئے اسکول کی میگزین "علم کی روشنی" پر تفصیلی گفتگو کی۔ انہوں نے کہا کہ انسان کوشش کرتا ہے نتیجہ اللہ کے ہاتھ میں ہے، ہم دعاء کرتے ہیں کہ اللہ تعالی ہمیں دنیائے علم و عمل میں مخلصانہ خدمات انجام دینے کی توفیق نصیب فرمائے اور ہماری کوششوں کو قبول فرمائے۔ اس دوران کالج انتظامیہ کمیٹی اور مہمانان کرام کے بدست اسکول کی میگزین "علم کی روشنی" کا اجراء بھی عمل میں آیا۔ تقریب میں شریک مہمانان کرام نے اپنے خطابات میں طالبات کی محنت، اساتذہ کی لگن اور ادارہ کی تعلیمی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے طالبات کی تعلیمی کارکردگی کو سراہا۔ منعقدہ پروگرام میں خطاب کرتے ہوئے سہیل صدیقی، محترمہ شائستہ عمیس اور محمد انس صدیقی نے کہا کہ ہم اس موقع پر اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے ہماری کوششوں کو شرف قبولیت بخشا۔ محترمہ ڈاکٹر رخشندہ روحی مہدی نے کہا کہ ان کی تعلیمی ابتدا اسی ادارے سے ہوئی تھی اور آج یہ ادارہ ایک تناور درخت کی صورت اختیار کر چکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جس دور میں مولانا حبیب صدیقی نے اس ادارے کی بنیاد رکھی، اس وقت دیوبند میں تعلیم نسواں کے لئے ایسے اداروں کا تصور ممکن نہیں تھا، انہوں نے ادارے کے تمام ذمہ داران اور ٹیچرز کو میگزین کے اجراء کی مبارکباد پیش کی۔ شیومنی تیاگی، ماسٹر شمیم کرتپوری، اشوک گپتا، اسماعیل قریشی اور نجم عثمانی نے ادارہ کی نصف صدی سے زائد عرصہ پر محیط تعلیمی خدمات کو سراہتے ہوئے کہا کہ مولانا حبیب صدیقی نہایت دور اندیش اور معاملہ فہم انسان تھے، وہ کبھی کوئی فیصلہ جلد بازی اور عجلت میں نہیں کرتے تھے۔ انہوں نے ۱۹۷۱ء اس وقت تعلیم نسواں کے لئے اس ادارے کی بنیاد رکھی جب دیوبند میں بچیوں کی محفوظ تعلیم کے لئے اس نوعیت کا کوئی ادارہ موجود نہیں تھا۔ انہوں نے کہا کہ مولانا مرحوم ملت اور شہر دیوبند کے حقیقی خیر خواہ تھے۔ محمد ایاز صدیقی نے اپنے صدارتی خطاب میں مولانا حبیب صدیقی کی ہمہ جہت خدمات پر روشنی ڈالی اور ادارے کے ذمہ داران کو میگزین کی اشاعت پر مبارکباد دیتے ہوئے مسرت کا اظہار کیا۔ تقریب میں ادارہ کی ایجوکیشن انچارج شبانہ سفان سمیت اسکول ٹیچرز ساجدہ فہیم، محترمہ شاکرہ، محترمہ شبانہ، محترمہ شائستہ، شبانہ ذکی، محترمہ شاہین، روبینہ شہزاد، حیات، رجنی، فہیمینا، محمد غزالی، خضیمہ، محمد شہزاد، فیضی صدیقی، سمیر چودھری، سرور عثمانی اور محمد ساجد بطور خاص موجود تھے۔ اسکول کی پرنسپل صباء حبیب صدیقی کی نگہداشت میں پروگرام خیریت کے ساتھ اختتام پزیر ہوا جس میں بڑی تعداد میں علاقہ کے سرکردہ افراد سمیت طلبہ و طالبات کے والدین اور سرپرستان موجود تھے۔

یمنا ایکسپریس وے بس حادثے پر الہ آباد ہائی کورٹ سخت

سلیپر بسوں کی سیکورٹی پر ریاستی حکومت سے جواب طلب

نوئیڈا: 26 ستمبر (پی این ایس) گریٹر نوئیڈا میں یمنا ایکسپریس وے پر سلیپر بس میں آگ لگنے کی وجہ سے 9 مسافروں کی دردناک موت ہوگئی تھی۔ اس حادثے کے سبب لوگوں میں غم و غصے کا ماحول ہے، اور اس معاملے کو الہ آباد ہائی کورٹ نے سنجیدگی سے لیا ہے۔ حادثے سے متعلق میڈیا رپورٹس کا ازخود نوٹس لیتے ہوئے ہائی کورٹ نے ریاست میں چلنے والی سلیپر بسوں کی سیکورٹی اور نگرانی کے حوالے سے ریاستی حکومت سے جواب طلب کیا ہے۔ اس معاملے کی اگلی سماعت 13 اکتوبر کو ہوگی۔ جسٹس سوربھ شیام شمشیری کی سنگل بنچ نے معاملے کی سماعت کرتے ہوئے پرنسپل سکریٹری، پولیس ڈائریکٹر جنرل اور ایڈیشنل چیف سکریٹری ٹرانسپورٹ سمیت متعلقہ افسران کو ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے طلب کیا۔ عدالت نے حادثے کی وجوہات، حادثے کے بعد اٹھائے گئے اقدامات اور ریاست میں مسافروں کی سیکورٹی کے موجودہ انتظامات سے متعلق افسران سے معلومات طلب کی۔ سماعت کے دوران عدالت نے مختلف خبروں کا بھی حوالہ دیا۔ ان رپورٹس میں حادثے کے دوران مسافروں میں افراتفری اور مبینہ طور پر مدد ملنے میں ہوئی تاخیر جیسی باتوں کا بھی ذکر کیا گیا تھا۔ عدالت نے ملک میں گزشتہ 3 برسوں کے دوران بسوں میں آگ لگنے کے واقعات سے متعلق اعداد و شمار کا بھی نوٹس لیا۔ ہائی کورٹ نے سلیپر بسوں کی حفاظتی جانچ کے حوالے سے خصوصی ہدایات دی ہیں۔ عدالت نے کہا کہ رات کے وقت چلنے والی سلیپر بسوں کا اچانک اور موثر معائنہ کیا جائے۔ بسوں میں فائر فائٹنگ آلات، ہنگامی حفاظتی انتظامات اور دیگر مقررہ معیار کی جانچ میں کسی طرح کی لاپروائی نہیں ہونی چاہیے۔ عدالت نے یہ بھی واضح کیا کہ حفاظتی معیار کی خلاف ورزی کی صورت میں کارروائی صرف ڈرائیور یا کنڈکٹر تک محدود نہیں رہنی چاہیے۔ بس آپریٹر اور لائسنس ہولڈر کی ذمہ داری بھی طے کی جانی چاہیے۔ سنگین بے ضابطگی پائے جانے پر لائسنس منسوخ کرنے یا دیگر قانونی کارروائی پر بھی غور کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ ہائی کورٹ نے ریاستی حکومت کو اگلی سماعت تک تفصیلی حلف نامہ داخل کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس میں گزشتہ 3 برسوں میں جاری کیے گئے سلیپر بس پرمٹ، حفاظتی جانچ، بسوں میں غیر قانونی تبدیلی، تجارتی پارسل کی نقل و حمل، ریاست کی سرحدوں پر چیکنگ کے انتظامات اور حادثات کے معاملات میں کی گئی کارروائی کی معلومات شامل کرنی ہوں گی۔

فرخ آباد: 4 انسپکٹرز اور 7 سب انسپکٹرز کی تعیناتی میں بدلاو

فرخ آباد: 26 ستمبر (پی این ایس) ضلع میں امن و امان کو مزید مضبوط بنانے کے لیے سپرنٹنڈنٹ آف پولیس آرتی سنگھ کی ہدایت پر 11 انسپکٹرز اور سب انسپکٹرز کے دائرہ اختیار کو تبدیل کیا گیا ہے۔ فہرست کے مطابق انسپکٹر رحمت خان کو پولیس لائنز سے انچج کرکے آئی جی آر ایس پبلک گریونس سیل کا انچارج بنا دیا گیا ہے۔ انسپکٹر پریم چندر کو پولیس لائنز سے تبدیل کرکے اے ایچ ٹی یو کا انچارج بنایا گیا ہے۔ انسپکٹر راجیش کمار سنگھ کا تبادلہ کوتوالی فتح گڑھ سے پولیس لائنز کر دیا گیا ہے۔ انسپکٹر پرمود کمار کو پولیس لائنز سے تبدیل کرکے یوپی 112 کا انچارج بنا دیا گیا ہے۔ سب انسپکٹر سندیپ کمار گوتم کو سینئر سب انسپکٹر کمل گنج سے کمیشن سیل کا انچارج بنا دیا گیا ہے۔ سب انسپکٹر موہت دویدی کو مادرواجہ پولیس اسٹیشن سے خداگنج پولیس اسٹیشن کمل گنج کا انچارج بنایا گیا ہے۔ سب انسپکٹر سبھاش چندرا کو خداگنج پولیس اسٹیشن کمل گنج سے مادرواجا تھانے میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ سب انسپکٹر راجیش کمار یادو کو پولیس لائنز سے فرخ آباد میں نخاس چوکی کا انچارج مقرر کیا گیا ہے، سب انسپکٹر آشیش کمار سنگھ کو پولس لائنز سے مادرواجہ تھانے میں رائے پور چوکی کا انچارج مقرر کیا گیا ہے، سب انسپکٹر شاکر علی کو نکونہ سے تھانہ چوکی کا انچارج اور لنچنگ پولس چوکی کا انچارج مقرر کیا گیا ہے۔ سب انسپکٹر ستیش چندر یادو کو پولیس لائنز سے بزنس سیل اور دشتی سیل کا انچارج مقرر کیا گیا ہے۔

مویشیوں کے کھیت میں گھسنے پر جھگڑا، نوجوان کی بے رحمی سے پٹائی

ملزمان پر تلوار اور لوہے کی راڈ سے حملہ کرنے کا الزام، پولیس میں شکایت درج

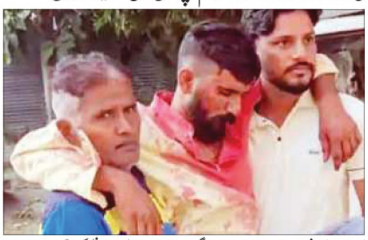

بلند شہر 26 ستمبر (پریس ریلیز) بلند شہر کی تحصیل شکار پور کے گاؤں خدادیا میں اتوار کے روز ایک کھیت میں مویشیوں کے داخل ہونے پر جھگڑے کے بعد ایک نوجوان پر تلوار اور لوہے کی راڈ سے جان لیوا حملہ کیا گیا۔ زخمی نوجوان آکاش کمار کو تشویشناک حالت میں پہاسو اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ اطلاع کے مطابق شکار پور کوتوالی علاقے کے گاؤں خدادیا کے رہنے والے روی کمار نے بتایا کہ جمعہ کی شام تقریباً چار بجے مہیش کے مویشی سرجیت سنگھ کے کھیت میں گھس گئے تھے۔ سرجیت نے انہیں روی کے مویشی سمجھ کر اس کے والد کو گالی دینا شروع کر دیا۔ روی کے چھوٹے بھائی آکاش کمار نے اس زیادتی پر احتجاج کیا تو سرجیت سنگھ، دلیپ کمار، گرودیو سنگھ اور ریوتی سنگھ نے اس پر تلوار اور لوہے کی راڈ سے حملہ کر دیا۔ شدید چوٹ آنے سے آکاش لہولہان حالت میں زمین پر گر کر بے ہوش ہو گیا۔ حملہ آور اسے جان سے مارنے کی دھمکی دیتے ہوئے موقع سے فرار ہو گئے۔ پڑوسیوں کی مدد سے آکاش کو بے ہوشی کی حالت میں تھانے لے جایا گیا، جہاں سے اسے فوری طور پر پہاسو اسپتال میں داخل کرایا گیا۔ تھانہ انچارج ورون کمار شرما نے بتایا کہ شکایت کی بنیاد پر نامزد ملزمان کے خلاف مقدمہ درج کر لیا گیا ہے۔ معاملے کی تحقیقات کی جارہی ہیں، قصورواروں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔

اے ایم یو کے ایس ٹی ایس اسکول میں انٹر اسکول بیت بازی مقابلہ منعقد

علی گڑھ، 26 ستمبر: علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے سیدنا طاہر سیف الدین اسکول نے ادبی ہفتہ کی تقریبات کے تحت انٹر اسکول بیت بازی مقابلہ منعقد کیا، جس میں سر سید اکیڈمی کے ڈپٹی ڈائریکٹر ڈاکٹر مشتاق صدف اور ایس ٹی ایس اسکول کے سابق پوسٹ گریجویٹ ٹیچر، اردو جناب فرید احمد صدیقی نے جج کے فرائض انجام دیے۔ شریک اسکولوں کے طلبہ نے اپنے اشعار سے شعر و سخن سے اپنی وابستگی، حافظہ اور زبان پر قدرت کا مظاہرہ کیا۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر مشتاق صدف نے ادبی سرگرمیوں میں طلبہ کی شرکت کو سراہا۔ انہوں نے لسانی اور ثقافتی ورثے کے تحفظ میں اردو ادب و شاعری کے کردار کو اجاگر کیا اور طلبہ کو وسیع مطالعے، ادب کی گہری تفہیم پیدا کرنے اور ادبی سرگرمیوں میں فعال طور پر حصہ لینے کی ترغیب دی۔ جناب فرید احمد صدیقی نے بھی طلبہ کی پُرجوش شرکت اور اردو شاعری پر ان کے عبور کو سراہا۔ انہوں نے طلبہ کو شاعری اور ادب کے مطالعے کی عادت اپنانے کی ترغیب دی۔ نتائج کا اعلان ڈاکٹر مشتاق صدف نے کیا۔ آر ایم پی ایس اے ایم یو سٹی اسکول کے محمد حمزہ اور ماسٹر ابو عفان کی ٹیم نے پہلی پوزیشن حاصل کی۔ ایس ٹی ایس اسکول کے ابو ہریرہ اور عبدالعظیم کی ٹیم اور اے بی کے گرلز اسکول کی حبا فاطمہ اور عفیفہ انجم پر مشتمل ٹیم نے مشترکہ طور پر دوسری پوزیشن حاصل کی۔ اے ایم یو گرلز اسکول کی عناب رضوی اور عائشہ طلحہ پر مشتمل ٹیم نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ ایس ٹی ایس اسکول کے نائب پرنسپل ڈاکٹر محمد عالمگیر نے طلبہ کی کارکردگی کو سراہتے ہوئے فاتحین اور تمام شریک ٹیموں کو مبارکباد پیش کی۔ انہوں نے اس سلسلہ میں اساتذہ کی کاوشوں کو بھی سراہا۔ ایس ٹی ایس اسکول کے پرنسپل جناب فیصل نفیس نے مقابلے کے کامیاب انعقاد پر منتظمین، شرکاء، ججوں اور اساتذہ کو مبارکباد دی۔ انہوں نے کہا کہ ایسے مقابلے طلبہ میں اعتماد، نظم و ضبط، صحت مند مسابقتی جذبہ اور زبان و ادب کے احترام کو فروغ دیتے ہیں۔ محترمہ فوزیہ نکہت نے کلمات تشکر ادا کئے۔ پروگرام کے انعقاد میں جناب فرحان حبیب، جناب محمد عرفان، محترمہ نگہت وحید، جناب آصف احمد صدیقی اور محترمہ نسرین فاطمہ نے تعاون کیا۔ محترمہ نازیہ سنبل اور جناب شہاب اللہ خان نے نظامت کے فرائض انجام دیے۔

سلطان پور کی عدالت نے دو سگے بھائیوں کو عمر قید کی سزا سنائی

امیٹھی، 26 ستمبر (یو این آئی) اتر پردیش کے امیٹھی ضلع میں 16 سال پرانے قتل کے معاملے میں سلطان پور کی عدالت نے دو سگے بھائیوں کو عمر قید اور جرمانے کی سزا سنائی ہے۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ امیٹھی شرونن ٹی نے ہفتہ کو بتایا کہ 'آپریشن کنوکشن' کے تحت پولیس کی مؤثر پیروی کی بدولت عدالت نے گریش کمار پانڈے اور ستیش کمار پانڈے کو قصوروار قرار دیا۔ ضلع و سیشن جج سلطان پور کی عدالت نے دونوں ملزمان کو تعزیرات ہند کی دفعہ 302 / 34 کے تحت عمر قید اور 75، 75 ہزار روپے جرمانے کی سزا سنائی۔

مرادآباد میں بارش سے معمولات زندگی متاثر، دو افراد ہلاک

مرادآباد، 26 ستمبر (یو این آئی) اتر پردیش کے مرادآباد ڈویژن میں ہفتہ کی صبح سے تیز ہواؤں کے ساتھ جاری بارش نے معمولات زندگی کو بری طرح متاثر کیا ہے۔ مرادآباد اور رامپور میں بجلی کا کرنٹ لگنے سے دو افراد کی موت ہوگئی۔ مرادآباد کے بنگلہ گاؤں سبزی منڈی کے رہنے والے 25 سالہ اشوک بارش کے دوران بھیگے ہوئے بجلی کے کھمبے کی زد میں آکر ہلاک ہوگئے۔ رامپور کے ٹانڈہ علاقے میں 38 سالہ کنٹریکٹ بجلی ملازم کیبل ٹھیک کرتے وقت اچانک کرنٹ کی زد میں آگئے اور علاج کے دوران انہیں مردہ قرار دے دیا گیا۔ مسلسل بارش اور تیز ہواؤں سے امروہہ، گجرولا اور آس پاس کے علاقوں میں ہزاروں ایکڑ دھان اور گنے کی کھڑی فصلیں زمین پر گر کر تباہ ہوگئی ہیں۔ تیار دھان کی فصل گرنے اور پانی بھرنے سے کٹائی اور تھریشنگ کا کام بھی متاثر ہوا ہے۔ محکمہ زراعت کے افسران کے مطابق بارش رکنے کے بعد نقصان کا درست اندازہ لگایا جائے گا۔ مرادآباد، رامپور، بجنور، امروہہ اور سنبھل کے نشیبی علاقوں میں پانی بھرنے اور بجلی کی فراہمی متاثر ہونے سے لوگوں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ شدید بارش کے اورنج الرٹ کے پیش نظر تمام اسکولوں میں تعطیل کردی گئی ہے اور محکمہ موسمیات نے اتوار تک گرج چمک اور تیز ہواؤں کے ساتھ بارش جاری رہنے کی پیش گوئی کی ہے۔ دوسری جانب امروہہ کے کھادر علاقے میں 14 سال سے زیر تعمیر نامکمل پشتے کے باعث دو درجن سے زائد گاؤں ہر سال سیلاب سے متاثر ہوتے ہیں۔ پشتے کی تعمیر مکمل نہ ہونے سے ہزاروں ہیکٹر فصلیں زیر آب آکر تباہ ہوجاتی ہیں۔ مقامی لوگوں کا کہنا ہے کہ مسلسل نقصان اور قرض کے بوجھ کے باعث کئی کسان اپنی زمینیں فروخت کرکے نقل مکانی پر مجبور ہوئے ہیں۔ انتظامیہ نے کہا ہے کہ پشتے کی تعمیر مکمل کرنا ترجیح ہے اور زمین کے حصول کے معاملے پر کسانوں سے بات چیت کی جارہی ہے۔

دیہی ترقیاتی منصوبوں میں معیار اور بروقت تکمیل پر زور

کیشو پرساد موریہ نے افسران کو مؤثر حکمتِ عملی کی ہدایت

لکھنؤ: 26 ستمبر۔ ڈپٹی چیف منسٹر جناب کیشو پرساد موریہ نے دیہی ترقیات کے محکمے کے عہدیداروں کو ہدایت دی ہے کہ وہ موثر اور ٹھوس حکمت عملی بنا کر ترقیاتی منصوبوں کو نافذ کریں اور زمین پر نظر آنے والے کام کو یقینی بنائیں۔ عہدیداروں کو چاہئے کہ وہ کام کے معیار پر گہری نظر رکھیں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ تمام کام مقررہ مدت کے اندر تیزی سے مکمل ہوں۔ وکست بھارت- جے رام جی اسکیم کے تحت قابل اجازت کام انجام دیا جائے اور کارکنوں کو قواعد کے مطابق وقت پر ادائیگی کی جائے۔ انہوں نے یہ بھی ہدایت دی کہ فیلڈ ورک کا باقاعدگی سے جائزہ لیا جائے۔ نائب وزیر اعلیٰ کی ہدایات کے مطابق ہفتہ کو لکھنؤ کے جواہر بھون کی دسویں منزل پر دیہی ترقیات محکمہ کے ذریعہ تیار کردہ گرام پنچایت پلان (VGPP) کے موضوع پر ایک روزہ تربیتی ورکشاپ کا انعقاد کیا گیا۔ ورکشاپ میں ریاست کے 75 اضلاع سے بالواسطہ اور بالواسطہ 900 افسران اور ملازمین نے حصہ لیا۔ ورکشاپ اور تربیتی پروگرام میں VB-G رام جی یوجنا کے کاموں کو صحیح طریقے سے نافذ کرنے پر زور دیا گیا۔ دیگر اسکیموں کے کامیاب نفاذ کے تکنیکی پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی۔ اس تقریب میں، دیہی ترقیات کے محکمے کے پرنسپل سکریٹری جناب سوربھ بابو نے کام کے تنوع پر زور دیا اور عہدیداروں پر زور دیا کہ وہ کمیونٹی کے مفاد کے کاموں کو ترجیح دیں۔ انہوں نے واضح کیا کہ ایسی کوئی مشینری استعمال نہیں کی جانی چاہیے جس سے مزدوروں کی ملازمتیں بے گھر ہوں، اور کاغذی کارروائی کو کم سے کم کرنے کی ضرورت پر بھی زور دیا۔ دیہی ترقیات کے محکمے کے کمشنر جناب پرمود کمار اپادھیائے نے افسران کو سختی سے ہدایت دی کہ کسی بھی حالت میں وکست بھارت روزگار اور روزی روٹی گارنٹی مشن (VB-G Ram Ji) ایکٹ کے تحت اجازت یافتہ 375 کاموں کے علاوہ کوئی بھی غیر مجاز کام نہیں کیا جانا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ ورکروں کے اعزازیہ کو ترجیحی بنیادوں پر مکمل شفافیت کے ساتھ ادا کیا جائے اور پرانے بقایاجات کا جلد ازالہ کیا جائے۔ ایڈیشنل کمشنر محترمہ نیہا بندھو نے مزدوروں کے غلط ڈیٹا فیڈنگ اور فیلڈ لیول پر تعمیراتی کاموں پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے اسے بے ضابطگی کے طور پر درجہ بندی کرنے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے عملے کو چوکس رہنے کا مشورہ دیا اور افسران سے کہا کہ وہ اپنے اپنے علاقوں میں اپنے پانچ بہترین طریقوں کو ظاہر کریں۔ انہوں نے واضح کیا کہ ٹیکنالوجی کو صرف ایک سہارے کے طور پر استعمال کیا جانا چاہیے، اس پر آنکھیں بند کر کے انحصار نہیں کیا جانا چاہیے۔ پروگرام کے آخری سیشن میں ایکٹ پر مبنی کوئز کے ذریعے شرکاء کا جائزہ لیا گیا۔ موقع پر اعلان کردہ نتائج میں جونپور کے اتل کمار سنگھ اور اعظم گڑھ کے ششانک شیکھر پرجاپتی نے مشترکہ طور پر پہلا مقام حاصل کیا۔ بارہ بنکی کے اکھلیش کمار ورما دوسرے اور فیروز آباد کے رام نریش اوجھا تیسرے نمبر پر آئے۔ آخر میں ایڈیشنل کمشنر محترمہ نیہا بندھو نے تمام شرکاء سے اظہار تشکر کرتے ہوئے ورکشاپ کا اختتام کیا۔

فوڈ پروسیسنگ سے کسانوں کی آمدنی اور روزگار بڑھانے پر زور

کیشو پرساد موریہ نے سرمایہ کاری کو فروغ دینے کی ہدایت دی

لکھنؤ: 26 ستمبر۔ اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ جناب کیشو پرساد موریہ نے کہا ہے کہ فوڈ پروسیسنگ کا شعبہ کسانوں کی آمدنی بڑھانے، نوجوانوں کو روزگار کے مواقع فراہم کرنے اور زرعی مصنوعات کی قدر بڑھانے میں اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔ ریاستی حکومت فوڈ پروسیسنگ انڈسٹری کو فروغ دینے کے لیے موثر پالیسی اور پروموشنل اقدامات کر رہی ہے۔ انہوں نے فوڈ پروسیسنگ ڈپارٹمنٹ

کے افسران کو ہدایت دی ہے کہ وہ اتر پردیش فوڈ پروسیسنگ انڈسٹری پالیسی-2023 کے تحت دستیاب سہولیات، مراعات اور گرانٹس کے بارے میں وسیع پیمانے پر عوامی بیداری اور تشہیر کو فروغ دیں، تاکہ مزید کاروباری افراد اس شعبے میں سرمایہ کاری کے لیے آگے آئیں۔ نائب وزیر اعلیٰ نے کہا کہ فوڈ پروسیسنگ کو فروغ دینے سے زراعت پر مبنی صنعتوں کو تقویت مل سکتی ہے، کسانوں کی مصنوعات کی بہتر منڈی اور زیادہ قیمتیں مل سکتی ہیں۔ اس سے دیہات میں صنعتی سرگرمیاں پھیلیں گی اور نوجوانوں کے لیے مقامی روزگار اور خودروزگار کے مواقع بڑھیں گے۔ انہوں نے کہا کہ فوڈ پروسیسنگ سیکٹر ایک ترقی یافتہ ہندوستان کی تعمیر میں اہم کردار ادا کرتا ہے، اور اتر پردیش حکومت اس شعبے میں سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کے لیے مسلسل کام کر رہی ہے۔ نائب وزیر اعلیٰ جناب کیشو پرساد موریہ کی رہنمائی اور ہدایات کے تحت فوڈ پروسیسنگ یونٹوں کے قیام اور توسیع سے متعلق سرمایہ کاری کی تجاویز کی فوری جانچ کے عمل کو تیز کیا جا رہا ہے۔ یہ پالیسی کھانے اور اس سے متعلقہ پروسیسنگ کی مختلف سرگرمیوں کی حوصلہ افزائی کرتی ہے جس میں پھلوں اور سبزیوں کی پروسیسنگ، دودھ کی پروسیسنگ، کھانے کے لیے تیار اور پکانے کے لیے تیار مصنوعات، ناشتے کے سیریلز، اسنیکس، بیکری، سیریل، دال اور تیل کے بیجوں کی پروسیسنگ شامل ہیں۔ نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ کی ہدایات کے بعد، اتر پردیش فوڈ پروسیسنگ انڈسٹری پالیسی-2023 کے تحت تشکیل دی گئی تشخیصی کمیٹی کی ایک میٹنگ عملاً ہفتہ کو ڈائریکٹریٹ آف فوڈ پروسیسنگ میں بی ایل مینا، ایڈیشنل چیف سکریٹری، باغبانی اور فوڈ پروسیسنگ محکمہ، اتر پردیش حکومت کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ میٹنگ میں آن لائن پورٹل کے ذریعے موصول ہونے والی نئی پراجیکٹ تجاویز کا جائزہ لیا گیا اور ان کا جائزہ لیا گیا۔ اجلاس کو بتایا گیا کہ آن لائن پورٹل پر کل 16 نئی درخواستیں موصول ہوئیں۔ ان میں سے 10 نئے پروجیکٹ پروپوزل اپریزل کمیٹی کو پیش کیے گئے۔ کمیٹی نے اتر پردیش فوڈ پروسیسنگ انڈسٹری پالیسی-2023 کے دفعات کے مطابق تکنیکی اور مالیاتی نقطہ نظر سے پروجیکٹوں کا جائزہ لیا۔ جانچ کے بعد، ان 10 پروجیکٹ کی تجاویز، متعلقہ شرائط کی تعمیل سے مشروط، مزید کارروائی کے لیے ریاستی سطح کی بااختیار کمیٹی کے ذریعے مزید منظوری کے لیے سفارش کی گئی۔ ایڈیشنل چیف سکریٹری مسٹر بی ایل۔ مینا نے کمیٹی کے ارکان اور متعلقہ عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ پروجیکٹ کی تجاویز سے متعلق ضروری طریقہ کار کو مقررہ مدت میں مکمل کریں۔ انہوں نے متعلقہ کاروباریوں سے یہ بھی توقع کی کہ وہ پالیسی کی دفعات اور مقررہ معیارات کی تعمیل کو یقینی بنائیں۔ یہ قابل ذکر ہے کہ اتر پردیش فوڈ پروسیسنگ انڈسٹریز پالیسی-2023 ریاست میں فوڈ پروسیسنگ صنعتوں کے قیام، توسیع اور جدید کاری کی حوصلہ افزائی کے لیے کیپٹل سبسڈی، کولڈ چین اور ویلیو ایڈڈ انفراسٹرکچر، پسماندہ آگے روابط اور دیگر مراعات فراہم کرتی ہے۔ یہ زرعی مصنوعات کی قدر میں اضافے کے ساتھ ساتھ فوڈ پروسیسنگ کے شعبے میں سرمایہ کاری اور روزگار کو فروغ دینے کی راہ ہموار کر رہا ہے۔

موسلا دھار بارش سے یوپی میں 15 افراد ہلاک، 117 مکانات متاثر

ریلیف کمشنر نے ڈی ایم کو متاثرین سے ملنے کی ہدایت دی

لکھنؤ: 26 ستمبر۔ ریاست میں گزشتہ 48 گھنٹوں سے جاری موسلا دھار بارش اور موسم کی صورتحال کے پیش نظر راحت اور بچاؤ کاموں کا مسلسل جائزہ لیا جا رہا ہے۔ ریلیف کمشنر ڈاکٹر ہرشکیش بھاسکر یشود نے ہفتہ کو متاثرہ اضلاع کے ضلع مجسٹریٹوں کو ہدایت دی کہ وہ شدید بارش سے متاثرہ خاندانوں سے ذاتی طور پر ملاقات کریں اور ان کے مسائل کے فوری حل کو یقینی بنائیں۔ انہوں نے واضح کیا کہ عوام کے جان و مال کے تحفظ کو یقینی بنانا ہر حال میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کی اولین ترجیح ہونی چاہیے۔ ریلیف کمشنر نے بتایا کہ ریاست کے 63 اضلاع میں معمول سے زیادہ بارش ریکارڈ کی گئی ہے۔ گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران پوری ریاست میں معمول سے 19 گنا زیادہ بارش ہوئی ہے۔ فرخ آباد میں معمول سے 200 گنا زیادہ بارش ہوئی ہے، کانپور نگر میں 160 گنا زیادہ بارش ہوئی ہے اور قنوج، کانپور دیہات اور ہردوئی میں معمول سے 130 گنا زیادہ بارش ہوئی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ بھدوہی، دیوریا اور علی گڑھ میں معمول کی بارش ہوئی ہے، جبکہ غازی پور میں سب سے کم بارش ریکارڈ کی گئی ہے۔ دوسری طرف باغپت، غازی آباد، متھرا، مظفر نگر، سہارنپور، شاملی، گوتم بدھ نگر اور ہاپوڑ میں بارش نہیں ہوئی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ گزشتہ 48 گھنٹوں میں شدید بارش اور طوفان کی وجہ سے ریاست میں 15 لوگوں کی موت، 4 جانور ہلاک اور 117 مکانات کو نقصان پہنچا ہے۔ اس کے علاوہ 5 افراد زخمی ہوئے ہیں۔ جانی نقصان کے واقعات میں امیٹھی، بہرائچ، بندہ، بارہ بنکی، بستی، فتح پور، ہمیر پور، ہردوئی اور کانپور نگر میں ایک ایک شخص، ایودھیا میں 2 اور لکھیم پور کھیری میں 4 افراد ہلاک ہوئے ہیں۔ بہرائچ میں دیوار گرنے سے 01 اور بستی میں طوفان کی وجہ سے ایک شخص کی موت ہو گئی۔ موسلا دھار بارش اور طوفان کی وجہ سے امیٹھی میں 01 گھر، فرخ آباد میں 01، کاس گنج میں 01، مین پوری میں 01، بلیا میں 02، بلرام پور میں 02، پرتاپ گڑھ میں 02، سنت کبیر نگر میں 02، وارانسی میں 02، غازی پور میں 03، کانپور دیہات میں 03، بہرائچ میں 05، بلیا میں 02، سلطان پور میں 07، اوریا میں 07، پیلی بھیت میں 07، جالون میں 21، باندہ میں 32 اور ہردوئی میں 14 مکانات کو نقصان پہنچا ہے۔ ریلیف کمشنر نے متعلقہ ضلع مجسٹریٹوں کو ہدایت دی کہ وہ جانی نقصان، جانوروں کے نقصان اور مکانات کو پہنچنے والے نقصان کے معاملات کو انتہائی حساسیت کے ساتھ نمٹائیں اور متاثرہ لوگوں کو فوری طور پر جائز امدادی رقم فراہم کریں۔ انہوں نے زخمیوں کے مناسب علاج کو یقینی بنانے اور شدید بارشوں سے ہونے والے نقصانات کا فوری سروے اور تخمینہ لگانے کی ہدایت کی، ضابطے کے مطابق متاثرہ افراد میں امدادی امداد کی فوری تقسیم کو یقینی بنایا۔ انہوں نے بارشوں سے فصلوں کے نقصانات کا جائزہ لینے اور متاثرہ کسانوں کو ضابطے کے مطابق امدادی رقوم فراہم کرنے کی بھی ہدایت دی۔ ریلیف کمشنر نے ضلع مجسٹریٹوں کو ہدایت دی کہ وہ ضرورت کے مطابق فائر سروس، پی اے سی، سول ڈیفنس، ہوم گارڈز اور ڈیزاسٹر دوست کی خدمات کا استعمال کریں۔ تمام ریلیف اور ریسکیو ٹیموں کو متحرک رکھا جائے اور متاثرہ علاقوں کی مسلسل نگرانی کو یقینی بنایا جائے، تاکہ کسی بھی ہنگامی صورتحال میں عوام کو فوری مدد فراہم کی جاسکے۔ ریلیف کمشنر نے کہا کہ نیپال میں شدید بارش کے پیش نظر، متعلقہ ضلع مجسٹریٹوں کو سرحدی اضلاع، خاص طور پر مشرقی اتر پردیش میں دریا کے پانی کی سطح میں اضافے کے امکان کے پیش نظر چوکس رہنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ انہوں نے فلڈ ریلیف اور ریسکیو ٹیموں کو الرٹ رہنے اور ضلع مجسٹریٹس کو فیلڈ میں رہنے اور صورتحال کا مسلسل جائزہ لینے کی ہدایت دی۔ انہوں نے تمام عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ عام لوگوں کی حفاظت کو یقینی بنانے کے لئے انتہائی حساسیت اور تندہی سے کام کریں۔ محکمہ موسمیات کی طرف سے جاری کردہ موسم کی پیشن گوئی اور وارننگ کے مطابق، اگلے 36 گھنٹوں کے اندر موسم معمول پر آنے کی امید ہے۔ اس کے پیش نظر ریلیف کمشنر نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنے گھروں سے صرف اس وقت نکلیں جب بالکل ضروری ہو، محفوظ مقامات پر رہیں اور انتظامیہ اور محکمہ موسمیات کی طرف سے جاری کردہ ہدایات پر عمل کریں۔ کسی بھی آفت کی صورت میں فوری مدد کے لیے ریلیف ہیلپ لائن 1070 پر رابطہ کریں۔

چیف الیکشن کمیشن کے طریقۂ کار پر کانگریس کے سنگین سوالات

ارادھنا مشرا اور ابھیے دوبے نے تقرری، اختلافِ رائے اور ایس آئی آر پر اٹھائے سوال

لکھنؤ، 26 ستمبر۔ کانگریس نے چیف الیکشن کمشنر اور الیکشن کمیشن کے کام کاج، چیف الیکشن کمشنر کی تقرری کے عمل، کمیشن کے اندر مبینہ اختلاف رائے اور ووٹر لسٹ کی خصوصی گہری نظر ثانی (ایس آئی آر) کے طریقۂ کار پر سوالات اٹھائے ہیں۔ لکھنؤ میں منعقدہ مشترکہ پریس کانفرنس میں کانگریس قانون ساز پارٹی کی لیڈر ارادھنا مشرا 'مونا' اور پارٹی کے قومی ترجمان ابھیے دوبے نے ان امور پر تفصیلی نکات پیش کیے۔ کانگریس لیڈروں نے سپریم کورٹ کے 2 مارچ 2023 کے انوپ برنوال بنام یونین آف انڈیا مقدمے کے فیصلے کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اس وقت پانچ رکنی آئینی بنچ نے چیف الیکشن کمشنر اور الیکشن کمشنروں کی تقرری کے لیے وزیر اعظم، لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف یا سب سے بڑی اپوزیشن پارٹی کے لیڈر اور چیف جسٹس آف انڈیا پر مشتمل کمیٹی کی سفارش کا نظام مقرر کیا تھا، جو پارلیمنٹ کی جانب سے قانون بنائے جانے تک نافذ رہنا تھا۔ انہوں نے کہا کہ دسمبر 2023 میں پارلیمنٹ کی جانب سے منظور کیے گئے چیف الیکشن کمشنر اور دیگر الیکشن کمشنروں (تقرری، سروس کی شرائط اور مدت کار) ایکٹ کے تحت سلیکشن کمیٹی میں چیف جسٹس آف انڈیا کی جگہ وزیر اعظم کے نامزد کردہ مرکزی کابینی وزیر کو شامل کیا گیا۔ اس قانون کے تحت 14 مارچ 2024 کو گیانیش کمار اور سکھبیر سنگھ سندھو کو الیکشن کمشنر مقرر کیا گیا۔ کانگریس نے فروری 2025 میں گیانیش کمار کی چیف الیکشن کمشنر کے عہدے پر تقرری کے موقع پر لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی کی جانب سے درج کیے گئے اختلافی نوٹ کا بھی حوالہ دیا۔ پارٹی کے مطابق راہل گاندھی نے سلیکشن کمیٹی سے چیف جسٹس آف انڈیا کو ہٹائے جانے پر اعتراض کیا تھا۔ پریس کانفرنس میں الیکشن کمیشن کے اندر فیصلوں کے طریقۂ کار کا بھی ذکر کیا گیا۔ کانگریس لیڈروں نے ایکٹ 2023 کی دفعہ 18(2) کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ کمیشن کا کام جہاں تک ممکن ہو اتفاقِ رائے سے کیا جانا چاہیے، جبکہ اختلاف کی صورت میں اکثریتی رائے سے فیصلہ کیا جا سکتا ہے۔ کانگریس کے مطابق گزشتہ 10 ماہ کے دوران الیکشن کمشنر سکھبیر سنگھ سندھو اور ویک جوشی نے مختلف معاملات پر کم از کم 14 مرتبہ تحریری اعتراضات درج کیے۔ ان کے مطابق مئی سے اگست 2026 تک تین رکنی کمیشن کی کوئی مکمل میٹنگ نہیں ہوئی اور 9 ستمبر کو چار ماہ کے بعد مکمل میٹنگ ہوئی۔ کانگریس نے دعویٰ کیا کہ دونوں کمشنروں نے ووٹر لسٹ، نئے ووٹروں کے اندراج، نام حذف کرنے اور آئی ٹی نظام سے متعلق بھی اعتراضات درج کیے تھے۔ پریس کانفرنس میں 2019 کے لوک سبھا انتخابات کے دوران سابق الیکشن کمشنر اشوک لواسا کے اختلافی نوٹ کا بھی حوالہ دیا گیا۔ کانگریس لیڈروں نے کہا کہ اس وقت وزیر اعظم نریندر مودی کی بعض تقریروں سے متعلق ضابطۂ اخلاق کے معاملات میں کلین چٹ دیے جانے کے دوران لواسا نے اختلافِ رائے درج کیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ بعد میں اختلافی نوٹ کو آر ٹی آئی کے تحت فراہم کرنے سے انکار کا معاملہ بھی سامنے آیا تھا۔ ایس آئی آر کے حوالے سے کانگریس نے کہا کہ اس عمل کے تین مرحلوں میں اب تک 26 ریاستوں اور چھ مرکز کے زیر انتظام علاقوں کو شامل کیا گیا ہے۔ پارٹی کے مطابق تینوں مرحلوں میں مجموعی طور پر 98.13 کروڑ نام حذف کیے گئے اور 43.5 کروڑ ووٹروں کو اضافی دستاویزات پیش کرنے کے نوٹس دیے گئے ہیں۔ کانگریس لیڈروں نے ووٹر رجسٹریشن کے فارم 6 میں مبینہ تبدیلی پر بھی اعتراض کیا۔ ان کے مطابق نئے ووٹروں کے رجسٹریشن کے قانونی فارم میں یہ سوال شامل کیا گیا کہ آیا درخواست گزار، اس کے والدین یا دادا دادی کا نام پچھلی ایس آئی آر فہرست میں موجود تھا۔ پریس کانفرنس میں دعویٰ کیا گیا کہ الیکشن کمشنر وویک جوشی اور سکھبیر سنگھ سندھو نے اس تبدیلی پر اعتراض کیا تھا اور بعد میں سندھو نے اسے غیر مجاز قرار دیتے ہوئے ہٹانے کا مطالبہ کیا۔ کانگریس نے ایس آئی آر کی قانونی بنیاد کے طور پر عوامی نمائندگی ایکٹ 1950 کی دفعہ 21(3) کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ الیکشن کمیشن کو انتخابی حلقے یا اس کے کسی حصے کی خصوصی نظر ثانی کا اختیار حاصل ہے۔ تاہم پارٹی نے سوال اٹھایا کہ آیا اس اختیار کے استعمال کے دوران پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے قانون اور موجودہ قواعد سے ہٹ کر نئی لازمی شرائط اور طریقۂ کار شامل کیے جا سکتے ہیں۔ کانگریس لیڈروں نے کہا کہ الیکشن کمیشن جیسے آئینی ادارے کے کام کاج میں شفافیت، ادارہ جاتی اتفاقِ رائے اور قانونی طریقۂ کار کی پابندی ضروری ہے۔ پریس کانفرنس میں پیش کیے گئے ان نکات کے ذریعے پارٹی نے الیکشن کمیشن کے حالیہ طریقۂ کار پر اپنے اعتراضات حکومت اور عوام کے سامنے رکھے۔

معروف شاعر و ادیب مہتاب قدر کے سانحۂ ارتحال پر عالمی ارباب ذوق کی تعزیت

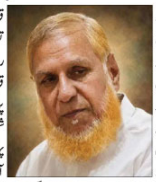

لکھنؤ۔ اچانک کسی عزیز یا دوست یا شناسا کے انتقال کی خبر بھی بہت دکھ دے جاتی ہے اگرچہ موت برحق ہے اور ہر ذی نفس کے لئے اس کا ایک دن معین ہے۔ یہ قدرت کا قانون ہے، ہم سب اس کے سامنے مجبور محض ہیں۔ جدہ میں ایک عرصہ سے مقیم شاعر و ادیب مہتاب قدر کے حیدرآباد میں اچانک حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے انتقال ہو جانے پر تعزیت پیش کرتے ہوئے ان خیالات کا اظہار کرتے ہوئے بزم عالمی ارباب ذوق کے ایڈمن ڈاکٹر عبدالوہاب سخن نے کہا کہ مہتاب قدر سعودی عرب کے شہر جدہ میں بہت زمانے تک مقیم رہے۔ وہ شعر و ادب کی نہایت فعال اور بے لوث شخصیت تھے۔ مہتاب قدر جدہ میں اردو کے خدمت گار کے طور پر پہچانے جاتے تھے۔ انہوں نے جدہ میں چھوٹی بڑی، بہت سی محفلیں سجائیں جسمیں ہندوستان اور پاکستان کے شعراء نے شرکت کی۔ وہ انڈین سفارت خانے کی شعر و ادب کی تقریبات میں معاونت بھی کرتے تھے۔ اس کے علاوہ وہ خود بھی اردو گلبن کے نام سے ادبی تقریبات بھی منعقد کرتے تھے۔ ڈاکٹر ہارون رشید نے کہا مہتاب قدر سے ہماری ملاقات کبھی نہیں ہوئی، لیکن سوشل میڈیا کے توسط سے وہ گزشتہ کئی برسوں سے برابر رابطے میں رہے۔ جب عالمی ارباب ذوق کی تشکیل ہوئی تو مہتاب قدر صاحب شروع سے ہی جڑ گے اور بزم کے سبھی پروگراموں میں سرگرم حصہ لیتے رہے۔ ان کے مضامین اور شعری تخلیقات برابر ہمارے اخبار کی زینت بنتی رہیں۔ انکا پہلا شعری مجموعہ "چھاؤں صحرا کی" اور سفر نامہ ہند "تھوڑی سی آوارگی" قابل ذکر ہیں۔ انھوں نے خلیج میں کئی مشاعروں کی بنیاد بھی رکھی اور ادبی فضا کو مزید تابناک بنائے رکھا۔ عالمی بزم ارباب ذوق کے رکن بھی تھے۔ بزم کی طرف سے مرحوم کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے دعا ہے کہ اللہ تعالی ان کی مغفرت فرمائے اور لواحقین کو صبر کا حوصلہ بخشے۔ دیگر اراکین میں صبغت اللہ عاصی بیاروی، معید رہبر، سید ضیا کاظم تقوی، ناہید ثمر کاوش، اشہد بلال، عرشی بستوی اور آس محمد وغیرہم نے بھی اپنے تاثرات پیش کئے۔ آخر میں مرحوم کے لئے دعائے مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کے ساتھ تعزیتی نشست کا اختتام ہوا۔

ملی و سماجی کارکن محمد رضوان منا کا انتقال، بلاقی اڈہ قبرستان میں سپرلحد

لکھنؤ۔ آل انڈیا سنی یوتھ فیڈریشن کے ابتدائی معاون، ملی و سماجی کارکن محمد رضوان منا (مختار حلوائی چوک منڈی) کا آج حرکت قلب بند ہو جانے کے سبب اچانک انتقال ہو گیا۔ ان کی عمر تقریباً 65 سال تھی۔ وہ ملی و سماجی کاموں میں بہت بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ ضرورت مندوں کی مدد کرنا، ان کی رہنمائی کرنا، ان کا وصف تھا۔ پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ پانچ بیٹے اور ایک بیٹی کے علاوہ بھرا پورا خاندان ہے۔ ان کی نماز جنازہ بعد عصر مسجد جمعیۃ الراعین (چوک منڈی) میں ہوئی اور تدفین بلاقی اڈہ واقع سپہ قبرستان میں ہوئی۔ محمد رضوان منا کے انتقال پر اراکین سنی یوتھ فیڈریشن حاجی مشرف حسین، خالد حلیم خان، محمد غفران نسیم، ابوبکر صدیق، عبداللہ عمر ایڈوکیٹ، محمد عثمان صدیقی، محمد علی صدیقی، سعد الدین حسن، حسین احمد، احمد نبیل، فیضان خان، ارشد فاروقی، عاقب صدیقی، عبدالصمد وغیرہ اظہار تعزیت کیا ہے۔

راجیہ سبھا انتخابات میں ایس پی کا تیسرا امیدوار اتارنے پر غور

دو نشستوں کے بعد باقی ووٹوں سے دلت یا انتہائی پسماندہ کارڈ پر نظر

لکھنؤ، 26 ستمبر۔ اتر پردیش میں راجیہ سبھا کی 10 نشستوں کے لیے 16 اکتوبر کو ہونے والے انتخابات کو دلچسپ بنانے کے لیے سماج وادی پارٹی (ایس پی) دو نشستوں تک محدود رہنے کے بجائے تیسرا امیدوار میدان میں اتارنے پر غور کر رہی ہے۔ ذرائع کے مطابق حتمی فیصلہ ہونے کی صورت میں پارٹی انتہائی پسماندہ یا دلت طبقے سے امیدوار میدان میں اتار سکتی ہے۔

موجودہ اسمبلی اعداد و شمار کے مطابق ایس پی کے پاس 101 ارکان اسمبلی ہیں، جبکہ کانگریس کے دو ارکان کی حمایت سے اپوزیشن کی تعداد 103 تک پہنچتی ہے۔ ایک راجیہ سبھا نشست کے لیے تقریباً 37 سے 38 پہلی ترجیحی ووٹ درکار ہیں۔ ایسے میں ایس پی کے لیے دو نشستوں پر کامیابی کا حساب بنتا ہے، جبکہ تیسری نشست کے لیے اسے اپنے موجودہ عدد سے باہر اضافی حمایت حاصل کرنا ہوگی۔

ایس پی ذرائع کے مطابق پارٹی تیسری نشست کے لیے ایسے امیدوار کے نام پر غور کر سکتی ہے جو انتہائی پسماندہ یا دلت برادری سے تعلق رکھتا ہو۔ پارٹی گزشتہ کچھ عرصے سے پسماندہ، دلت اور اقلیتی طبقات کو جوڑنے والی سیاسی حکمت عملی پر زور دیتی رہی ہے۔ ایسے میں تیسری نشست کے لیے امیدوار کا انتخاب سماجی پیغام کے حوالے سے بھی اہم سمجھا جا رہا ہے۔

الیکشن کمیشن کے اعلان کے مطابق اتر پردیش کی 10 راجیہ سبھا نشستوں کے لیے 16 اکتوبر کو ووٹنگ ہوگی۔ موجودہ صورت حال میں بی جے پی کے پاس 10 میں سے آٹھ نشستیں ہیں، جبکہ ایس پی اور بہوجن سماج پارٹی کے پاس ایک ایک نشست ہے۔

تیسرا امیدوار میدان میں آنے کی صورت میں آخری نشست پر مقابلہ اضافی ووٹوں اور دیگر جماعتوں و آزاد ارکان کی حمایت پر منحصر ہوگا۔ تازہ سیاسی اعداد و شمار کے مطابق این ڈی اے کے پاس 289 ارکان جبکہ ایس پی، کانگریس اور اس کے حامی بلاک کے پاس 103 ارکان ہیں۔ اس لیے تیسری نشست کے لیے دونوں جانب سے اضافی حمایت حاصل کرنے کی کوشش متوقع ہے۔

ایس پی کی نظر اپوزیشن کے ناراض ارکان اسمبلی کے علاوہ حکمراں اتحاد کے اندر ممکنہ اختلافات پر بھی رہنے کی بات کہی جا رہی ہے۔ تاہم تیسری نشست کے لیے پارٹی کو اپنے موجودہ عدد سے نمایاں اضافی حمایت درکار ہوگی۔

راجیہ سبھا کے گزشتہ انتخابات میں بھی اتر پردیش کی آخری نشست پر کراس ووٹنگ نے نتائج کو متاثر کیا تھا۔ 2024 کے انتخاب میں ایس پی کے تیسرے امیدوار آلوک رنجن کو کامیابی نہیں مل سکی تھی، جبکہ بی جے پی کے سنجے سیٹھ نے نشست حاصل کی تھی۔

اس بار بھی اگر ایس پی تیسرا امیدوار میدان میں اتارتی ہے تو راجیہ سبھا انتخابات میں اضافی ووٹ، کراس ووٹنگ اور دیگر ارکان کی حمایت اہم عوامل بن سکتے ہیں۔

موسلا دھار بارش میں لکھنؤ یونیورسٹی کے ہاسٹلوں کا اچانک معائنہ

وی سی نے طلبہ کے ساتھ کھانا کھایا، صفائی پر سخت ہدایات

لکھنؤ: 26 ستمبر۔ لکھنؤ یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر جے پی سینی نے آج موسلا دھار بارش کے درمیان ہاسٹلوں کا اچانک معائنہ کیا تاکہ ان کے اصل حالات کا اندازہ لگایا جا سکے۔ وائس چانسلر نے کوٹیلیہ بوائز ہاسٹل اور ڈاکٹر بی آر امبیڈکر گرلز ہاسٹل کا تفصیلی معائنہ کیا۔ معائنہ کرنے والی ٹیم میں کنسٹرکشن سپرنٹنڈنٹ پروفیسر ونیت ورما، ڈین اسٹوڈنٹ ویلفیئر پروفیسر ابیتا کنوجیا اور پراکٹر پروفیسر ابھیشیک تیواری شامل تھے۔ طلباء کے ساتھ کھانا کھایا: معائنے کے دوران، وائس چانسلر نے کچن اور میس کے کاموں کا باریک بینی سے جائزہ لیا۔ انہوں نے ذاتی طور پر میس میں پیش کیے جانے والے کھانے کے معیار، پاکیزگی اور غذائیت کی سطح کا معائنہ کیا اور دونوں ہاسٹلوں میں طلباء کے درمیان بیٹھ کر میس کی پلیٹوں سے کھایا۔ انہوں نے اسٹور روم میں رکھی خام خوراک کی اشیاء بشمول دالیں، چاول، مصالحہ جات اور تیل کا بغور معائنہ کیا، ان کی برانڈنگ اور ایکسپائری ڈیٹ چیک کی۔ انہوں نے میس کے عملے کو ہدایت دی کہ طلباء کی صحت سے کسی بھی سطح پر سمجھوتہ نہ کیا جائے اور کچن کے احاطے میں ہر قیمت پر 100 فیصد صفائی کو یقینی بنایا جائے۔ طلباء سے براہ راست رابطہ: وائس چانسلر نے ڈائننگ ہال، رہائشی کمروں، راہداریوں اور پڑھنے کے علاقے کا دورہ کیا اور قیدیوں کے ساتھ خوشگوار گفتگو کی۔ انہوں نے پینے کے صاف پانی، بجلی کی فراہمی، واش رومز کی باقاعدگی سے صفائی اور مطالعہ کے ماحول کے بارے میں تبادلہ خیال کیا۔ طلباء نے بارش کے باوجود وہاں پہنچنے اور موقع پر ہی حل تلاش کرنے کی کوشش کرنے پر وائس چانسلر کی تعریف کی۔ وائس چانسلر نے محکمہ تعمیرات کو ہدایت کی کہ بارش کے موسم میں پانی جمع ہونے، گیلا پن اور بجلی کی وائرنگ سے متعلق مسائل کو فوری طور پر دور کیا جائے۔ کوٹیلیہ ہاسٹل میں انہوں نے طلباء سے کہا کہ وہ اپنے تمام مسائل کو مرتب کر کے پرووسٹ کے پاس پیش کریں، انتظامیہ جلد ہی ان کو حل کرے گی۔ یونیورسٹی کے ترجمان پروفیسر مکل سریواستو نے کہا کہ یونیورسٹی اپنے تمام طلباء کے لیے مجموعی ترقی، حفاظت اور بہتر رہائشی سہولیات کے لیے پرعزم ہے۔ انتظامیہ کا مقصد رہائشیوں کو گھر جیسا محفوظ، صاف، اور پرامن تعلیمی ماحول فراہم کرنا ہے۔

ایرا کالج آف فارمیسی میں ورلڈ فارماسسٹ ڈے منایا گیا

اے ایم آر کے تدارک اور ذمہ دارانہ ادویاتی کے استعمال پر زور

لکھنؤ۔ ایرا کالج آف فارمیسی، ایرا یونیورسٹی، لکھنؤ میں 25 ستمبر 2026 کو ورلڈ فارماسسٹ ڈے 2026 منایا گیا۔ اس سال کا موضوع "صحت مند مستقبل کے لیے فارماسسٹ کو بااختیار بنانا" اور ذیلی موضوع "سواستھ بھارت: اینٹی مائکروبیل مزاحمت (اے ایم آر) کا مقابلہ" تھا۔ پروگرام کا انعقاد ایرا کالج آف فارمیسی، ایرا یونیورسٹی، لکھنؤ کی ایف او آر ڈی کمیٹی کی جانب سے کیا گیا۔ اس تقریب میں فارماسسٹ اور معاشرے کے صحت عامہ کے نظام میں ان کے اہم کردار پر توجہ مرکوز کی گئی۔ اس کے علاوہ طلبہ کے لیے روزگار کے مواقع اور اس بات پر بھی روشنی ڈالی گئی کہ فارماسیوٹیکلز کے شعبے میں قائدین رکاوٹوں کو دور کرتے ہوئے تیزی سے اپنی شناخت بنا رہے ہیں۔ تقریب میں معزز وائس چانسلر پروفیسر (ڈاکٹر) عباس علی مہدی کے ساتھ پروفیسر (ڈاکٹر) محمد آصف، پرنسپل، ایرا کالج آف فارمیسی بھی موجود رہے۔ ڈاکٹر محمد آصف نے معزز مہمانوں کا پودا پیش کر کے استقبال کیا۔ ان میں ڈاکٹر این۔ پی۔ یادو، مہمان خصوصی، سائنس دان ایف، سی ایس آئی آر۔ سی میپ، لکھنؤ؛ مسٹر رمیش چندر سریواستو، خصوصی مہمان، او ایس ڈی، یو پی فارمیسی کونسل لکھنؤ؛ اور مسٹر آر۔ اے۔ گپتا، خصوصی مہمان، قومی صدر، انڈین ہاسپٹل فارماسسٹ ایسوسی ایشن (آئی ایچ پی اے)، لکھنؤ شامل تھے۔ ان کی موجودگی نے تقریب کی اہمیت میں اضافہ کیا اور طلبہ، فیکلٹی اراکین کو فارماسسٹ کی پیشہ ورانہ ذمہ داریوں اور مستقبل کے کردار کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کا موقع فراہم کیا۔ ڈاکٹر این۔ پی۔ یادو نے فارمولیشن پر زور دیا اور طلبہ کو ہربل فارمولیشن کے بارے میں معلومات فراہم کیں، ساتھ ہی سی ڈی آر آئی اور سی ایس آئی آر سے طلبہ کا تعارف کرایا۔ مسٹر رمیش چندر سریواستو نے فارماسسٹ کے لیے پی سی آئی کے کردار پر روشنی ڈالی، رجسٹرڈ فارماسسٹ بننے کے طریقہ کار سے آگاہ کیا اور جدید صحت عامہ کے نظام میں فارماسسٹ کی بڑھتی ہوئی ذمہ داریوں پر زور دیا۔ ذیلی موضوع "سواستھ بھارت: اینٹی مائکروبیل مزاحمت (اے ایم آر) کا مقابلہ" میں اینٹی مائکروبیل ادویات کے نامناسب اور ضرورت سے زیادہ استعمال سے وابستہ بڑے چیلنجوں میں سے ایک پر توجہ مرکوز کی گئی۔ پروگرام میں اینٹی مائکروبیل ادویات کے ذمہ دارانہ استعمال، اینٹی مائکروبیل مزاحمت کی روک تھام، قابل رسائی صحت خدمات، صحت مند مستقبل کی تعمیر اور ادویات کے مناسب استعمال کے بارے میں بیداری کو فروغ دینے کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا۔